فہرست

صفحہ	
	کشتی نشان ۲۲ صیغہ مالگزاری ۔ تحصیلداروں کی موقوفی و معطلی اور دوم و سوم تعلقداروں
۹۹	کی تبدیلی منظوری سرکار عمل میں آے گی ۔
	حکم مدار المہام علاقہ پولیٹکل و فنانشل ۔ قرضہ دیگی سرکار کو بغیر منظوری سرکار وائن کسی کے پاس
۱۰۱	منتقل نہیں کرسکتا ہے ۔

ہدایات خاص مجلس عالیہ عدالت

صفحہ	
۱۰۲	نمبر ۳۰ ۔ ۱۶ خورداد ۱۲۹۰ف ۔ دستور العمل کاغذ ممہور کا غذات سادہ پیش کردہ شخص مقید
″	″ ۳۱ ۔ ″ ″ ″ درباب تعین کاغذ اپیل ۔
۱۰۳	″ ۳۲ ۔ ″ ″ ″ درباب عدم سماعت دعوی تنخواہ عورت داشتہ ۔
″	″ ۳۳ ۔ ″ ″ ″ درباب محسوبی ایام دوران مقدمہ ۔
۱۰۴	″ ۳۴ ۔ ″ ″ ″ درباب عطاے کرایہ ریل ۔
″	″ ۳۵ ۔ ″ ″ ″ زبانی اقرار ضمانت ملزمہ [illegible] ۔
″	″ ۳۶ ۔ ″ ″ ″ پولیس عدہ معافی نہیں دے سکتی ہے ۔
۱۰۵	″ ۳۷ ۔ ″ ″ ″ درباب مال لاوارث ۔
″	″ ۳۸ ۔ ″ ″ ″ حاکم ابتدائی اپنے فیصلہ کی اپیل کو فیصلہ نہیں کرسکتا ۔
۱۰۶	″ ۳۹ ۔ ۱۵ شہریور ۱۲۹۰ف ۔ تعمیل حکم بذریعہ جاگیردار ۔

7 9259

نشان گشتی (۲۲)

منجانب نواب انتصار جنگ بہادر معتمد مالگزاری

برای اطلاع

جملہ صوبہ دار صاحبان ممالک محروسۂ سرکار عالی

مقدمہ

تحصیلداروں کی موقوفی و معطلی اور دوم اور سوم تعلقداروں کی تبدیلی سرکار کی منظوری سے عمل میں آویگی۔

مجلس مالگزاری کی شکست کے بعد سے صوبہ دار صاحبان فرداً فرداً انھیں جملہ اقتدارات کو کام میں لا رہے ہیں جو مجلس مالگزاری کے مشترکہ اجلاس کو حاصل تھے لیکن بعض اقتدارات اُن میں اِس قسم کے ہیں جنمیں سرکاری عہدوں کی وقعت بڑھانے کے لیے فوراً ترمیم درکار ہے بلا انتظار اِس بات کے کہ صوبہ داروں کی کارروائی کا مکمل دستور العمل از سر نو جاری کیا جاوے لہذا نواب سر آسمان جاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی حسب ذیل حکم فرماتے ہیں۔

ف ۲ تحصیلداروں کی موقوفی اور معطلی مدار المہام کی منظوری کے بدون عمل میں نہ آسکیگی۔ البتہ صوبہ دار صاحبان کو یہ اختیار رہیگا کہ اگر کار ... کی وقت اُن کو معلوم ہو کہ سرکار کے محکمہ سے منظوری کا انتظار کوئی لاعلاج نقصان پیدا کرے گا تو وہ اپنے اختیار سے تحصیلداروں کو

۲ اس اشتہار کو بنک کے قرضوں سے کوئی تعلق نہیں ہی۔
۳ جو لوگ آیندہ سرکار عالی کے ساتھ قرضہ کی معاملت کریں اُنکو بھی
اسٹیٹ کے اس عام اصول سے اطلاع دیجاتی ہے۔

ہدایات خاص مجلس عالیہ عدالت

نمبر ۳۰ ۱۶ امر خورداد ۱۲۹۵ف

صدر عدالت غربی نے استفسار کیا کہ دستور العمل کاغذ مہور ۱۲۹۴ف کے قاعدہ پنجم مد (۶) کی رو سے وہ کاغذات مہور سے مستثنے کیے گئے ہیں جو ایسے شخص کی طرف سے پیش کیا جاے یا حاصل کیا جاے جو قید یا حراست میں ہو لیکن کاغذات کی تصریح نہیں ہے آیا اگر قیدی تمسک لکھدے تو وہ سادہ کاغذ پر جائز ہوگا۔

دستور العمل کاغذ مہور ۱۲۹۴ف دستاویزات سے متعلق نہیں ہے اور اس باب میں آپ کی اجراے بدیں مضمون ہے کہ قیدی یا محروس کی جانب سے وہ ہی کاغذات سادہ کاغذ پر مقبول ہونگے جو اُن مقدمات سے متعلق ہوں جنمیں وہ قید ہیں درست ہے۔

نمبر ۳۱ ۱۶ امر خورداد ۱۲۹۵ف

صدر عدالت غربی نے ———— بمد نظر گشتی نشان (۶) دیوانی ۱۲۹۶ف استفسار کیا کہ جن مقدمات کا تعین کرکے سابق میں مقرر ہوچکے تھے اُن کی اپیل بعد اجراے گشتی آئے وہ چند کاغذ کے حساب سے ہوگی یا نہیں۔

جواب دیا گیا کہ بعد اجرائے گشتی مطابق گشتی کی تعمیل ہونا چاہئے یک سالہ محاصل کے حساب سے کاغذ ممہور اپیل کا لیا جاویگا۔

نمبر ۳۲ ۱۶ ۱ سہ خورداد ۱۲۹۷ ف

صدر عدالت عربی نے استدراک کیا کہ ایک عورت نے تنخواہ ایام داشتگی کا دعویٰ ایک شخص پر کیا منصف نے ڈگری دے دی جب استفسار کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ اس ملک میں اس کی کوئی ممانعت نہیں ہے بلکہ سرکار سے ایک کنچن کچہری اس کے لیے مقرر ہے پس اس باب میں کیا کرنا چاہیے۔

جواب دیا گیا کہ کنچن کچہری خاص بلدہ کے لیے ہے اور وہ عدالتی کچہری نہیں سمجھی جاتی ہے سوائے اس کے کسی عدالت کو ایسے نامہذب مقدمات سننے کا اختیار نہیں ہے۔

نمبر ۳۳ ۱۶ ۱ سہ خورداد ۱۲۹۷ ف

صدر عدالت غربی نے استدراک کیا کہ تعطیل موسم گرما ایام دوران مقدمات میں شمار نہو کیونکہ اس سے مقدمات کے دوران میں بلا وجہ زیادتی معلوم ہو گی۔

جواب دیا گیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا ہے اور جن مقدمات میں دوران کی زیادتی خاص اس تعطیل کی وجہ سے ہو اُن مقدمات کی بابت صراحت کر دی جایا کرے کہ اس وجہ سے زیادتی ایام دوران کی ان میں ہوئی ہے۔

نمبر ۳۴ ۱۶ خورداد ۱۲۹۰ ف

صدر عدالت جنوبی نے استدراک کیا کہ سرکار سے جو حکم دربارۂ عطائے کرایہ ریل بحساب المضاعف ہوا ہے وہ حکم بذریعہ مجلس نہیں آیا ہے آیا اُس کی تعمیل کی صدر عدالت مجاز ہے یا نہیں۔

جواب دیا گیا کہ دفتر پولیٹکل کی گشتی نشان (۹) مورخہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۰۰ کل علاقہ کے عہدہ داروں سے متعلق ہے آپ بھی اُس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

نمبر ۳۵ ۱۶ خورداد ۱۲۹۰ ف

صدر عدالت جنوبی نے استدراک کیا کہ ایک وکیل نے ایک مجرم کو اپنی زبانی بیان پر عدالت سے لیا اور پھر وہ مجرم بھاگ گیا وکیل کی بابت کیا تدارک کیا جاوے۔

جواب دیا گیا کہ اگرچہ قرار داد ناداری کی ہوئی ہو در صورت عدم احضار مفرور وکیل سے مقبول کیا جاوے لیکن آیندہ ایسی غلطی نہو کہ زبانی اقرار ضمانت پر مجرم کسی کے سپرد کیا جاوے۔

نمبر ۳۶ ۱۶ خورداد ۱۲۹۰ ف

صدر عدالت غربی نے استدراک کیا کہ بعض لوگوں کو پولیس نے گرفتار کیا ہے وہ لوگ پولیس سے وعدہ لینا چاہتے ہیں کہ اگر اُن کو سزا نہو تو وہ دوسرے لوگوں کی نشان دہی معہ مال کے کرینگے آیا پولیس سے اجازت دیجاوے یا نہیں۔

جواب دیا گیا کہ وعدہ معافی جرم اختیاری عدالت ہے پولیس کو ایسا وعدہ کرنے کا اختیار نہیں ہے اگر مقدمات عدالت میں چالان ہو کر آویں اور عدالت بلحاظ حالات مقدمات ایسا وعدہ مجرموں سے کرے ساتھ کرے تو ائین کے لحاظ سے وہ ان لوگون کو سزا سے بچا سکتے ہیں۔

نمبر ۳۷ ۱۰ اسفندار ۱۲۹۶ف

صدر عدالت صوبہ جنوبی نے استدراک کیا کہ ایک شخص موضع مرم تعلقہ نلدرک لاوارث فوت ہوا منجملہ اثاثہ متروکہ متوفی بعض تمسکات و دستاویز برآمد ہوے جنکی رقم اسامیان موضع گنجوئی علاقہ پائیگاہ نواب خورشید جاہ بہادر پر نکلتا باقی ہے جس کی تعداد دلمائے ہوتی ہے اگر اجازت ارجاع نالش منجانب سرکار صادر ہو تو حسب ضابطہ کارروائی کی جاوے۔

جواب دیا گیا کہ صیغہ عدالت سے یہ سوال متعلق نہیں ہے بلکہ حکام ملکی سے متعلق ہے کہ وہ گورنمنٹ کی طرف سے نالش کریں یا نالش کرنے کی اجازت دیں۔

نمبر ۳۸

بعض صورتوں میں ایک مقدمہ صیغہ ابتدائی میں اکثر ارا کین فیصلہ کر چکے ہوں اور اپیل میں یہ عذر ہوتا ہے کہ وہ مجوز ابتدائی ہیں ایسی صورت میں اپیل کا جلسہ منعقد

ہیں گشتناً یا اجلاس کامل میں پیش ہونا دشوار ہوتا ہے ۔ ۱۰۶

یہ رائے قرار پائی کہ صرف وہی حاکم جس کے فیصلہ کا
اپیل پیش ہو صیغہ اپیل میں اس مقدمہ کو نہیں فیصل کر سکتا ہے
اور دوسرے حاکم جو اس مقدمہ میں اس آخر فیصلہ سے قبل رائے
دے چکے ہیں وہ اپیل سننے سے ممنوع نہیں سمجھے جائینگے اس واسطے
کہ دوسری تحقیقات میں حالت بدلتی ہے تحقیقات اور ہوتی ہے
وجوہ جدید پیدا ہو سکتے ہیں اور کوئی قانونی ممانعت
بھی نہیں ہے ۔

نمبر ۳۹ ۱۵ ماہ شہریور ۱۲۹۶ف

صدر عدالت صوبہ غربی سے نے استدراک کیا کہ مزارعین علاقہ جاگیرات
کی تعمیل بوساطت جاگیرداران نہونی چاہیے ۔
جواب دیا گیا کہ حسب ہدایت مندرجہ گشتی نشان دیوانی (۴۳) کارروائی
ہونی چاہیے یعنے تعمیل بذریعہ جاگیردار کے ۔

اشتہارات

جدید اور کامل مجموعہ قوانین دیوانی سرکار عالی جسمین کل دستور العمل و گشتیات و احکام و نظائر آخر ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ ہجری تک شامل ہین - قیمت فی جلد ———— [illegible]

مجموعہ قوانین کوتوالی جسمین کل دستور العمل و گشتیات و احکام مدار المہام و صدر المہامان کوتوالی و عدالت و مجلس عالیہ عدالت و ناظم کوتوالی اضلاع ابتدا سے آخر جمادی الثانی ۱۳۰۶ھ تک درج ہین - یہ کتاب عہدہ داران کوتوالی و قانون پیشہ صاحبون کے واسطے نہایت کار آمد ہے فی جلد — [illegible]

قانون محبوبیہ معہ شرح بابت میعاد سماعت نشان (۱) ۱۲۹۶ جلوس مولفہ مالک و ایڈیٹر مقنن دکن - قیمت فی جلد ———— [illegible]

مجلس زبان اردو جو بعد صحت و اصلاح دوبارہ طبع ہوئی قیمت فی جلد - [illegible]

اصول سود مندی جسکو جناب نواب مولوی مہدی حسن صاحب فتح نواز جنگ بہادر بیرسٹر ایٹ لا انسپکٹر اینڈ چیف جسٹس ہائیکورٹ حیدرآباد نے انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا ہے یہ کتاب احکام اور قانون پیشہ صاحبون کے لیے بہت ہی مفید ہے قیمت فی جلد ———— [illegible]

لیکچر دہرم شاستر در باب ازدواج - اسمین بابت ازدواج کے کل مسائل معہ اسناد و نظائر درج ہین قیمت فی جلد ———— [illegible]

رسالہ مقنن دکن جو ہر ماہ آبان کی یکم کو شائع ہوتا ہے قیمت سالانہ ———— [illegible]

ماہوار قیمت فی جلد ———— [illegible]

بغیر وصول قیمت کسی فرمائش کی تعمیل نہو گی - اور محصول ڈاک بذمہ خریدار سبکدوش ہین

المشتہر سید محمد علی مالک ایڈیٹر مقنن دکن و لا لیکچرار - محلہ چنچل گوڑہ حیدرآباد دکن

سلسلہ نظائر ہائی کورٹ الہ آباد مندرجہ انڈین لا رپورٹ

جلد ۸ حصہ ۲ مطبوعہ دسمبر ۱۸۸۶ع

صیغہ اپیل دیوانی

۲۲ مئی ۱۸۸۶ع

صفحہ کتاب انگریزی ۶۱۴
اردو ۶۱۵

دہرپ ناتھ بنام گوبند سرن

گوبند سرن " دہرپ ناتھ

دہرم ناستری دختر کا سہ شخص مفقود الخبر ایکٹ ۱۸۷۲ع (ایکٹ شہادت)

دفعات ۱۰۷ و ۱۰۸

دفعات ۱۰۷ و ۱۰۸ ایکٹ شہادت کو ایک شاہ تصور کرکے اُن میں کوئی قاعدہ نسبت صحیح وقت وفات شخص مفقود الخبر کے قرار نہیں دیا گیا ہے جب کبھی بحث نسبت صحیح وقت وفات کے پیدا ہو تو اُس کی تجویز مطابق شہادت وحالات ہر مقدمہ واحد کے ہونی چاہیے جب کہ وفات کا وقوع میں آنا کسی ایسے وقت پر بیان کیا جاوے جس پر قیاس قانونی سات برس کا موثر نہ ہو۔

اگر کسی ہندو کے لڑکا نہ ہو اُس کی جایداد علیحدہ اولاً اُس کی بیوہ یا بیوگان کو اور بعدہٗ لڑکی یا لڑکیوں کو پہونچتی ہے اور تا وفات لڑکی یا لڑکیوں کے نواسہ کا حق وراثت شروع نہیں ہوتا ہے اور اگر نواسہ قبل وفات دختر کے فوت ہو تو جایداد مذکور نواسہ کے لڑکے کو نہیں پہونچتی ہے۔

بوقت وفات ایک ایسے ہندو کے جس کے لڑکا نہ تھا اُس کی جایداد علیحدہ

اس کی دو بیوائیں تھیں جن میں سے اول بیوہ کے ایک دختر تھی جس کے دو لڑکے گوبند سرن اور گوپال سرن تھے گوبند سرن کے ایک لڑکا دھرم ناتھ تھا بعد وفات بیوہ اول کے دوسری بیوہ جایداد پر تنہا قابض ہوئی اور اپنی وفات تک جو ۱۸۸۲ء میں وقوع میں آئی قابض رہی اُس وقت میں گوپال سرن زندہ تھا لیکن گوبند سرن کی خبر اُس کے کسی رشتہ دار یا قرابت دار کو ۱۸۶۹ء یا ۱۸۷۰ء سے نہ تھی ۱۸۸۴ء میں ایک مشتری گوپال سرن نے دعوی قبضہ کل جایداد کا کیا اور دھرم ناتھ نے اس بنا پر مزاحمت کی کہ جایداد مذکور بوقت وفات بیوہ دوم کے اُس کے باپ اور گوپال سرن دونوں کو منتقل ہو گئی اور گوپال سرن کو منصب اُس کے منتقل کرنے کا نہ تھا۔

تجویز ہوئی کہ یہ امر کہ آیا مدعا علیہ کا باپ بوقت وفات بیوہ دوم کے جو ۱۸۸۲ء میں ہوئی زندہ تھا یا نہیں ایک امر شہادت کا ہے جس سے دفعات ۱۰۷ و ۱۰۹ ایکٹ شہادت کی متعلق ہیں اور بلحاظ حالات یہ تصور کرنا چاہیئے مدعا علیہ کا باپ قبل زمانہ مجوزہ کے فوت ہوا اور بدین وجہ مطابق دھرم شاستر کے حق وراثت اپنے نانا کی جایداد کا نامبردہ کو بشرکت مدعی کے بائع کے ایسا نہیں پہونچا کہ مدعا علیہ دعوی بذریعہ اُس کے کر سکے اور بدین وجہ بھی کا بائع مجاز منتقل کرنے کل جایداد کا تھا اور دعوی منظور ہونا چاہیئے۔ مقدمات مظہر علی بنام بدہ سنگھ (۱) و جھنجھو مدار بنام کیشب لال گھوس (۲) و گرو داس ناگ بنام متی لال ناگ (۳) و پرمیشر رام بنام بشیشر سنگھ (۴) کا حوالہ دیا گیا۔

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۹۰ (۲) بنگال لا رپورٹ خلاصہ اجلاس ہائی کورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴ (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۲ (۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۳

۲۶ جون سنہ ۱۸۸۶ع

جو کتابہ انگریزی

صیغہ اپیل فوجداری

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام موہن

قتل عمد ۔ قتل انسان مستلزم سزا جو قتل عمد کی حد تک نہ پہونچے ۔ سخت و ناگہانی باعث استعمال طبع ۔ ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع (مجموعہ تعزیرات ہند) دفعات ۳۰۰ مستثنیٰ اول و ۳۰۲ و ۳۰۴ ۔

بوقت تجویز ایک شخص کے جسپر الزام قتل اپنی زوجہ کا لگایا گیا تھا یہ ثابت ہوا کہ ملزم کو ایسا شبہ جسکی بنیاد صحیح تھی اپنی زوجہ پر اسبات کا تھا کہ اُس کی مجرمانہ آشنائی ایک اور شخص سے تھی اور ایک رات کو متوفیہ یہ سمجھکر کہ اُس کا شوہر سو رہا تھا چوری سے اُس کے پاس سے اُٹھ گئی اور ملزم ایک کلہاڑی لیکر اُس کے پیچھے ہولیا اور دیکھا کہ مسماۃ اپنے آشنا سے ایک مقام عام پر گفتگو کر رہی ہے اُس نے مسماۃ کو فوراً مار ڈالا ۔

تجویز ہوئی کہ فعل ملزم داخل جرم قتل عمد تھا واقعات سے حسب مراد دفعہ ۳۰۰ مستثنیٰ اول مجموعہ تعزیرات کے ایسا سخت اور ناگہانی استعمال طبع ثابت نہیں ہوتا ہے کہ جرم گھٹکر قتل انسان مستلزم سزا جو قتل عمد کی حد تک نہ پہونچے رہ جاے ۔

مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دُھرا (۱) سے اسٹریٹ صاحب قائم مقام چیف جسٹس نے فرق کیا ۔

صیغہ اپیل دیوانی

(۱) ویکلی نوٹس بابت سنہ ۱۸۸۶ع صفحہ ۱۵۷ ۔

نساب انگریزی ۶۲۶ تا ۶۲۸ سرکار دوم ۶۲۸

بھوری لال بنام گوری سہائے

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۲۴۴ (ج) و ۲۷۰ لغایت ۲۰۳ - امر تصفیہ طلب واسطے عدالت اجراء کنندہ ڈگری کے - نالش علحدہ - قائم مقام مدیون ڈگری -

ڈگری دار نے بذریعہ ڈگری نفاذ حق بمقابلہ حقوق و مرافق زمینداری کلیان سنگہ کے درخواست اجراے ڈگری کی بذریعہ قرقی و نیلام بعض حصص کے جنمیں سے کھیوٹ میں ایک بنام کلیان سنگہ اور باقی از نام بیجے کنور بیوہ نابر دہ کے مندرج تھے گذرانی حصص مذکور کے قرق ہونے کے بعد مدیون ڈگری فوت ہوا اور جان کی اُس کے بھائی اور بھوری لال اُس کے پسر کے نام بطور اُس کی قائم مقامان کے قائم ہوے اجرائے ڈگری میں صرف وہ حصہ جو مدیون ڈگری متوفی کے نام لکھا ہوا تھا اور جو بقبضہ جانکی و بھوری لال کے بطور اُس کے قائم مقامان کے تھا نیلام کیا گیا اور بعد ازاں ڈگری دار نے درخواست واسطے نیلام کیے جانے اُن دیگر حصص کے جو قرق کئے گئے تھے گذرانی اِس کی نسبت بیجے کنور نے حسب دفعہ ۲۸۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے بدعوی ہونے مالک حصہ متنازعہ کے عذر داری کی قبل سماعت اُس کے عذرات کے مسماۃ فوت ہوئی اور بھوری لال نے یہ سوال دیا کہ بجاے نام مسماۃ کے اُس کا نام شامل میں بالغرض تائید عذرات کے قائم کیا جاے چونکہ حکم مشعر نامنظوری اُن عذرات کے جو بیجے کنور نے داخل کیے تھے صادر ہوا لہذا بھوری لال نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا منجانب ڈگریدار نے نسبت سماعت اپیل کے ایک عذر ابتدائی

اِس بنا پر کیا گیا کہ حکم عدالت اولی متعلق بھوری لال کے دعوی بحیثیت وارث
بجے کنور کے اِس غرض سے تھا کہ وہ حصہ جو مسماۃ کے نام مندرج تھا قرقی کی
واگذاشت کیا جاوے لہذا یہ تصور کرنا چاہیے کہ حکم مذکور حسب دفعہ ۲۸۱ مجموعہ
دیوانی کے صادر ہوا تھا اور تابع بھوری لال کے دائر کرنے نالش اثبات اپنے
حق کے قطعی تھا دوسری جانب سے یہ حجت کی گئی کہ چونکہ بھوری لال قائم مقام
کلیان سنگہ مدیون ڈگری متوفی کا تھا لہذا یہ تصور کرنا چاہیے کہ حکم مذکور حسب
دفعہ ۲۴۴ مجموعہ کے تھا اور بدینوجہ اپیل ہو سکتا ہے۔

تجویز ہوئی کہ عذر ابتدائی منظور ہونا چاہیے اور یہ تصور کیا جانا چاہیے کہ حکم
عدالت اولی حسب دفعہ ۲۸۱ - اور حسب دفعہ ۲۴۴ مجموعہ کے ہوا کیونکہ بھوری لال
کا دعوی جو اُس کے ذریعہ سے نا منظور ہوا سوائے اِس کے نہ تھا کہ بطور بجے کنور کے
قائم مقام کے بغرض کرنے تائید اُس کے عذرات کے حاضر ہوا اور یہ امر بذریعہ
حق ایک شخص غیر کے تھا جس کا حق حسب بیان اُس کے نامبردہ کے حق میں
منتقل ہوا کہ وہ کارروائیات میں شامل ہونے کی استدعا کرتا تھا اور یہ حیثیت
اُس حیثیت سے کلیتاً مختلف تھی جو اُس کی بطور قائم مقام قانونی اپنے پدر
متوفی کے تھی کیونکہ بھوری لال بغرض کرانے اجرائے ڈگری کے اپنے باپ کا
قائم مقام قانونی اور ذمہ دار ایفائے ڈگری کا بقدر اُس جایداد کے تھا جو
اُس کے قبضہ میں آئی ہو - یہ لازم نہیں آتا کہ جن حقوق کا دعوی اُس نے
بذریعہ شخص ثالث کے کیا اُسکی تجویز کیجائے اور اُسکی تجویز مابین اُسکے اور ڈگریدار کے
صرف کارروائیات اجرائے ڈگری میں ہو سکتی تھی -

واحد علی بنام جمعی (۱) رام غلام بنام ہزار و کنور (۲) سیتا رام بنام داس (۳) شنکر دیال بنام امیر حیدر (۴) ناتھمل ! اس بنام تحمل حسین (۵) وکھمنی لال خان بنام سوشی معبوشن لبھواس (۶) کا حوالہ دیا لیا۔

صیغہ نظر ثانی فوجداری

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام لوچن

۲۱ اگست ۱۸۸۶ء

صفحہ کتاب انگریزی ۶۳۵
" " اردو ۶۳۴

قتل عمد۔ قتل انسان مستلزم سزا جو قتل عمد کی حد تک نہ پہونچے۔ سخت ناگہانی باعث اشتعال طبع۔ ایکٹ ۴۵ ۱۸۶۰ء (مجموعہ تعزیرات) دفعات ۳۰۰ مستثنےٰ نمبر ۱، ۳۰۲ و ۳۰۴۔

ایک شخص ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم قتل انسان مستلزم سزا جو قتل عمد کی حد تک نہ پہونچے نسبت بیوہ اپنے برادر عمزاد کے جو اس کے ساتھ رہتی تھی ہوئی شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملزم گنڈاسہ لیے ہوئے متوفیہ کے پیچھے بہت دور تک جاتے ہوئے ایسی حالت میں دیکھا گیا تھا جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اس کو یقین تھا کہ مسماۃ اپنے آشنا کے پاس ایفاے وعدہ کو لیے جاتی ہے اور اس کو ایسا کرتے ہوئے پکڑے اس نے مسماۃ کو اپنے آشنا کے ساتھ حالت جماع میں پایا اور اس کو گنڈاسہ سے مار ڈالا۔

تجویز ہوئی کہ تجویز ثبوت جرم کو ساتھ تجویز ثبوت جرم قتل عمد کے بدلنا چاہیے کیونکہ ملزم سوچ سمجھ کر بہ تلاش اُس اشتعال طبع کے گیا جس سے

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۹ (۲) انڈین لا رپورٹ سلسلہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۰۔ (۳) انڈین لا رپورٹ سلسلہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۰ (۴) انڈین لا رپورٹ سلسلہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۳۶ (۵) انڈین لا رپورٹ سلسلہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۳۴ (۶) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۷۷۔

اُس کے جرم کی تخفیف کئے جانے کی استدعا ہے اور اُن حالات میں جو ظاہر ہوئے ہیں یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ اُس کو بوجہ سخت اور ناگہانی اشتعال طبع کے اپنے اوپر اختیار نہیں ہا تھا مقدمات ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دمرو (۱) و ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام موہن (۲) کا حوالہ دیا گیا۔

صیغہ اپیل دیوانی

۳۰ اگست ۱۹۰۶ء

ہردیو داس بنام زمان خاں

صفحہ کتاب انگریزی ۶۳۹
، ، ، اردو ۶۴۲

اجرائے ڈگری۔ ضمانت واسطے واپسی اُس جایداد کے جو اجرائے ڈگری میں لی گئی۔ منسوخی ڈگری۔ اجرائے ڈگری بمقابلہ ضامن۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

دفعات ۲۵۳ و ۵۴۵ و ۵۴۶

دفعہ ۲۵۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں ایسی نالش مقصود ہے جو بوقت اپنے ضمانت بابت تعمیل ڈگری کے دائر ہوا اور اُس صورت سے متعلق نہیں ہے جب منازعت عدالت مرافعہ اولی اور اپیل اول میں طے ہوگئی ہو اور بوقت دینے ضمانت کے اپیل دوم ہائیکورٹ میں دائر نہوا ہو۔ قابض ایک ایسی ڈگری نے جو بصیغہ اپیل عدالت ضلع نے بحال رکھی اجرائے ڈگری واسطے دلاپانے اُس خرچہ کے جو دلایا گیا تھا کرائی مدیون ڈگری نے خرچہ داخل کردیا اور ڈگری دار کو ادا کیا گیا اور ضامن نے ایک دستاویز لکھدی جسکی رو سے اُس نے اقرار کیا کہ اگر مدیون ڈگری اپیل میں ہائی کورٹ سے جیت جاے گا اور ڈگریدار اُس کو خرچہ واپس ندیدے گا تو نامبردہ زر مذکور

(۱) ویکلی نوٹس ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۴۷۔ (۲) صفحہ ماقبل ۶۲۲ ۔

مدیون ڈگری کو ادا کرے گا بعدہ مدیون ڈگری نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا اور وہ کامیاب ہوا اور بعد ازاں اُس نے صیغہ اجرائے ڈگری میں درخواست کی کہ زر مذکور ضامن سے دلایا جاوے۔

تجویز ہوئی کہ عدالت اجرا کنندہ ڈگری ہائی کورٹ کو یہ اختیار نہ تھا کہ اُس کا اجرا بمقابلہ ضامن کے کرے۔

۲۰ اگست ۱۸۸۳ء

صفحہ کتاب انگریزی ۶۱ ؟ اردو ۶۴۴

اجو دہیا پرشاد بنام مہابیر پرشاد

مشتری و بائع۔ نہ ادا کرنا زر بدل کا۔ بار ثبوت۔

ایک نالش قبضہ اراضی میں جس کی نسبت بیان کیا گیا کہ بذریعہ بیعنامہ رجسٹری شدہ خرید کی گئی تھی مدعا علیہا بائعہ نے تحریر و رجسٹری دستاویز سے اقبال کیا لیکن زر بدل کے پانے سے انکار کیا دستاویز مذکور مورخہ جنوری ۱۸۷۶ء تھی اور نالش ۱۸۸۱ء میں دائر کی گئی معلوم ہوا کہ بائعہ اُس کل زمانہ میں قابض رہی مدعی نے کوئی شہادت بہ ثبوت ادائی زر بدل کے پیش نہیں کی۔

تجویز ہوئی کہ گو اندر معمولی حالات کے وہ فریق دستاویز باضابطہ تحریر و رجسٹری شدہ جو نہ ادا ہونا زر بدل کا بیان کرے پابند ثابت کرنے اپنے بیان کا ہے یہ امر کہ مدعی اور اُس کے پیشرو حق نے ندینا قبضہ کا آٹھ برس سے زیادہ تک چپ چاپ گوارا کیا مع مسلسل قبضہ بائع کے موید اِس بیان شخص آخر الذکر کا ہے کہ قبضہ اِس وجہ سے نہیں دیا گیا کہ زر بدل ادا نہیں ہوا اور ایسا قیاس مخالف پیدا ہوتا ہے کہ مدعی پر یہ امر لازم آئے کہ وہ

شہادت اِس امر کی دے کہ فی الواقع زر بدل دیا گیا تھا۔
لہذا یہ **تجویز ہوئی** کہ بصورت نہ ہونے ایسی شہادت کے اور شہادت
تو نیسحی اس امر کے کہ مدعی بیدخل ہے نالش ساقط ہوتی ہے۔

باسدیو بنام گوپال

۰ مارچ ۱۸۸۰ء
صفحات ب نظر ثانی ۶۴
۶۲ ۶۲۱ ۱ ۲ ۲ ۲

مدسماعت۔ نالش واسطے استقرار اِس امر کے کہ تبنیت مظہرہ ناجائز ہے
یا کبھی عمل میں نہیں آئی۔ نالش دخل جایداد غیر منقولہ۔ ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء
(ایکٹ مدسماعت) ضمیمہ ۲ مدات ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۴۱۔

مد ۱۱۸۔ ایکٹ مدسماعت صرف اُن نالشات سے متعلق ہے جنمیں دادرسی
متدعویہ محض واسطے استقرار اس امر کے ہے کہ تبنیت مظہرہ ناجائز ہے یا فی الواقع
کبھی عمل میں نہیں آئی ایسی نالش اوس نالش سے مختلف ہے جو واسطے دخل
جایداد کے ہوا و قسم آخر الذکر کی نالش بطور ایسی نالش کے جو حسب مد ۱۱۸
دائر کی گئی ہو محض اس وجہ سے ممنوع السماعت نہیں ہے کہ اُس میں حجت
نسبت جواز تبنیت کے پیش ہو بلکہ اُس مد کے لیے جو زیر مد ۱۴۱ اسکے
علیحدہ حکم ہے عدالت کو اس قسم کا اختیار تمیزی حاصل ہے کہ چارہ کار
بذریعہ استقرار حق کے عطا کرے لہذا یہ امر کہ کسی شخص نے نالش واسطے
استقرار حق کے دائر نہیں کی ہے مانع نالش دخل جایداد کسی وجہ
مدسماعت سے جو نالش اول الذکر کے لیے مقرر ہے نہیں ہونی چاہیے۔
ایک نالش میں منجانب ایسے شخص کے جس نے نسبت قرقی جایداد
غیر منقولہ کے اجرائے ایک ڈگری میں عذرداری کی اور جس کی عذرداری

نامنظور ہوئی تھی اور جو واسطے منسوخی حکم مشعر نامنظوری عذرداری اور بابت اُٹھائے جانے قرقی اور واسطے قبضہ جایداد کے تھی مدعاعلیہم نے جنکی تحریک سے قرقی ہوئی تھی اپناحق بر بنائے تبنیت مدیون ڈگری منجانب بیوہ اُس شخص کے جس کے وارث ہونے کا دعوی مدعی بذریعہ حق وراثت کے کرتا تھا بیان کیا۔

تجویز ہوئی کہ میعاد متعلقہ نالش مندرجہ مد ۱۴۱ - اور نہ مد ۱۱۸ - ایکٹ عدم سماعت (۱۵ ۱۸۷۷ء) ہے کیونکہ نالش واسطے استقرار اس امر کی نہیں ہے کہ تبنیت منظرہ ناجائز ہے بلکہ واسطے دلاپانے دخل جایداد غیر منقولہ کے ہے جس کے لیے میعاد خاص مقرر ہے ۔

۱۰ اگست ۱۸۸۶ء

صفحہ کتاب انگریزی ۶۴۶ لغایت ۶۴۹

گوپی چند وغیرہ بنام سبحان کنور وغیرہ

دہرم شاستر - سماہاں تقسیم مابین بیوہ اور ماں کے کہ یہ دنوں دعویدار اس حق عین حیاتی ہوں - انتقال منجانب مادر - وارث مابعد - ڈگری استقراریہ

بوقت وفات ایک ہندو کے نزاع نسبت اُسکی جایداد علیحدہ کے مابین اُس کی ماں اور اُس کی بیوہ کے پیدا ہوا اور وہ سپرد ثالثی ہوا اور فیصلہ ثالثی مشعر تقسیم جایداد مابین متنازعین صادر ہوا یہ نہیں واضح ہوا کہ اُن میں سے کوئی قطعاً دعوی جایداد کرتی تھی بلکہ اُنکا نزاع یہ تھا کہ کس کو حق عین حیاتی جایداد مذکور میں ہونا چاہیے اور یہی منشائے ثالثی و فیصلہ ثالثی تھا بعد ازاں ماں نے ایک ہبہ نامہ اُس جزو جایداد کا جو مسماۃ مذکور کے قبضہ میں آئی اپنی بھتیجوں کے حق میں تحریر کیا متوفی کی دختر اور نواسوں نے بطور وارثان

بعد کے نالش بنام موہوب لہم واسطے منسوخی ہبہ کے بدین بیان اثر
ہیں کہ واہبہ کو اس وجہ سے کہ از روئے دہرم شاستر اُسکو صرف حق حین حیاتی
جایداد میں حاصل تھا اختیار ہبہ کرنے کا نہ تھا یہ لوگ سادہ تھے۔

تجویز ہوئی کہ قیاس مقتضی اس امر کا ہے کہ دہرم شاستر وراثت فریقین
سے متعلق ہے اور مدعا علیہما نے یہ ثابت نہیں کیا ہو کہ سادہوں میں کوئی
رواج جو حکم قانون رکھتا ہو خلاف دہرم شاستر کے جاری ہے۔

تجویز ہوئی کہ چونکہ واہبہ بہرحال مستحق نان نفقہ تھی اور جو فیصلہ کہ
نالش سے ہوا یہ تھا کہ مسماۃ کو نصف جایداد پر دخل دلایا جائے لیکن
اس بنا پر کہ عورت کا حق حین حیاتی ہے مدعا علیہما کوئی عذر حق قبضہ متخاصمان
اُس کی جانب سے واسطے زوال عوی وارثان مابعد کے نہیں کر سکتے ہیں۔

یہ بھی **تجویز ہوئی** کہ مدعیان مجاز دائر کرنے نالش کے بطور وارثان مابعد
کے تھے اور مستحق پانے ڈگری استقرار اس امر کے تھے کہ ہبہ مذکور ان کے
حقوق بطور وارثان مابعد پر بعد وفات بیوہ کے موثر نہ ہوگا۔

صیغہ اپیل فوجداری

۵ مارچ سنہ ۱۸۸۶ء — ملکہ قیصر ہند بنام اسمعیل خان وغیرہ

صفحہ کتاب انگریزی ۶۴۹ — ایضاً اردو ۶۵۱

ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع (مجموعہ تعزیرات ہند) دفعات ۴۵۹ و ۴۶۰

دفعات ۴۵۹ و ۴۶۰ مجموعہ تعزیرات میں حکم نسبت جرم مشمولہ کے ہے جس
میں خاص امر یہ ہے کہ مخفی مداخلت بیجا یا نقب زنی کی تکمیل اس غرض سے
ہوئی ہو کہ وہ شخص جو اُس جرم میں بذریعہ پہونچانے ضرر شدید یا اقدام

باعث ہلاکت ہونے یا ضرر شدید پہونچانے کے موجب دفعات مذکور شریک ہو ذمہ دار کیا جائے دفعات مذکور کی تعبیر بسختی کرنی چاہیے اور دفعات مذکور ایسی حالت میں متعلق نہیں ہیں جب خاص فعل جو شخص ملزم نے کیا محض اقدام مخفی مداخلت بخانہ یا نقب زنی سے زیادہ نہ ہو۔

صیغہ اپیل دیوانی

۱۲ اگست ۱۸۸۶ء
صفحہ کتاب انگریزی ۶۵۰
رر رر اردو ۶۵۳

پرم سکھ وغیرہ بنام رام دیال

پریوی کونسل کی ڈگری - اجرا بابت خرچہ کے - شرح ہنڈیاون -

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۶۱۰ - معنے مستعملہ وقت -

بموجب فقرہ اخیر دفعہ ۶۱۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے زر واجب الادا کا تخمینہ مطابق اُس نرخ ہنڈیاون مستعملہ وقت کے کیا جائے گا جو سکرٹری اعظم ہند اجلاس کونسل نے مقرر کر رکھا ہو اور الفاظ مستعملہ وقت سے مراد اُس سال سے ہے جس میں روپیہ وصول یا ادا کیا جائے یا اجرائے ڈگری کرائی جائے اور نہ اُس سال سے جس میں ڈگری صادر ہوئی۔

ڈگری داران نے بموجب ایک ڈگری صادرہ ملکہ معظمہ باجلاس کونسل کے اجرائے ڈگری بابت مالیت پونڈ ۱۱ شلنگ کے حسب دفعہ ۶۱۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی کرائی - تجویز ہوئی کہ چونکہ نرخ مبادلہ ہر سال سکرٹری اعظم ہند اجلاس کونسل کے حضور سے مقرر ہوتا ہے لہذا نرخ مبادلہ بتاریخ گذرنے درخواست اجرائے ڈگری کے وہ صحیح نرخ مبادلہ ہے جس کے مستحق ڈگریداران ہیں۔

صیغہ اپیل فوجداری

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام گردہاری لال

۲۴ اگست ۱۸۸۶ء

صفحہ کتاب انگریزی ۶۵۳
۔۔۔ اردو ۶۵۵

ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء (مجموعہ تعزیرات) دفعات ۴۲۴ و ۲۵ و ۲۱۰ و ۲۱۸ و ۴۶۴ ضمن ۴۷۱ جعل ـ بددیانتی سے ـ فریباً ـ سرکاری ملازم کا غلط کاغذ سررشتہ مرتب کرنا ـ

ایک محاسب خزانہ کی نسبت تجویز ثبوت جرائم حسب دفعات ۲۱۸ و ۴۶۵ مجموعہ تعزیرات حالات مندرجہ ذیل میں عمل میں آئی ـ ایک رقم پانسو روپیہ کی جو خزانہ میں تھی اور ایک شخص کو بذریعہ عدالت دیوانی کے واجب الادا تھی وصول کرکے دیگر اشخاص کو بذریعہ جعلی چیکوں کے ادا کی گئی بعد وصول کرنے پانسو روپیہ مذکور کے لیکن قبل اس کے کہ اس وصول کرنے کا حال ظاہر ہوا قائم مقام اُس شخص نے جس کو روپیہ واجب الوصول تھا درخواست واسطے دلاپانے زر مذکور کے کی اُس وقت قیدی نے دو موقعوں پر رپورٹیں اس مضمون کی لکھیں کہ پانسو روپیہ مابہ البحث روپیہ پانے والے کے بصیغہ امانت مال جمع ہیں اور رقم مذکور بحق عدالت دیوانی منتقل ہونے والی ہے ان رپورٹوں میں سے اول رپورٹ پر مہتمم خزانہ نے ایک حکم پر دستخط کیے کہ روپیہ مذکور عدالت دیوانی متعلق کے حق میں منتقل کیا جاوے اور بغرض عمل میں لانے انتقال مذکور کے محرر نیلام نے ایک چیک طلب کیا جو جس حیثیت سے کہ ابتداءً طلب کیا گیا متعلق اُسی رقم پانسو کے تھا جس کا بیشتر ذکر کیا گیا چیک مذکور پر مہتمم خزانہ کے دستخط کرانے میں کچھ توقف کیا گیا اور اس عرصہ میں چیک مذکور میں قیدی نے اس طرح پر تبدیلی کی کہ وہ متعلق ایک دوسری امانت پانسو روپیہ کے ہوگیا جو بعد رقم مذکور الصدر کے امانت کیگئی

تھی اور ایک اور شخص کے نام سے جمع تھی نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ دوسرے روپیہ پانے والے کے پانسو روپیہ عدالت دیوانی کے حق میں اس طرح پر منتقل کر دیے گئے کہ گویا وہ پہلے پانسو روپیہ اور اول روپیہ پانے والے کے قائم مقام کے نام سے جمع تھے قیدی کی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۴۶۷ مجموعہ تعزیرات بابت چیک کے اور حسب دفعہ ۲۱۸ بابت دو رپورٹ ہائے مذکور الصدر کے عمل میں آئی۔

نسبت الزام حسب دفعہ ۴۶۷ کے تجویز ہوئی کہ قیدی کی خاص اور زیادہ قرین قیاس نیت۔ کہ صرف وہی اور نہ اُس کی بعید تر اور کم قرین قیاس نیت اُس سے متعلق کرنی چاہیے۔ یہ نہ تھی کہ دوسرے روپیہ پانے والے کو زیان ناجائز بذریعہ التواے اداے اُس پانسو روپیہ کے جو مسماۃ کو واجب الادا تھا پہونچاے گو ممکن تھا کہ فعل مذکور سے مسماۃ کا زیان ہو بلکہ یہ نیت تھی کہ جو پانسو روپیہ یافتنی پہلے روپیہ پانے والے کا پیشتر فریباً وصول کر لیا ہے اُس کو چھپاے اور ان حالات میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اُس نے بددیانتی سے یا فریباً حسب مراد دفعہ ۴۶۴ خواہ دفعہ ۴۶۷ مجموعہ تعزیرات کے عمل کیا اور بدیں وجہ اُس کا جرم حسب دفعہ ۴۶۷ ثابت نہیں کیا گیا۔ لہٰذا تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ مذکور منسوخ ہونی چاہیے۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ قیدی کی نیت جھوٹی رپورٹ کرنے سے یہ تھی کہ انکشاف فریب سابقہ کا راستہ مسدود کرے اور اپنے آپ کو یا فی الواقع اُس فریب کے کرنے والے کو سزاے قانونی سے بچا وے اور چونکہ اُس نے جو رپورٹیں ایسے طریقہ پر جنکو وہ غلط باور کرتا تھا تیار کیں لہٰذا اُس کی نسبت تجویز

ثبوت جرم حسب دفعہ ۲۱۸ مجموعہ تعزیرات کے صحیح ہوئی ہے -

یہ بہی تجویز ہوئی کہ چونکہ قیدی نے جو سرکاری ملازم تہا یہ رپورٹیں کیں اور یہ تصور کیا کہ وہ اُن کو بطریق معمولی اور بطور جزو اپنے کار منصبی کے کرتا ہے اور یہ یقین دلایا کہ وہ ایسی رپورٹیں ہیں جو عہدہ دار مناسب نے کیں ہیں اور چونکہ بوقت اظہار گواہان سررشتہ کے کوئی ایسا سوال نہیں کیا گیا جس سے ظاہر ہو کہ ایسی رپورٹ کرنا اُس کا کام نہ تہا لہذا یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہیئے کہ اُس نے رپورٹ ہائے مذکور اس لیے کیں کہ ایسی رپورٹ کرنا اُس کا کام تہا اور اُس نے رپورٹ مذکور بحیثیت سرکاری ملازم حسب مراد دفعہ ۲۱۸ مجموعہ تعزیرات کے پیش کی -

جلد ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

صفحہ ۲۶۵

ملکہ قیصر ہند بنام کہرگا وغیرہ

عدالت سشن - اضافہ ایسے جرم کا جو قابل تجویز کسی مجسٹریٹ سے ہو - اختیار سشن جج کا نسبت اضافہ کرنے کسی جرم اور اُس کی تجویز کرنے کے مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعات ۲۸ و ۲۲۶ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ -

بہ پابندی دیگر احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری کے از روے دفعہ ۲۸ ہائی کورٹ اور عدالت سشن کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ تجویز کسی جرم حسب مجموعہ تعزیرات کی کرے اور از روے اوس حکم کے جو اُس میں نسبت دیگر عدالتوں کے مندرج ہے اختیار سماعت ہائی کورٹ یا عدالت سشن کا قطع یا محدود نہیں ہوا ہے -

تین اشخاص مشترکاً واسطے تجویز روبروے عدالت سشن کے سپرد ہوئے اُس میں سے دو پر الزام قتل انسان مستلزم سزا جو قتل عمدی حد تک نہ پہونچ

اور تیسرے پر اعانت جرم مذکور کا لگایا گیا بوقت تجویز سشن جج نے ایک جرم جمیع ملزمان پر بابت ضرر پہونچانے چھیدو کے اضافہ کیا اور اُن کی نسبت تجویز ثبوت جرم بابت دونوں ابتدائی الزامات اور الزام اضافہ کردہ کے کی حملہ اوپر چھیدو کے یا تو اُسی وقت کیا گیا جب وہ حملہ کیا گیا تھا جس کا نتیجہ ہلاکت ہوئی یا عین اُس کے بعد۔

تجویز ہوئی کہ مقدمہ داخل عبارت دفعہ ۲۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے نہیں ہوتا ہے اور اضافہ کرنا الزام کا ایک بیضابطگی تھی جو داخل منشائے دفعات ۲۳۲ و ۲۳۷ کے نہیں ہوتی تھی کیونکہ دفعات مذکور ایسی صورت معاملہ سے متعلق نہیں ہیں اور چونکہ سشن جج کے روبرو اُس وکیل نے جو ملزمان کی طرف سے حاضر ہوا بحث کی اور حاکم موصوف نے تمام عذرات پیش کردہ کی سماعت کی اور گواہان مدعاعلیہم بابت الزام اضافہ کردہ کے طلب کرائے جا سکتے تھے لہذا احکام دفعہ ۵۳۷ مقدمہ سے متعلق تھے۔

یہ بھی **تجویز ہوئی** کہ سشن جج کو اختیار تھا کہ بموجب دفعہ ۲۸ مجموعہ کے تجویز الزام مذکور یہ تصور کر کے کہ حاکم موصوف کو اُس کے اضافہ کرنے کا اختیار تھا عمل میں لائے۔

نظر ثانی صیغہ فوجداری سے

بمعاملہ درخواست راجہ کنیت

۲۰ ستمبر سنہ ۱۸۸۶ع

صفحہ کتاب انگریزی ۳۴۸
۔۔ ۔۔ اردو ۶۶۹

گواہ مدعاعلیہ۔ انکار مجسٹریٹ جاری کرنے سمن بنام گواہ حسب مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۲۱۶ سے۔ جاری ہونا سمن کا بنام گواہ عدالت سشن سے۔

اختیار سشن جج بابت جاری کرنے سمن بنام گواہ کے - مجموعہ ضابطہ فوجداری

دفعات ۲۹۱ و ۵۴۰

برطبق سپردگی بعض اشخاص واسطے تجویز روبروے عدالت سشن بابت جرائم بموجب مجموعہ تعزیرات کے ہر قیدی نے حسب دفعہ ۲۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ایک فہرست تحریری ان اشخاص کی داخل کی جن کے نام وہ سمن واسطے دینے شہادت بوقت تجویز کے جاری کرانا چاہتا تھا ان فہرستوں میں سے ہر فہرست میں نام ایک خاص شخص کا مندرج تھا جس نے حسب دفعہ ۲۱۶ اُس کے نام سمن جاری ہونے کی نسبت اس بنا پر عذر کیا کہ سمن کے جاری ہونے کی درخواست صرف بغرض ایذا رسانی کی گئی ہے اور وجوہ معقول یہ باور کرنے کے نہیں ہیں کہ جو شہادت وہ دیسکتا ہے اہم ہو برطبق اس عذر کے مجسٹریٹ سپرد کنندہ نے یہ حکم بنام قیدیاں صادر کیا کہ وہ حاکم موصوف کا اطمینان نسبت اس امر کے کریں کہ وجوہ معقول یہ باور کرنے کے ہیں کہ عذر دار کی شہادت اہم ہے اور بعد سماعت وجوہ طرفین کے حکم مشعر انکار اجرای سمن صادر کیا مجسٹریٹ نے جو وجہ اس حکم کی تحریر کی یہ تھی کہ حاکم موصوف کے نزدیک جو وجوہ درخواست واسطے جاری کرنے سمن بنام عذر دار بیان کیے گئے ہیں ناکافی ہیں بعد صدور حکم اور قبل اس کے کہ تجویز روبرو عدالت سشن کے شروع ہووے سشن جج نے برطبق درخواست مدخلہ منجانب قیدیان حکم بدین ہدایت جاری کیا کہ عذر دار کے نام سمن واسطے دینے شہادت کے جاری کیا جائے حکم مذکور میں کوئی وجہ تحریر نہیں تھی اور بغیر حاضری

عذردار یا کسی شخص کے منجانب اُس کے اور بلا اطلاع اس امر کے کہ سمن بنام اُس کے جاری ہو صادر کیا گیا تھا عذردار نے ہائی کورٹ میں درخواست واسطے نظر ثانی حکم مذکور کے اس بناء پر گذرانی کہ سشن جج کو اختیار اُس کے صادر کرنے کا نہ تھا ۔

تجویز ہوئی کہ جب مجسٹریٹ حسب دفعہ ۲۱۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے سمن بنام ایسے گواہ کے جس کا نام فہرست ملزم میں مندرج ہو جاری کرنے سے انکار کرے تو مجسٹریٹ کو چاہیے کہ وجوہ اُس انکار کے تحریر کرے اور اُن وجوہ سے یہ ظاہر ہونا چاہیے کہ شہادت گواہ مذکور اہم نہیں ہے اور اُس وجہ سے جو مجسٹریٹ نے تحریر کی ہے یعنے یہ کہ جو وجوہ یہ درخواست کرنے کے کہ سمن بنام عذردار جاری کیا جاوے بیان کیے گئے ہیں ناکافی ہیں یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ شہادت مذکور اہم نہیں تھی اور سشن جج کو اختیار صادر کرنے اُس حکم کا تھا جس کی شکایت ہے اور اگر حاکم موصوف کو اختیار نہیں بھی تھا تو بلحاظ حالات یہ مناسب نہیں ہے کہ حکم حاکم موصوف میں بصیغہ نظر ثانی دست اندازی کی جاوے ۔

اسٹریٹ صاحب جسٹس ۔ صرف دفعہ ۵۴۰ ہی ایسا حکم مندرجہ مجموعہ ضابطہ فوجداری نہیں ہے جس کی رو سے سشن جج کو اُس قسم کے اختیارات ہوں جنکا استعمال حاکم موصوف نے اس مقدمہ میں کیا ہے بموجب دفعہ ۱۹۵ کے گو جاری کرانا سمن کا بنام گواہان منجانب ملزم بذریعہ سشن جج کے ایک معاملہ استحقاق نہیں ہے تاہم صاحب جج کو یہ اختیار ذاتی ہے کہ اگر حاکم

موصوف اُس کا استعمال کرنا مناسب سمجھے سوائے اُن گواہان کے جن کے نام اُس فہرست میں مندرج ہیں جو مجسٹریٹ سپرد کنندہ کو دی گئی منظوری جاری کرنے سمن کی عطا کرے۔

صیغہ اپیل فوجداری

ملکہ قیصرہ ہند بنام الیشرد سنگھ

مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۵۱۲ - ایکٹ ۱۸۷۲ء ایکٹ شہادت دفعات ۳۳ و ۱۸ - گواہ کا دستیاب نہ ہونا - کارروائی مجسٹریٹ -

سنہ ۱۸۷۴ء میں پانچ منجملہ چھہ کس جنکے نام لیے گئے کہ وہ مرتکب جرم قتل عمد کے ہوئے تھے گرفتار ہوئے اور بعد تحقیقات روبرو مجسٹریٹ کے اُن کی تجویز روبرو عدالت سشن کے ہوئی اور اُن کی نسبت تجویز ثبوت جرم عمل میں آئی بوقت تحقیقات روبرو مجسٹریٹ کے چھٹا ملزم فرار ہو گیا جو امر مجسٹریٹ نے تحریر کیا ہے اپنے اظہار روبروے مجسٹریٹ میں گواہان نے بیان کیا کہ اسامی مفرور احد الشریک اُس جرم کا تھا جس کا الزام اُن قیدیان پر لگایا گیا تھا جو اُس وقت زیر تجویز تھے عدالت سشن میں صاحب جج نے یہ تحریر نہیں کیا کہ چھٹواں ملزم فرار ہو گیا تھا اور شہادت خلاف صرف اُن قیدیان کے جنکی نسبت اُس وقت تجویز ہو رہی تھی قلمبند کی گئی سنہ ۱۸۸۶ء میں شخص مفرور گرفتار ہوا اور اُس کی نسبت تجویز عدالت سشن میں بربناے الزام قتل عمد کے عمل میں آئی اُس وقت میں اکثر گواہان مذکور فوت ہو گئے تھے اور سشن جج نے بحوالہ دفعہ ۳۳ ایکٹ شہادت کے شہادت میں خلاف قیدی کے وہ اظہارات

پذیرا کیے جو ۱۸۶۴ء میں روبرو مجسٹریٹ اور عدالت سشن کے ہوسے تھے حاکم موصوف نے اظہار ایک گواہ باقیماندہ کا بھی جو ۱۸۶۴ء میں روبرو عدالت سشن کے دیا گیا تھا پذیرا کیا اِس گواہ نے اب بھی شہادت خلاف قیدی کے دی۔

تجویز ہوئی کہ اظہارات مذکور حسب دفعہ ۳۳۔ ایکٹ شہادت کے شہادت میں قابل پذیرائی نہ تھے کیونکہ قیدی کوئی فریق کار روائیات سابق میں نہ تھا اور اُس کو اُس وقت میں گواہاں سے موقع سوالات جرح کرنے کا نہیں ملا تھا۔

مگر یہ **تجویز ہوئی** کہ بلحاظ حالات جو اظہارات ۱۸۶۴ء میں روبرو مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے دیئے گئے تھے گو ایسے اظہارات نہ تھے جو عدالت سیشن میں دیئے گئے ہوں حسب دفعہ ۵۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے شہادت میں قابل پذیرائی تھے۔

اسٹریٹ صاحب جسٹس ۔ اندر حالات خاص کے جو اظہار ۱۸۶۴ء میں گواہ باقی ماندہ کا لیا گیا تھا حسب دفعہ ۱۵۷۔ ایکٹ شہادت کے بطور تائید مسماۃ کی اُس شہادت کے جو بوقت تجویز قیدی دی گئی تھی قابل پذیرائی ہے ۔ روبرو عدالت سشن کے سوالات جرح میں ایک گواہ نے بیان کیا کہ جب مسماۃ روبرو مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے تھی اُس حاکم نے مسماۃ سے یہ کہا "یاد کرو نہیں تو میں تجکو حوالات میں بھیج دونگا"۔

تجویز ہوئی کہ اگر مجسٹریٹ نے گواہ سے ایسا کہا تو اُس نے اپنے

۲۵ ستمبر ۱۸۸۶ء
صفحہ کتاب انگریزی ۳۱
" " اردو ۷۵

کار منصبی سے تجاوز کیا۔

نظر ثانی صیغہ فوجداری

ملکہ قیصر ہند بنام یوسف خاں

ایکٹ ۱۵ ۱۸۸۳ء (ایکٹ میونسپلٹی ہاے ممالک مغربی و شمالی و اودہ)

دفعات ۹۶ و ۱۷ قواعد میونسپلٹی۔ خلاف ورزی قواعد۔ استغاثہ جات۔

اشتہار گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نمبر ۸۶۵ مورخہ ۳ نومبر ۱۸۶۹ء۔

قاعدہ ۲ کا جواز۔

میونسپل بورڈوں اور مجسٹریٹوں کو اس امر کا انتظام کرنا چاہیے کہ قبل اس کے کہ استغاثہ جات حسب قواعد میونسپل دائر کیے جائیں اس امر کی احتیاط کی جاوے کہ امور ضروری حسب دفعہ ۹۶۔ ایکٹ ۱۵ ۱۸۸۳ء (ایکٹ میونسپلٹی ہاے ممالک مغربی و شمالی و اودہ) کی تعمیل ہوگئی ہے ایک مجسٹریٹ ضلع نے جو میونسپل بورڈ کا چیرمین بھی تھا یہ خبر پاکر کہ کسی ایک شخص نے محصول چنگی ادا کرنے سے احتراز کیا ہے ہدایت کی کہ اُس پر بابت خلاف ورزی قواعد میونسپلٹی کے استغاثہ کیا جاوے مجسٹریٹ نے اس طرح پر کارروائی کرانے میں کلیتاً خود اپنی طرف اور اختیار سے عمل کیا ملزم کی نسبت تجویز اور تجویز ثبوت جرم حسب قاعدہ ۲۔ اشتہار گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نمبر ۸۶۵ مورخہ ۳ نومبر ۱۸۶۹ء بشمول دفعہ ۴۔ ایکٹ ۱۵ ۱۸۸۳ء (ایکٹ میونسپلٹی ہاے ممالک مغربی و شمالی و اودہ) عمل میں آئی قاعدہ مذکور میں یہ حکم ہے کہ اگر کوئی شخص محصول چنگی مصرحہ ضمیمہ ادا نکرے یا اُسکے

ۃ ادا کرنے میں اعانت کرے تو یہ تصور کرنا چاہیے کہ وہ مرتکب خلاف ورزی
بائی لا کا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ قاعدہ مذکور حسب دفعہ ۱۲ - ایکٹ ۶ ۱۸۶۸ع
(ایکٹ ترقی میونسپلٹی ممالک مغربی و شمالی) بنایا گیا تھا جس کی روسے
یہ اختیار دیا گیا کہ قواعد نسبت اُن اشخاص کے جنسے اور اُس طریقے کے
جس طرح پر کوئی شخص محصولات بموجب ایکٹ ہذا منظور کی جاوے گی
اور واسطے تحصیل محصولات مذکورکے مرتب کیے جائیں -
تجویز ہوئی کہ بغرض اس کے کہ قاعدہ مذکور حسب دفعہ ۱۲ - ایکٹ ۶
۱۸۶۸ع جائز طور پر مرتب کیا گیا کہ جو امر بیان نہیں ہے اور کہ وہ بذریعہ
دفعہ ۲ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۳ع کے محفوظ ہے قاعدہ مذکور جیسا کہ دفعہ ۱ ات
ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۳ع (ایکٹ میونسپلٹی ہائے ممالک مغربی و شمالی رادوده)
میں حکم ہے اُس وقت تک نافذ رہیگا کہ ان سے قواعد جدید جو بموجب ایکٹ
آخر الذکر مرتب کیے جائیں منسوخ نہ ہو اور یہ تصور کیا جاوے کہ بموجب
ایکٹ مذکور مرتب کیے گیے ہیں اور بدیں وجہ اُس کا نفاذ تابع احکام ایکٹ
مذکور اور منجملہ اُن کے تابع احکام دفعہ ۹۴ کے تھا جس کی روسے یہ شرط
ماقبل واسطے دائر کیے جانے استغاثہ بنام سائل کے قرار دی گئی کہ میونسپل
بورڈ یا کوئی شخص جس کو بورڈ نے اس بارہ میں اختیار دیا ہو استغاثہ کرے -
تجویز ہوئی کہ چونکہ حیثیت مجسٹریٹ ضلع کی متعلق دفعہ ۶۹ بہ نسبت
کسی اور ممبر بورڈ کے بہتر یا بدتر نہیں ہے اور بجز اس کے کہ اُس کو باضابطہ
اختیار بورڈ نے بحیثیت بورڈ کے دیا ہو مشار الیہ کو استحقاق واسطے

دائر کرانے استغاثہ کے بذات خاص اُس سے زیادہ حاصل نہیں ہے جو ہر ممبر واحد کو حاصل ہے اور چونکہ الفاظ دفعہ ۶۹ کے متضمن حکم ہیں اور سائل نے شروع ہی سے یہ عذر نسبت جواز کارروائیا [illegible] کیا ہے لہذا وہ اب مستحق اُس کے استفادہ کا ہے اور تجویز ثبوت جرم ناجائز ہے اور منسوخ ہونی چاہیے —

سلسلہ نظائر ہائیکورٹ مدراس مندرجہ انڈین لا رپورٹ جلد ۹

حصہ ۱۱ مطبوعہ دسمبر ۱۸۸۶ء

	صفحہ		صفحہ
فہرست مقدمات	صفحہ	ایکٹ رجسٹری نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۷ء دفعہ ۵۰	۶۱
پریوی کونسل		اطلاع انفساخ شراکت	ایضاً
رامالنگشا بنام راما	۶۰	اطلاع	ایضاً
سریاراو بنام راجہ پیتاپور	۶۲	اقرار ناجائز مابین پدر و برادر پدر خاندان مشترک کا خلاف حقوق پسر	
صیغہ اپیل دیوانی			
آیاویار بنام شاسترام ایار	۶۳	جو پیدا ہو چکا ہو	۶۲
راماسامی بنام قدر بی بی	۶۱	اطلاعنامہ	۶۳
رام چندر وغیرہ بنام کرشنا	ایضاً	بار ثبوت	۶۹
سمسن وغیرہ بنام وینکٹاگوپالم وغیرہ	۶۰	پسر کا اختیار تبنیت	۶۳
سوبیا بنام چلیما وغیرہ	۶۹	تقسیم سمری	۶۳
کیلو بنام پیڈل وغیرہ	۶۸	جایداد کمسوبہ خود	۶۹
وینکٹا امن وغیرہ بنام مہالنگا ایّن	۶۲	جایداد ناقابل تقسیم	۶۲
فہرست مضامین بردیف وار		درخواست مشتعر اجراء مزید	۶۳
ایکٹ ۱۸۵۹ء دفعہ ۳۱۸	۶۸	دیرم شاستر	۶۹
		ڈگری ایمہ بنا دکفالت	۶۱
ایکٹ شادی نمبرہ ۱۸۶۶ء دفعہ ۱۴	۶۰	رواج متنازعہ خاندان کا خلاف تبنیت کے	
ایکٹ معاہدہ دفعہ ۲۶۴	۶۱	ثابت کرنے سے قاصر رہنا	۶۲

شخص اجنبی دعویدار استحقاق جایداد مشترکہ خاندان غیر منقسمہ -	۷۰	دستاویز انتقال بابعد رجسٹری شدہ	۷۱
شراکت -	۷۱	وارثان مالکان -	۷۰
شریک خفیہ -	"	وراثت از روی قانون متاکشرا -	۷۲
فیصلہ ثالثی بعد انقضاے میعاد عطیہ عدالت ناجائز ہے -	۶۸		
قانون ملابار	"		
قبضہ مخالفانہ	۷۰		
کب نالشی منجانب انندراون مشتری تنسیخ نیلام بعلت اجراے ڈگری مقابلہ کرناون کے قابل سماعت ہی	۶۸		
کارروائیات اجراے ڈگری -	۷۳		
مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۰۸ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۶۲۲	۶۸		
" " " دفعہ ۲۴۴ و ۵۰۳	۷۳		
" " " دفعہ ۲۴۴ و ۲۹۵ و ۶۲۲	"		
میعاد کب سے شروع ہوتی ہے -	۶۸		
نزاع دستاویز کفالتی غیر رجسٹری شدہ			

سلسلہ نظائر ہائی کورٹ مدراس مندرجہ انڈین لا رپورٹ

جلد ۹ حصہ ۱ مطبوعہ دسمبر ۱۸۸۶ء

صیغہ اپیل دیوانی

۲۹ مارچ و ۵ اپریل ۱۸۸۶ء
صفحہ کتاب انگریزی ۴۰۳
" " اردو ۴۰۳

کیلو بنام پیٹل وغیرہ

قانون ملابار۔ کہ نالش منجانب انندراون مشعر تنسیخ نیلام بعلت اجرائے ڈگری بمقابلہ اپنے کرناون کے قابل سماعت ہے۔

اراضی مندرجہ عرضی دعوی چونکہ جنم دیوسام کی تھی بعلت اجرائے اُس ڈگری کے جو مدعاعلیہ نمبر ۱ نے بمقابلہ یورالران کے حاصل کی تھی نیلام ہوئی۔ چونکہ مدعیان انندراون یورالران کے ہیں لہذا اُنہوں نے نالش واسطے تنسیخ نیلام کے بدیں بیان دائر کی کہ قرضہ بغرض دیوسام کے نہیں لیا گیا تھا اور ڈگری سازشی تھی۔

تجویز ہوئی کہ ڈگری مدعیان پر واجب التعمیل تھی الا اُس صورت میں کہ وہ بذریعہ فریب یا سازش کے حاصل کی گئی ہو۔

۱۲ و ۲ اپریل ۱۸۸۶ء
صفحہ کتاب انگریزی ۴۵۵
" " اردو ۴۵۵

سمسن وغیرہ بنام وینکٹاگوپالم وغیرہ

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۵۰۸ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۶۲۲۔ ایکٹ ۹ ۱۸۵۹ء دفعہ ۳۱۸۔

فیصلہ ثالثی مصدرہ بعد انقضائے میعاد عطیہ عدالت ناجائز ہے۔ میعاد کب سے

شروع ہوتی ہے۔
حکم سپردگی ثالثی ۱۲ جنوری کو صادر ہوا چھ ہفتہ واسطے واپسی فیصلہ کے مقرر ہوئے۔ کوئی درخواست واسطے توسیع میعاد کے نہیں کی گئی چونکہ فیصلہ ثالثی ۸ مئی کو پہونچا عدالت نے بروئے فیصلہ مذکور از روئے دفعہ ۵۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تجویز صادر کرنے سے اس بنیاد پر انکار کیا کہ فیصلہ مذکور ناجائز تھا۔

اب مدعیان نے ہائی کورٹ میں از روئے دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے درخواست دی۔ تجویز ہوئی کہ فیصلہ ثالثی ناجائز تھا اور عدالت از روئے معنی دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے اختیار کے عمل میں لانے سے قاصر نہ رہی تھی۔

۲۷ جولائی ۱۸۸۶ء | سوبیا بنام چیلما وغیرہ

صفحہ کتاب انگریزی ۹۴
" " اردو ۵۲

دہرم شاستر۔ جایداد مکسوبہ خود۔ بار ثبوت۔

جبکہ اراضی افتادہ کو ایک پدر خاندان غیر منقسمہ نے لیکر کاشت کیا اور بحث یہ ہوئی کہ آیا جایداد مذکور خاندانی جایداد تھی یا مکسوبہ۔

تجویز ہوئی کہ بار ثبوت اُن اشخاص پر تھا جنہوں نے ظاہر کیا کہ جایداد مکسوبہ تھی۔

سوال۔ آیا از روئے دہرم شاستر کے باپ کو اختیار بذریعہ وصیت زبانی کے انتقال جایداد مکسوبہ غیر منقولہ کا بہ محرومی تمام و کمال پسر کے حاصل ہے۔

۶۰
پریوی کونسل
جوڈیشل کمیٹی

۲۳ جون ۱۰ جولائی ۱۸۹۶ء

صفحہ کتاب انگریزی ۴۸۲
" " اردو ۴۸۲

پریوی کونسل

راما لکشما بنام راما

ایکٹ تمادی ۱۵ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ - مد ۱۴۴ - قبضہ مخالفانہ شخص اجنبی دعویدار استحقاق جایداد بشراکت خاندان غیر منقسمہ - وارثان مالکان مذکور -

ایک خاندان میں جس میں تین بھائی مشترک تھے سب سے بڑے بھائی نے ایک جایداد بطور مہتمم کے خریدکی اور اُس کی درخواست پر شخص چہارم شوہر ہمشیرہ رجسٹر مال میں ہر سہ برادران کے ساتھ بطور شریک مالک کے درج ہوا شخص آخر الذکر اگر بوجہ خرید کے بھی مستحق چہارم حصہ جایداد غیر منقسمہ کا ہوتا تاہم وہ اِس وجہ سے خاندان مشترکہ میں داخل نہیں ہوسکتا تھا اور اہالیان خاندان کو استحقاق وراثتاً بالنے اُس کے چہارم حصہ کا نہیں ہوسکتا تھا جو خاص اُس کے ورثاء کو وراثتاً پہونچتا اور بقیہ تین ربع جسکو وہ وراثتاً نہیں پا سکتا تھا بذریعہ استحقاق باقی ماندگی کے اہالیان خاندان کو پہونچتا بڑے بھائی کے بیٹے نے بعد وفات اپنے باپ اور چچاؤں کے قبضہ کل جایداد کا حاصل کیا -

تجویز ہوئی کہ پسر مذکور کو چہارم حصہ مذکورہ بالا بذریعہ کسی استحقاق وراثت کے نہیں پہونچا اور بحالت نہونے ثبوت اِس امر کے کہ اُس کو قبضہ باجازت شخص چہارم کے جس کا نام درج تھا حاصل ہوا قبضہ تا مبر مخالف شخص آخر الذکر اور ہر شخص کے جو اُس کے ذریعہ سے دعویدار ہو مخالفانہ متصور ہونا چاہیے اور یہ نتیجہ لازم آتا ہے کہ نالش ولا پانے چہارم

حصہ میں جو منجانب اُن اشخاص کے دائر ہوئی جو بذریعہ لیسر مذکور پیدا ہوئے تھے جو فوت ہو چکا تھا بعد بارہ سال کے بعد اس کے کہ قبضہ لیسر مذکور نے بذریعہ خرید کے حاصل کر لیا تھا باستدلال اُس استحقاق کے جو مالک چہارم سے حاصل ہوا از روے مد ۴۴ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء کے تمادی عارض ہے۔

صیغہ اپیل دیوانی۔

۱۴ و ۲۳ جولائی سنہ ۱۸۶۶ء

صفحہ کتاب انگریزی ۴۹۲
" " اردو ۴۹۲

راما سامی وغیرہ بنام قسد بی بی

ایکٹ معاہدہ دفعہ ۲۶۴ - شراکت - اطلاع انفساخ - شریک خفتہ -

الف و ب و ج شرکت میں بطور ب و ج و کمپنی کی تجارت کرتے تھے اور الف شریک خفتہ تھا بعد انفساخ شراکت کے ب و ج باہم اُسی نام سے تجارت کرتے رہے اور مدعیاں کے مقروض ہوئے جس کے نالش واسطے دلا پانے روپیہ کی الف و ب و ج پر دائر کی - مدعیاں کا لین دین شراکت سابق سے نہ تھا اور نہ اطلاع اُس کے انفساخ کی اُن کو ہوئی تھی اور یہ بیان نہیں ہوا کہ مدعیاں کو علم الف کی تعلق سابق کا تھا۔
تجویز ہوئی کہ نالشات بنام الف کے نہیں ہو سکتی ہیں۔

۲۸ جولائی و ۲ اگست سنہ ۱۸۶۶ء

صفحہ کتاب انگریزی ۴۹۵
" " اردو ۴۹۵

رام چندر وغیرہ بنام کرشنا

ایکٹ رجسٹری (ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۶۴ء) دفعہ ۵۰ - نزاع مابین دستاویز کفالتی غیر رجسٹری شدہ و دستاویز انتقال مابعد رجسٹری شدہ - اطلاع - ڈگری بر بنائے دستاویز کفالتی -

ایک اراضی ازروے تمسک غیر رجسٹری شدہ کے بتاریخ ۲۹ مئی ۱۸۷۸ء مکفول ہوئی وبعدہ بدست مدعا علیہ ازروے دستاویز رجسٹری شدہ مورخہ ۲۹ جون ۱۸۸۱ء کے بیع ہوئی جس میں ذکر کفالت سابق کا تھا ایک نالش میں جو مدعی نے واسطے نفاذ اپنی کفالت کے دائر کی ۔
تجویز ہوئی کہ تخالف مابین دستاویزات کے نہ تھا ۔ اور تمسک کفالتی گو غیر رجسٹری شدہ تھا مگر قابل نفاذ تھا ۔

پریوی کونسل

پریوی کونسل جوڈیشیل کمیٹی ۔
۴ جون ۱۸۸۱ء
صفحہ کتاب انگریزی ۴۹۹
" " اردو ۴۹۹

سریاراو بنام راجہ پتیاپور وغیرہ

وراثت ازروے قانون متاکشرا ۔ پسر کا اختیار تبنیت ۔ جایداد ناقابل تقسیم ۔ رواج منطرہ خاندان کا خلاف تبنیت کے ثابت کرنے سے قاصر رہنا ۔ اقرار ناجائز مابین پدر و برادر پدر خاندان مشترکہ کا خلاف حقوق پسر جو پیدا ہو چکا ہو ۔

دو برادران مشترک تابع قانون متاکشرا نے جنکی خاندانی جایداد زمینداری غیر منقسمہ ناقابل تقسیم ایکے قبضہ میں اُن میں سے تھی جس کے پسر تھا آپس میں یہ معاہدہ کیا کہ اگر اُن میں سے کسی ایک کے اولاد قسم ذکور بالکل نہ ہو تو جایداد نسل میں اُس بھائی کے جائے گی جس کی اولاد صلبی ہو اور اُس کے سلسلہ سے بذریعہ تبنیت کے منتقل نہو سکیگی ۔
تجویز ہوئی کہ اس معاہدہ سے پسر پابند تبنیت نہ کرنے کا نہ تھا اور نہ عدالت سے وہ پسر جس کو اُس نے تبنی کیا ہو محروم ہو سکتا ہے

ایسا اقرار خلاف اُس قانون کے تھا جو مقدمہ ٹیگور (۱) میں ظاہر کیا گیا اور لپسر کے استحقاق بنیت کے عمل میں لانے پر موثر نہ تھا۔

صیغہ اپیل دیوانی

۱۶ و ۲۰ اگست ۱۸۹۶ء
صفحہ کتاب انگریزی ۵۰۹
ایضاً اردو ۹۰

ایادیار بنام شاستر ام ایار

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۲۴۴ و ۵۸۳

عدالت کو اختیار ہے کہ اپیلانٹ کامیاب کو سود اُس روپیہ پر دلاوے جس کی نسبت اپیل میں تجویز ہوا کہ اجراے ڈگری میں ناجائز طور پر وصول کیا گیا۔

۳۰ جولائی و ۱۹ اگست ۱۸۹۶ء
صفحہ کتاب انگریزی ۵۰۸
ایضاً اردو ۹۵

وینکٹا رامن وغیرہ بنام مہالنگاین

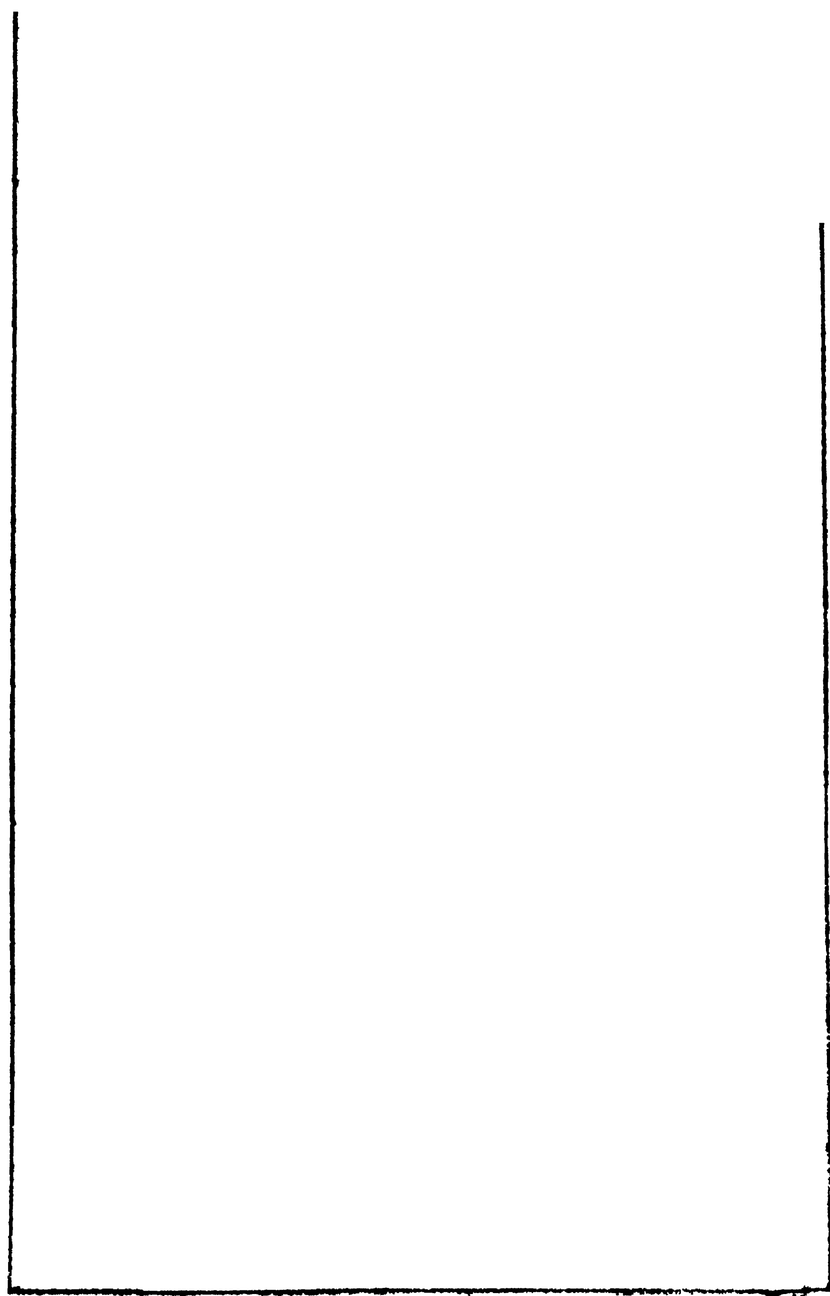
مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۲۴۸ و ۲۹۵ و ۶۲۲ - کارروائیات اجراے ڈگری تقسیم رسدی۔ درخواست مشعر اجراے مزید۔ اطلاعنامہ۔

زید و بعد ازاں عمر نے ڈگریات بنام بکر حاصل کیں اور اُن کے اجرا میں وہی ایک اراضی قرق ہوئی اور عمر نے حکم مشعر رسدی تقسیم کے حاصل کیا کوئی ڈگری دونوں میں سے ایفا نہیں ہوئی زید نے پھر درخواست قرقی دوسری جایداد کی دی اور ۲۸ ستمبر تاریخ نیلام مقرر ہوئی ۲۵ ستمبر کو عمر نے درخواست قرقی مزید کی از روے دفعہ ۲۵۰ و ۲۷۴ کے داخل کی اور نیز ایک درخواست واسطے تقسیم رسدی کے از روے دفعہ ۲۹۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دی صاحب جج ضلع نے درخواست اجرا کو اس وجہ سے نامنظور کیا کہ بہت عرصہ کے بعد گذری تھی علاوہ

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۷۷ و ۴۰۳ و لا رپورٹ اپیل ہند جلد ہشتم ۱۸۷۲ء صفحہ ۴۷۔

درخواست از روے دفعہ ۲۹۵ کو نامنظور کیا کس واسطے کہ کوئی درخواست اجرا کی دائر نہ تھی۔

بر طبق اپیل یہ تجویز ہوئی کہ درخواست اجرا غلط طور پر نامنظور ہوئی لیکن ہائی کورٹ از روے دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے حکم نامنظوری درخواست دفعہ ۲۹۵ مشعر تقسیم رسدی کی نگرانی نہیں کرسکتی تھی۔



سلسلہ نظائر ہائیکورٹ بمبئی مندرجہ انڈین لاء رپورٹ جلد ۱۲

حصہ ۱۲ مطبوعہ دسمبر ۱۸۸۸ء

فہرست مقدمات

صیغہ اپیل دیوانی

	صفحہ
بال کرشن گوپالی بنام بال جوشی سداشیو جوشی	۱۳۷
گولی بائی ״ جگناتھ گلونکر	۱۳۶
لاوجی نایک جی ״ مسابی وغیرہ	۱۳۸
میاشنکر ״ ہری بھنکر وغیرہ	۱۳۶
نارو ہری بہاؤ ״ وٹھل بھٹ وغیرہ	۱۳۴

صیغہ ابتدائی دیوانی

	صفحہ
جٹھیا بھیما وغیرہ بنام حاجی عبد اللہ حید عثمان	۱۳۲
مانک جی پیٹٹ مینوفیکچرنگ کمپنی لمٹیڈ بنام مہالکشمی اسپننگ ویونگ کمپنی لمٹیڈ	۱۳۰

فہرست مضامین وار ردیف وار

	صفحہ
ایکٹ تمادی (۱۵ ۱۸۷۷ء) ضمیمہ ۲ جز ۱۷۱ ب	۱۳۸
״ ״ (״ ״ ״) ضمیمہ ۲ جز ۱	
دفعہ ۲۲ و ۱۰۹ —	۱۳۷
اندازہ ہرجہ —	۱۳۰
انفکاک	۱۳۴
استحقاق ایک راہن کا منجملہ چند راہنان مشترک کے بابت انفکاک کل جایداد کے —	۱۳۴
اجراء —	۱۳۶
اختیار سماعت —	״
خلاف ورزی نشان حرفہ —	۱۳۰
دعوی منجانب مرتہن جو رجسٹری کئے ہوئے رہن نامہ میں تا مرور بانسبت رہن داری عادلانہ کے بذریعہ امانت رکھنے دستاویزات حقوق کے قبل تحریر رہن نامہ کے —	۱۳۲
ڈگری —	۱۳۶
رہن —	۱۳۲
رہن داری — عادلانہ بذریعہ امانتاً سپرد	

کردینی دستاویزات حقوق کے -	۱۳۲	وفات رسپانڈنٹ بعد داخل ہونے	۱۳۷
رہن نامہ قانونی غیر رجسٹری شدہ -	"	اپیل کے	
رہن -	۱۳۴	ہرجہ جو عائد حال مدعیان بطریق	
عذر مشعر اس کے کہ ڈگری سازشی ہے	۱۳۶	بیشی نقصان ہوا نہ بطریق نقصان	
فریق نالش انفکاک -	۱۳۴	منافع	۱۳۰
فریب -	۱۳۶		
مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء)			
دفعہ ۲۸۳ -	"		
" " " (" ") دفعات			
۳۶۸ و ۵۸۲ -	۱۳۷		
نشان حرفہ -	۱۳۰		
نالش بغرض استقرار اس امر کے کہ کوئی جائیداد باجرائے ڈگری کے قابل قرقی ہے -	۱۳۶		
نزاع متعلقہ قوم -	"		
نالش ہرجہ بوجہ اس کے کہ معمولی بائیکاٹ سے ایک شریک قوم محروم کیا گیا -	"		
نالش بابت اُس روپیہ کی جو مدعا علیہ نے واسطے استعمال مدعی کے پایا ہو -	۱۳۷		

سلسلہ نظائر ہائی کورٹ بمبئی مندرجہ انڈین لا رپورٹ

جلد ۱۰ حصہ ۱۲ مطبوعہ دسمبر ۱۸۸۶ء

صیغہ ابتدائی دیوانی

۳ و ۵ و ۶ و ۸ و ۱۰

جولائی ۱۸۸۵ء

صفحہ کتاب انگریزی ۶۱۷
〃 〃 اردو ۶۱۷

مانک جی پیٹیٹ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ

بنام

مہالکشمی اسپننگ و ویونگ کمپنی لمیٹڈ

نشان حرفہ - خلاف ورزی نشان حرفہ - ہرجہ جو عائد حال مدعیان بطریق بیشی نقصان ہوا نہ بطریق نقصان منافع - اندازہ ہرجہ -

جس صورت میں کہ بوجہ خلاف ورزی نشان حرفہ مدعیان کے منجانب مدعا علیہم نقصان منافع مدعیان نہ بذریعہ کمی تعداد مال فروخت کردہ مدعیان کے اس طور پر کہ گاہک مدعیان کے چلے گئے ہوں یا جس طور پر حسب معمول اُن کا مال بازار میں فروخت ہوتا تھا فروخت نہ ہوا ہو بلکہ اس ذریعہ سے ہوا کہ جو مال فی الواقع مدعیان نے فروخت کیا وہ کم قیمت پر فروخت ہوا -

تجویز ہوا - کہ مدعا علیہم ذمہ دار اُس نقصان کے ہیں جو عائد حال مدعیان ہوا اور مقدار کمی قیمت مال فروخت شدہ پیمانہ ہرجہ تھا -

مدعیان نے مدعا علیہم پر بابت خلاف ورزی ایک نشان حرفہ کے

نالش کی جسکو مدعیان اوپر بنڈل ہائے سوت کے جنکو وہ فروخت کرتے تھے استعمال کرتے تھے اور جو بطور سوت نمبر ۲ سرخ گرہ کے مشہور تھا مدعیان منظر ہوئے کہ مدعاعلیہم وسا ور مدر اس میں کسی قدر ایسا سوت لائے جسپر نشانات مشابہ نشانات سوت مدعیان کے تھے مگر سوت مذکور بہت ادنی قسم کا تھا اور بوجہ اس فعل مدعاعلیہم کے اثنائے ماہ ہائے اپریل و مئی ۱۸۸۸ء میں قیمت ارزاں بازار سوت مدعیان کی بہ نسبت اُس مقدار کمی کے زیادہ کم ہوگئی کہ جو قدرتی کمی نرخ بازار ماہ ہائے مذکور سے قابل منسوبی تھی اور مدعیان نے یہ حجت کی کہ یہ کمی قیمت زائد نتیجہ معقول و قدرتی فعل بیجا مدعاعلیہم کا تھا مدعیان نے تعداد اُس حرجہ کی جو عائد حال اُن کے ہوا بقدر مبلغ چھ ہزار روپیہ کے قائم کی ۔
واضح ہوتا ہے کہ اثنائے ماہ ہائے مابہ البحث میں مدعیان کی کلوں میں کام ساتھ منافع کے نہیں ہوتا تھا اور اگر مدعیان کو بابت اُن کے سوت کے قیمت مروجہ بازار وصول ہوتی تو بھی کچھ منافع نہوتا پس جو کچھ ہرجہ عائد حال مدعیان بوجہ فعل مدعاعلیہم ہوا (اگر کوئی ہوا) وہ بصورت منافع نہ تھا بلکہ بصورت بیشی نقصان ۔
بربنائے شہادت تجویز ہوا کہ وجہ کمی زائد کی قیمت سوت مدعیان میں سوائے عام ارزانی بازار کے محض یہ نہ تھی کہ سوت مدعاعلیہم بازار مدر اس میں آیا تھا بلکہ یہ تھی کہ سوت مدعاعلیہم ساتھ اُس نشان حرفہ کے بازار میں آیا جو مشابہ نشان مدعیان کے تھا عدالت نے تجویز کیا کہ بوجہ اس عمل بیجا

مدعاعلیہم کے فروخت سوت مدعیان میں مضرت بقدر قریب ۲ ر
فی نیٹڑل کے ہوئی اور جو ہرجہ کہ اِس طور پر عائد حال مدعیان ہوا وہ نتیجہ
معقول و قرین قیاس فعل مدعاعلیہم کا تھا اور مدعیان مستحق دلاپانے ہرجہ
مذکور کے مدعاعلیہم سے ہیں۔

۳ ستمبر ۱۸۸۶ء | جیٹھا بھیما وغیرہ بنام حاجی عبدالوحید عثمان وغیرہ

صفحہ کتاب انگریزی ۶۲۳ | رہن۔ رہنداری عادلانہ بذریعہ امانتاً سپرد کردینے دستاویزات حقوق کے۔
" " اردو ۶۳۴ | رہن نامہ قانونی غیر رجسٹری شدہ۔ دعویٰ منجانب مرتہن جو رجسٹری کرانے
رہن نامہ میں قاصر رہا نسبت رہنداری عادلانہ کے بذریعہ امانتاً رکھنے
دستاویزات حقوق کے قبل تحریر رہن نامہ کے۔

چونکہ مدعی اِس بات پر رضامند ہوا کہ مدعاعلیہ کو مبلغ ... قرض دیکر
لہذا شخص آخرالذکر نے ۲ اپریل ۱۸۸۳ء کو دستاویزات حقوق بعض
جایداد کی امانتاً اُس کے پاس رکھ دیں بوقت پانے دستاویزات مذکور کے
مدعی نے مدعاعلیہ سے یہ کہا کہ ہم دستاویزات کو اپنے اٹرنی کے پاس
لیجائینگے اور رہن نامہ مرتب کرائینگے تب روپیہ قرض دینگے مدعاعلیہ نے
قبل تیاری دستاویز کے مدعی سے درخواست روپیہ کی کی مگر مدعی نے سا
اِس بیان کے انکار کیا کہ ہم اُس وقت تک روپیہ نہ دینگے جب تک ہمارا
اٹرنی ہمارا اطمینان نکر دیگا اور دستاویز مرتب نہوجاوے گی جس وقت دستاویز
حوالہ مدعی ہوئیں (یعنے بتاریخ ۲ اپریل ۱۸۸۵ء) کوئی قرضہ موجودہ بذمہ
مدعاعلیہ باقی مدعی نہ تھا ۹ اپریل ۱۸۸۵ء کو رہن نامہ تحریر ہوا اور

اُسی روز مدعی نے مدعاعلیہ کو روپیہ قرض دیا مدعی کا یہ بیان تھا کہ اُس نے روپیہ بکفالت دستاویزات حقوق اُسی روز قرض دیا تھا" مدعی نے یہ بیان نہیں کیا کہ تحریر دستاویز سے کتنا عرصہ پیشتر روپیہ دیا گیا تھا مگر خود دستاویز میں یہ تحریر تھا کہ مبلغ عسے عین قبل تحریر رہن نامہ کے دیا گیا رہن نامہ کی رجسٹری نہیں ہوئی مدعی کا یہ بیان تھا کہ وہ اس بات کو جانتا تھا کہ اُسکی رجسٹری ہونی چاہیئے تھی مگر حسب درخواست مدعاعلیہ وہ بلا رجسٹری رہنے دیا گیا کیونکہ مدعاعلیہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ عوام کی نظر میں انگشت نما ہوئے

مدعی نے نالش واسطے استقرار اس امر کے کہ وہ مستحق رہنداری عادلانہ کا اوپر جایداد مذکور کے ہے اور واسطے نیلام جایداد مذکور کے بحالت عدم ادائے زر رہن کے دائر کی مدعی نے یہ حجت کی کہ قرضہ بکفالت دستاویزات حقوق کے دیا گیا تھا جو ۲ اپریل کو امانتاً سپرد کی گئی تھیں اور بلاشبہ مدعی کا یہ ارادہ تھا کہ رہن نامہ قانونی حاصل کرے مگر مدعی نے اس بات پر رضامند ہو کر کہ رہن نامہ کو بلا رجسٹری رہنے دے اُس ارادہ کو ترک کر دیا اور ۶ اپریل کو مدعی نے اپنی رہنداری عادلانہ پر استدلال کرنا پسند کیا۔

تجویز ہوئی کہ مدعی کو کوئی رہنداری حاصل نہیں ہے۔ جس وقت دستاویزات سپرد کی گئی تھیں اُس وقت کوئی قرضہ ما قبل کا موجود نہ تھا نہ کوئی معاہدہ زبانی ہوا تھا کہ دستاویزات حقوق کفالت قرضہ آئندہ ہونگی اور نہ فی الواقع کوئی روپیہ اُس وقت تک قرض دیا گیا کہ رہن نامہ

قریب تحریر ہونے کے تھا کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ اگر مدعا علیہ دستاویز کے تحریر کرنے کو آمادہ ہوتا تو کچھ روپیہ قرض نہ دیا جاتا روپیہ فی الواقع مکفالت رہن نامہ کے قرض دیا گیا تھا گو بوقت قرض دینے روپیہ کے دستاویزات حقوق بقبضہ مدعی تھیں۔

صیغہ اپیل دیوانی

۲۰ مارچ اپریل ۱۸۸۶ء

صفحہ کتاب انگریزی ۶۴ ۔۔۔۔ اردو ۶۴۰

نارو ہری بھاوی بنام وٹھل بھٹ وغیرہ

رہن۔ انفکاک۔ استحقاق ایک راہن کا منجملہ چند راہنان مشترک کے بابت انفکاک کل جایداد کے۔ فریق نالش انفکاک۔

۱۔ درصورت جایداد خاندان مشترکہ کے جو بحیثیت مجموعی رہن ہو اور بادائے کل روپیہ کے قابل انفکاک ہے گو مختلف شرکا اُسپر حصص مخصوص قابض ہوں ہر راہن کو منجملہ راہنان کے استحقاق انفکاک کل جایداد کا حاصل ہے اور یہ اختیار ہے کہ حصہ رسدی بقیہ اشخاص سے طلب کرے۔

۲۔ نسبت اُن اشخاص کے سوائے اصل راہنان کے جنہوں نے بتاثیر قانون یا دیگر نہج پر باطلاع حق کوئی استحقاق اراضیات مرہونہ میں حاصل کر لیا ہو قاعدہ وہی ہے۔

۳۔ اُس نالش میں جو منجانب ایک قابض کے منجملہ قابضان مشترک یا قابضان مجموعی کے بغرض انفکاک کل جایداد کے ہو وہ تمام اشخاص فریق مقدمہ ہونے چاہئیں جنکو حصص حق انفکاک حاصل ہیں۔ (۱)

(۱) دیکھو انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۲ صفحات ۴۱۴ و ۲۳۴۔

مدعیان نے واسطے انفکاک ۱۶ ۱ پائی تقسیم موضع کھوتی موسومہ شہر پی کی نالش دائر کی جسکو شنکر وجی مالک نصف حصہ تقسیم وباباجی سب سے بڑے بیٹے منجملہ چار بیٹوں پرتاب مالک بقیہ نصف حصہ نے مستر گار ہن کیا تھا مدعیان بذریعہ خرید ہای دو نیلام عدالت مالک حق الفکاک ۸ پائی منجملہ ۸ پائی حصہ شنکر وجی و ایک ربع ۸ پائی حصہ مملوکہ پرتاب کی تھی منجملہ ان نیلاموں کے ایک نیلام باجرا ایک ڈگری موسومہ رام جی سب سے بڑے بیٹے منجملہ پانچ بیٹوں شنکر وجی کی اور دوسرا باجرا ایک ڈگری موسومہ باباجی کی ہوا تھا بعد ارجاع نالش کے مدعاعلیہم نے بطریق خانگی حصص حق انفکاک رہن از ان بالاپسر پنجم شنکر وجی و سہایا و دیوجی دو پسران با والپسر چہارم شنکر وجی کی خرید کی بموجب ان خریداریوں کے نامبردگان نے دعوی ملکیت ۷ پائی حصہ کا تقسیم میں کیا دوران اپیل عدالت ضلع میں مدعاعلیہم نے لکشمن بیوہ پرتاب کو ۲ پائی حصہ اور لکشمی کے بھائی رانگھوا کو ۱ پائی حصہ انفکاک کرالینے دیا۔

تجویز ہوا۔ کہ چونکہ ۱۶ ۱ پائی تقسیم موضع کھوتی جایداد خاندان غیر منقسمہ تھی جو بحیثیت مجموعی بابت ایک رقم مجموعی کی رہن کی گئی تھی گو اصل راہنان بحصص مخصوص قابض تھے لہذا مدعیان بطور مالکان جزو حق انفکاک بذریعہ خرید اپنے اس بات کا حق رکھتے تھے کہ کل ۱۶ ۱ پائی تقسیم کو انفکاک کرا دیں اور اس استحقاق میں بوجہ عمل مدعاعلیہم کا بعد ارجاع نالش خواہ بوجہ خرید کر لینے ایک حصہ حق انفکاک کی دوران نالش میں یا بذریعہ انفکاک جزوی جو مدعاعلیہم نے دوران اپیل میں ہونے دیا فرق نہیں آسکتا۔

یہ بھی تجویز ہوا کہ گو مدعیان کو حق انفکاک کل جایداد کا حاصل تھا تاہم

۱۳۶ ڈگری بشعر اُس کے اُسوقت تک صادر نہیں ہو سکتی کہ جملہ شرکا جنکو حق انفکاک حاصل تھا نالش ہذا میں فریق نہ کیے جائیں۔

یہ بھی **تجویز ہوا** کہ مدعاعلیہم کو اس بات کا کچھ اختیار نہ تھا کہ انفکاک جزوی ہونے دیویں در حالیکہ قبل تقسیم کے کوئی شخص منجملہ شرکا کے کسی خاص حصہ کا انفکاک نہیں کرا سکتا ہے۔

۲۶ جولائی ۱۸۸۴ء | صفحہ کتاب انگریزی ۴۵۹ | ایضاً اردو ۶۵۹

گوپی بائی بنام جگناتھ مکھولنکر

ڈگری - اجرا - نالش بغرض استقرار اس امر کہ کوئی جایداد باجراے ڈگری کے قابل قرقی ہے - عذر مشعر اس کے کہ ڈگری سازشی ہے - فریب - مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۲۸۳ -

زید نے ایک ڈگری زر نقد بنام بکر حاصل کی اور باجراے اُس کے جایداد جو بقبضہ خالد تھی قرق کرائی خالد کا یہ بیان تھا کہ اُس نے جایداد بہ بدل مالی قبل تاریخ ڈگری کے بکر سے خرید کر لی تھی بر طبق تحریر ایک خالد کے قرقی واگذاشت کی گئی تب زید نے ایک نالش بنام خالد حسب دفعہ ۲۸۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) اسکے استقرار اس بات کے دائر کی کہ جایداد مذکور بعلت ڈگری قابل قرقی و نیلام ہے خالد نے یہ حجت کی کہ ڈگری اجراطلب سازشی تھی۔

تجویز ہوا کہ خالد کو اس بات کی اجازت نہیں دیجا سکتی تھی کہ نسبت ڈگری مابین زید و بکر کے اعتراض کرے۔

۱۸ جون ۱۸۸۴ء | صفحہ کتاب انگریزی ۴۶۱ | ایضاً اردو ۶۶۱

میا شنکر بنام ہری شنکر وغیرہ

اختیار سماعت - نزاع متعلقہ قوم - نالش ہرجہ بوجہ اس کے کہ معمولی بانیہ سے

ایک شریک قوم محروم کیا گیا

مدعی نے یہ شکایت کی کہ بہنگام تقسیم بعض بانیہ رسم سیت کی منجانب پدر مدعا علیہ کے جس میں مدعی بطور شریک قوم حصہ پانے کا مستحق تھا مدعی چھوڑ دیا گیا ہی اور اُسکو کچھ نہیں ملا مدعی نے مدعا علیہ پر نالش واسطے دلاپانے اُس ہرجہ کے نالش دائر کی جو بوجہ ضرر اُسکی حیثیت ذاتی و عزت کے بباعث ترک مذکور عائد ہوا۔

تجویز ہوا کہ مدعی کو کوئی استحقاق قانونی نسبت بانیہ رسم میت کا نہ تھا اور خفت جو بوجہ نہ دئیے جانے بانیہ مذکور کے مدعی کو مستنبط ہوسکتی ہی وہ نتیجہ خلاف ورزی ایک رسم برادری کی سمجھی جاسکتی ہی کہ جسکی نسبت صرف قوم کو اختیار دست اندازی ہی۔

بال کرشن گوپال بنام بال جوشی سداشیو جوشی ۲۳ جون ۱۸۸۰ء

ایکٹ تمادی (۱۵ ۱۸۷۷ء) ضمیمہ ۲ - مد ۱۷۱ ب - مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۴ ۱۸۸۲ء) دفعات ۳۶۸ و ۵۸۲ - وفات رسپانڈنٹ بعد داخل ہوجانے اپیل کے۔ صفحہ کتاب انگریزی ۶۶۳ | صفحہ کتاب اردو ۶۶۴

لفظ مدعا علیہ موقوعہ مد ۱۷۱ ب ضمیمہ ۲ - ایکٹ تمادی (۱۵ ۱۸۷۷ء) میں رسپانڈنٹ داخل نہیں ہے۔

مقدمہ اودت نراین سنگھ بنام ہر گوری پرشاد (۱) کی تقلید کی گئی۔

لاوجی نایک جی بنام مسابائی وغیرہ ۲۴ جون ۱۸۸۰ء

ایکٹ تمادی (۱۵ ۱۸۷۷ء) ضمیمہ ۲ مدات ۶۰ و ۲۹ و ۶۲ و ۱۰۹ - نالش بابت اُس روپیہ کے جو مدعا علیہ نے واسطے استعمال مدعی کے پایا ہو۔ صفحہ کتاب انگریزی ۶۶۵ | صفحہ کتاب اردو ۶۶۵

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۹۹ -

بموجب دفعہ ۸ - ایکٹ وطن داران (بمبئی) ۳ ۱۸۷۴ء کلکٹر نے یہ حکم صادر کیا کہ قابضان حصہ شیٹ سندی وطن ایک حصہ رسدی زر علوفہ سنالانہ عہدہ دار کا ادا کریں چونکہ روپیہ ادا نہیں کیا گیا لہذا کلکٹر نے جایداد منقولہ باقیداران کی ۱۸ مئی ۱۸۸۱ء کو اُسی طریق پر نیلام کرائی کہ جس طریق پر بابت بقایا مالگذاری اراضی کے نیلام ہوتی ہے اور جز زر ثمن عہدہ دار کو دلوادیا مگر اس اثناء میں باقی داران نے روبرو صاحب کمشنر مال کے اپیل کر دیا تھا اور صاحب موصوف نے آخر کار ۱۷ دسمبر ۱۸۸۱ء کو حکم کلکٹر اس طور پر ترمیم کیا کہ تعداد اُس زر رسدی کی جو عہدہ دار کو واجب الادا تھی بہت کم کردی برطبق اس کے باقیداران نے ایک نالش ۹ اپریل ۱۸۸۲ء کو عہدہ دار پر بغرض لاپانے زر تفاوت مابین اُس رقم کے جو عہدہ دار نے بموجب حکم کلکٹر پائی تھی اور اُس رقم کے جو بموجب حکم صاحب کمشنر مال اُسکو پانی چاہیے تھی دائر کی -

تجویز ہوا کہ نالش بابت اُس روپیہ کے تھی جو مدعا علیہ نے واسطے استعمال مدعی کے پایا تھا اور اس وجہ سے وہ تابع مد ۶۲ ضمیمہ ۲ - ایکٹ تمادی (۱۵ ۱۸۷۷ء) تھی -

---

سلسلۂ نظائر ہائیکورٹ الہ آباد مندرجہ انڈین لا رپورٹ جلد ۸

حصہ ۱۲ مطبوعہ دسمبر ۱۸۸۶ء

فہرست مقدمات

صیغہ اپیل دیوانی

	صفحہ
اچھے پنڈل کنوری بنام مہابیر پرشاد	۱۶۰
ہوری لال ״ گوری سہائے	۱۵۶
باسدیو ״ گوپال سہائے	۱۶۱
پرم سکھ وغیرہ ״ رام دیال	۱۶۴
دہرپ ناتھ ״ گوبند سرن	۱۵۳
گوپی چند وغیرہ ״ سبحان کنور وغیرہ	۱۶۲
ہردیواس ״ زمان خاں	۱۵۹

صیغہ اپیل فوجداری

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام موہن	۱۵۵
״ ״ اسمعیل خاں وغیرہ	۱۶۳
״ ״ گردہاری لعل	۱۶۵
״ ״ کھرگا وغیرہ	۱۶۷
״ ״ الیشری سنگھ	۱۷۱

صیغہ نظر ثانی فوجداری

بمعاملہ درخواست راجہ کنسیت	۱۶۸
ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بنام لوچن	۱۵۸
״ ״ یوسف خاں	۱۷۳

فہرست مضامین ردیف وار

ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء (ایکٹ شہادت) دفعات ۱۰۶ و ۱۰۸ —	۱۵۳
ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء (مجموعہ تعزیرات ہند) دفعات ۳۰۰ مستثنیٰ اول و ۳۰۲ و ۳۰۴	۱۵۵
ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء (مجموعہ تعزیرات ہند) دفعات ۳۰۰ مستثنیٰ نمبر ۱ و ۳۰۲ و ۳۰۴ —	۱۵۸
ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء (ایکٹ میعاد سماعت) ضمیمہ ۲ مدات ۱۱۸ و ۱۴۱ —	۱۶۱
ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء (مجموعہ تعزیرات ہند) دفعات ۴۵۹ و ۴۶۰ —	۱۶۳
״ ״ (״ ״) دفعات ۲۴ و ۲۵ و ۲۱۸ و ۴۶۴ ضمن ۳	۱۶۵

ایکٹ ۱ ۱۸۷۲ء (ایکٹ شہادت) دفعات ۱۵۰ و ۳۳	۱۴۱	استغاثجات ۔	۱۷۳
		اشتہار گورنمنٹ ۔	״
ایکٹ ۱۵ ۱۸۸۳ء (ایکٹ میونسپلٹی ہائے ممالک مغربی و شمالی و اودھ) دفعات ۶۹ و ۷۰ قواعد میونسپلٹی ۔	۱۰۳	بار ثبوت ۔	۱۶۰
		بددیانتی سے ۔	۱۶۵
		پریوی کونسل کی ڈگری ۔	۱۶۴
امر تصفیہ طلب واسطے عدالت اجراکنندہ ڈگری کے ۔	۱۵۶	تقسیم بین بیوہ و مالک کہ یہ دونوں حق حین حیاتی کی دعویدار ہوں ۔	۱۶۲
اجراء ڈگری ۔	۱۵۵	جعل ۔	۱۶۵
اجراء مقابلہ ضامن ۔	״	جاری ہونا سمن کا گواہ کے عدالت سشن سے	۱۶۸
انتقال منجانب مادر	۱۶۲		
اجراء بابت خرچہ کے	۱۶۴	حد سماعت	۱۶۱
اضافہ ایسے جرم کا جو قابل تجویز کسی مجسٹریٹ کے ہو ۔	۱۶۷	خلاف ورزی قواعد ۔	۱۷۳
		دھرم شاستر ۔	۱۵۳
اختیار سشن جج نسبت اضافہ جرم اور اس کی تجویز کے	״	دختر کا پسر ۔	״
		دھرم شاستر ۔	۱۶۲
انکار مجسٹریٹ اجراء سمن بنام گواہ حسب دفعہ ۲۱۶ ضابطہ فوجداری ۔	۱۶۸	ڈگری استقراریہ ۔	״
		شخص مفقود الخبر ۔	۱۵۳
اختیار سشن جج بابت اجراء سمن بنام گواہ ۔	۱۶۹	شرح ہنڈاون	۱۶۴
		سختی و ناگہانی باعث اشتعال طبع ۔	۱۵۵

سخت دنا گھائی باعث اشتعال طبع	۱۵۰	متفق مستحلہ وقت ۔	۱۶۴
سادہ بان ۔	۱۶۰	مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۳ و ۲	
سرکاری ملازم کا غلط کاغذ سررشتہ کا		۶۵ و ۵۴ ۵	۱۵۹
مرتب کرنا ۔	۱۶۵	" " " دفعہ ۶۱۰	۱۶۴
عدا ابتدا سستغن ۔	۱۶۷	" " فوجداری دفعہ ۲۸ و ۲۲۶	
ضمانت واسطے واپسی اُس جائداد کے		و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۵۳۷	۱۶۸
		" " " دفعہ ۲۴۱ و ۴۰ ۵	۱۵۹
جو اجرا ڈگری میں لی گئی ہو ۔	۱۵۴	" " " دفعہ ۵۱۲ ۔	۱۶۱
فیرمثا ۔	۱۶۵	نالش علیحدہ ۔	۱۵۶
قتل عمد ۔	۱۵۵	نہ ادا کرنا زر بدل کا ۔	۱۶۰
قتل جو قتل عمد کی حد کو پہونچا ہو ۔	۱۵۵	نالش واسطے استقرار اس امر کے کہ	
قائم مقام مدیون ڈگری ۔	۱۵۶	تنبیت منظرہ ناجائز ہے یا کبھی	
قتل عمد ۔	۱۵۸	عمل میں نہیں آئی ۔	۱۶۱
قتل انسان مستلزم سزا جو قتل عمد کی		نالش دخل جائداد غیر منقولہ ۔	"
حد کو نہ پہونچے ۔	۱۵۸		
کار منصبی مجسٹریٹ ۔	۱۶۱		
گواہ مدعا علیہ ۔	۱۶۸		
گواہ کا دہمکانا ۔	۱۶۱		
منسوخی ڈگری ۔	۱۵۶		
مشتری و بائع ۔	۱۶۰		

سلسلہ نظائر ہائیکورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا ریپورٹ جلد ۱۳

حصہ ۶ مطبوعہ دسمبر ۱۸۸۶ع

فہرست مقدمات

	صفحہ
پریوی کونسل	
جگدنبا چودہرانی بنام دکھنا موہن راے و سرودا موہن راے بنام دکھنا موہن راے	۱۶۹
اجلاس کامل	
سریندر ناتھ پال بنام برجناتھ پال	۱۷۷
صیغہ اپیل دیوانی	
راکھل چندر بوس بنام دوارکا ناتھ مصر وغیرہ	۱۷۵
کیدار ناتھ کندو بنام ہیمنجنی داسی	۱۷۳
ہیرالال چٹرجی بنام گورمنی دیبی	۱۷۱
استصواب صیغہ دیوانی	
اونونگ وغیرہ بنام مونگ ہتون او	۱۷۰
استصواب صیغہ فوجداری	
عمر علی بنام صفر علی	۱۷۳
صیغہ اپیل فوجداری	

عبد الحمید بنام قیصر ہند	۷۵

فہرست مضامین ردیف وار

ایکٹ حد سماعت نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع – ۱۲۹	۶۹
ایکٹ انتقال جائداد نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ع دفعہ ۸۵ و ۸۶	۷۵
امانت رکھنا قبالون کا۔	۱۷۰
استغاثہ۔	۱۷۳
امر تجویز شدہ۔	۱۷۷
تاثیر چٹھی مشعر اندراج شرائط رہن انصافانہ	۱۷۰
جعلسازی۔	۱۷۶
درخواست منسوخی نیلام	۱۷۵
رہن انصافانہ۔	۱۷۰
فریق کارروائیات اجراے ڈگری۔	۱۷۲
فریباً اور بدنیتی سے بنانا	۱۷۴
قابل مقبولی ہونا سماعت میں شہادت ڈگری ساتھی کا۔	۱۷۷

معنی نالش واسطے منسوخی تبنیت کے۔	۱۶۹
معاہدہ رہن۔	۱۷۰
مرتہن رہن انصافانہ اور اُس کا چارہ کار مناسب۔	،،
مجسٹریٹ کا اختیار۔	۱۷۳
مجاز سماعت کرنے کا ہے کے معنے	،،
مرتہن۔	۱۷۵
مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۸۸۲ء دفعہ ۲۴۴	۱۷۲
،، ،، ،، ،، دفعہ ۳۱۱	۱۷۵
مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۱۹۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳	۱۷۳
مجموعہ تعزیرات ہند دفعہ ۴۷۴۔	۱۷۶
نالش واسطے دلاپانے زرثمن برطبق منسوخی اُس ڈگری کے جس کے بموجب نیلام اجراء ڈگری میں عمل میں آیا ہو۔	۱۷۲
نالش علحدہ۔	،،
نان ونفقہ۔	۱۷۳
نان ونفقہ مالک برطبق تقسیم۔	،،
نیت دستاویز کے بنانے میں	۱۷۶
وہ شخص جسکی جایداد نیلام ہوئی ہو	۱۷۵

سلسلہ نظائر ہائی کورٹ کلکتہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ جلد ۱۳

حصہ ۶ مطبوعہ دسمبر ۱۸۸۶ء

پریوی کونسل

پریوی کونسل
۱۹ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ مارچ ۹ اپریل ۱۸۸۶ء
صفحہ کتاب انگریزی ۳۰۹
۔۔۔ اردو ۳۰۷

جگدنبا چودہرانی وغیرہ بنام دکھنا موہن رائے چودہری وغیرہ
سرودا موہن رائے چودہری " دکھنا موہن رائے چودہری وغیرہ

ایکٹ حد سماعت (۹ ۱۸۷۱ء) ضمیمہ ۲ - مد ۱۲۹ - معنی نالش واسطے منسوخی تبنیت کے -

مد ۱۲۹ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء ایکٹ حد سماعت مصدرہ سنہ مذکور سے جس میں یہ عبارت استعمال کی گئی ہے نالش واسطے منسوخی تبنیت کے اُس نالش سے مراد ہے جس میں جواز تبنیت کے بحث ہو اور میعاد حد سماعت جو مذکور میں مقرر کی گئی ہے اُن تمام نالشات سے متعلق ہے جنمیں مدعی بلا منسوخی اُس تبنیت صریح کے کامیاب نہیں ہو سکتا ہے جس کے ذریعہ سے فریق مخالف قابض ہے -

مدعیان نے بحیثیت ورثاے یکجدی ایک ہندو لاولد کے نسبت ایسی تبنیتوں کے اعتراض کیا جو ظاہرا اُس کی بیوگان نے مطابق اختیار عطیہ نامبردہ کے کی تھیں تبنیت ہاے مذکور کے بعد قبضہ مسلسل رہا تھا اور وہ تبنیت

با ضابطہ دستاویزات و کارروائیات اور ڈگریات میں جس میں مدعیان فریق تھے تسلیم کی گئی تھیں اس بنا پر کہ نسبت تبنیتوں کی بحث بارہ برس کی بعد تاریخ جھاے تبنیت سے گو بارہ برس سے کم بعد مدعی کے حق کے (اگر کوئی ہو) پیدا ہونے سے بوقت وفات باقی ماندہ بیوہ کے کی گئی تھی یہ تجویز ہوئی کہ نالشات میں حسب مد ۱۲۹ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء کے تمادی عارض ہے۔

جزو عبارت تجویز بمقدمہ راجہ بہادر سنگھ بنام اجمبت لال (۱) کا حوالہ دیا گیا اور اُس مقدمہ کا فرق جس میں مدعیان کے دعوی پر بیوہ کی تبنیت کرنے سے نقصان نہیں پہنچا بمقابلہ مقدمہ حال کے ظاہر کیا گیا۔

استصواب صیغہ دیوانی

۱۶ اسر جولائی ۱۸۸۶ء

اونونگ وغیرہ   بنام   مونگ ہتون او وغیرہ

صفحہ کتاب انگریزی ۳۲۲

رہن انصافانہ - امانت کرنا قبالجات کا - معاہدہ رہن - تاثیر چٹھی بالاندراج

رر - رر اردو ۲۲۱

شرائط رہن انصافانہ - مرتہن رہن انصافانہ اور اُس کا چارہ کار مناسب -

مونگ ہتون او اور ایک اور شخص نے ایک پرامیسری نوٹ منتشر کا و منفردا" بحق مدعی تحریر کیا اُسی روز مونگ ہتون او نے مدعی کے پاس قبالجات اپنی جایداد کے بطور کفالت ضمنی کے امانت کیے اور باشتراک اُس دوسرے شخص کے جزو زر بدل پرامیسری نوٹ مذکور کا پایا تھوڑے عرصہ بعد مونگ ہتون او نے مدعی کے نام ایک چٹھی اس مضمون کی تحریر کی "بطور

(۱) لاء رپورٹ اپیل ہاے ہند جلد ۶ صفحہ ۱۱۰ -

۱۷۱ کفالت ضمنی بابت باضابطہ ادا ہونے اُن دو ہزار روپیہ کے جو بذریعہ
پرامیسری نوٹ آج کی تاریخ کے قرض لیے ہیں۔ میں اس کے ساتھ
آپ کو قبالجات اپنی جایداد کے حوالہ کرتا ہوں۔ روپیہ بکفالت مکان
قرض لیا اور وصول پایا اور باقی روپیہ لے لیا۔
ایک نالش میں جو بربنائے دستاویزات مذکور واسطے بیعبات یا
واسطے نیلام جایداد یا علی سبیل البدلین واسطے انتقال حق قانونی
کے دائر ہوئی۔
تجویز ہوئی کہ چٹھی مذکور بنفسہ معاہدہ رہن نہیں ہے اور بلا رجسٹری
کے بہ ثبوت رہن انصافانہ کے جو بوقت امانت ہونے قبالجات
کے بکمیل ہوگیا قابل پذیرائی ہے۔
یہ بھی تجویز ہوئی کہ چٹھی کا ہونا مدعی کو مانع اس امر کا نہیں ہے کہ وہ
کوئی اور شہادت بہ ثبوت اپنے دعوی کے دے مقدمہ کیدار ناتھ دت
بنام شام لال کھتری (۱) کی تقلید کی گئی۔
یہ بھی تجویز ہوئی کہ مدعی بربنائے اس معاملہ کے مستحق انتقال قانونی
کا نہیں ہے اُس کے لیے چارہ کار مناسب یہ ہے کہ جایداد مرہونہ
کو نیلام کرائے۔

صیغہ اپیل دیوانی

ہیرا لال چٹرجی	بنام	گورمنی دیبی	۲۶ جولائی ۱۸۷۶ء

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۵۔

صفحہ کتاب انگریزی ۳۲۶
صفحہ کتاب اردو ۳۲۵

مجموعہ ضابطہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۲۴۴ - نالش واسطے دلاپانے زرثمن برطبق منسوخی اُس ڈگری کے جس کے بموجب نیلام بعلت اجرائے ڈگری عمل میں آیا - نالش علیحدہ - فریق کارروائیات صیغہ اجرا -

گورمنی نے ایک نالش بنام ہیرالال چارود نمبر دائر کی جو معہ خرچہ ڈسمس ہوئی لیکن اپیل کیا گیا مگر قبل فیصل ہونے اپیل کے چارو نے اجرائے ڈگری بابت خرچہ کے کرائی اور ایک مکان مملوکہ گورمنی نیلام کرایا جس کو ہیرالال نے خرید کیا اور زرثمن ادا کیا اور قبضہ لیا بعد ازاں فیصلہ مشعر ڈسمسی نالش صیغہ اپیل سے منسوخ ہوا اور مدعا علیہم مقدمہ مذکور کو یہ حکم ہوا کہ ایک رقم معین گورمنی کو معہ خرچہ ادا کریں بعد ازاں گورمنی نے درخواست واپسی اپنے اُس مکان کی کی جو بعلت اُس ڈگری کے نیلام ہوا تھا جو منسوخ ہوئی اور بالآخر ایک حکم بلاکسی شرط واسطے قبضہ کے حاصل کیا اور ہیرالال کو صرف وہی چارہ کار باقی رہا جو اُس کو بابت زرثمن کے تھا چونکہ گورمنی نے قبضہ مکان حاصل کر لیا تھا لہٰذا ہیرالال نے نالش بنام مسماۃ واسطے دلاپانے زرثمن کے دائر کی تجویز ہوئی کہ باوجود دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے نامبردہ اس نالش میں مستحق دلاپانے زرثمن کا بطور ایسے روپیہ کے جو اُس کے فائدہ کے لیے پایا گیا تھا اس لیے تھا کہ اُس کا بدل ساقط ہو گیا تھا ہیرالال کی حیثیت بطور مشتری نیلام ایک فریق کارروائیات اجرائے ڈگری کے نہیں تھی اور واسطے غرض نالش ہذا کے شخص ثالث متصور ہونا چاہیے -

استصواب صیغہ فوجداری

۱۹ اگست ۱۸۸۶ء
صفحہ کتاب انگریزی ۳۳۴
رر رر اردو ۳۳۳

عمر علی بنام صفر علی وغیرہ

مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعات ۱۹۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ - استغاثہ مجسٹریٹ کا اختیار - مجاز سماعت کرنے کا ہے کے معنے -

از روئے استعمال ان الفاظ مجاز ہر جرم کی سماعت کرنے کا ہے موقوعہ دفعہ ۱۹۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے مجسٹریٹ کو یہ اختیار تمیزی نہیں دیا گیا ہے کہ سماعت استغاثہ کی کرے یا نکرے بلکہ زیادہ تر متعلق اس فعل مجسٹریٹ کے ہے کہ سماعت کسی جرم کی کسی طریقہ پر منجملہ ان طریقوں کے کرے جسطرح پر ان واقعات کی جنسے جرم بنا حاکم موصوف کو اطلاع ہوئی حاکم موصوف پر لازم ہے کہ مستغیث کا اظہار لے اور بعد ازاں یا تو ملزم کے نام سمن جاری کرے یا حسب دفعہ ۲۰۲ حکم تحقیقات دے یا حسب دفعہ ۲۰۳ استغاثہ ڈسمس کرے -

صیغہ اپیل دیوانی

۲۹ جولائی ۱۸۸۶ء
صفحہ کتاب انگریزی ۳۳۶
رر رر اردو ۳۳۵

کیدارناتھ کندو چودہری بنام ہیمنجنی داس

دہرم شاستر - نان و نفقہ - نان و نفقہ ماں کا برطبق تقسیم مابین اسکے بیٹے اور سوتیلے بیٹوں کے -

ایک بیوہ ماں برطبق عمل میں آنے تقسیم مابین اسکے بیٹے اور سوتیلے بیٹوں کے اس جایداد کے جو اس کے شوہر نے چھوڑی مستحق نہیں ہے کہ اس کے نان و نفقہ کا مطالبہ کل جایداد پر قائم کیا جاے بلکہ صرف

اُس جزو جایداد مذکور پر جو اُس کے بیٹے کو بوقت تقسیم ملے ۔
علحدگی کھانا اور پوجا میں ما بین ایک ہند و بیوہ اُس کے بیٹے اور اُس کے
سوتیلے بیٹوں کے عمل میں آئی جس کے بعد بیوہ شریک خاندان اپنے بیٹے
کے رہی اور اُس نے اُس کی پرورش کی چونکہ تقسیم جایداد منقولہ کی ہوگئی
لہذا بیٹے نے نالش بنام سوتیلے بیٹوں کے واسطے تقسیم جایداد غیر منقولہ
کے دائر کی اور ایک ڈگری بہ تصریح حصص فریقین کے نالش مذکور سے
صادر ہوئی یہ نالش قبل فیصلہ ایک نالش کے جو بیوہ نے بنام بیٹے اور
سوتیلے بیٹوں کے واسطے نان و نفقہ کے تاریخ علحدگی سے اور واسطے
مقرر کیے جانے اُس کے آیندہ نان و نفقہ کے دائر کی اور جس نالش میں
مسماۃ نے یہ استدعا کی کہ مطالبہ نان و نفقہ کا کل جایداد متروکہ شوہر
پر قائم کیا جاے دائر اور ڈگری ہوئی تجویز ہوئی کہ تاریخ علحدگی سے
تاریخ ڈگری مصدورہ نالش تقسیم تک بیوہ مستحق تھی کہ نان و نفقہ کا مطالبہ
کل جایداد پر قائم کیا جاے اور بعد ڈگری کے صرف مسماۃ کے بیٹے کے حصہ پر قائم
کیا جاے لیکن چونکہ مسماۃ کی پرورش زمانہ اول الذکر میں اُسکے بیٹے نے کی اور وہ
دعوی نان و نفقہ کا پھر اپنے سوتیلے بیٹوں پر نہیں کرسکتی گو کچہ ہی دعوی بیٹے کو
بمقابلہ اُن کی بابت حصہ رسدی مسماۃ کے نان نفقہ بابت اُس زمانہ کے ہو
پس نالش بمقابلہ اُن کے ڈسمس ہونی چاہیے ۔
درحالیکہ مالیت سالانہ کل جایداد کی عہ اور رسدی مالیت سالانہ
مسماۃ کے بیٹے کی عہ تجویز ہوئی پس بلحاظ حالات ماصہ

ماہوار نان و نفقہ مناسب ہے۔

۲۲ جون ۱۸۸۶ء
صفحہ کتاب انگریزی ۳۴۶
صفحہ کتاب اردو ۳۴۵

راکھال چندر بوس وغیرہ بنام دوارکاناتھ مصر وکالیداس مصر

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۳۱۱ - درخواست منسوخی نیلام - وہ شخص جسکی جایداد نیلام ہوئی ہے - مرتہن - ایکٹ انتقال جایداد (۴ ۱۸۸۲ء)

دفعات ۸۶ و ۸۷ -

مرتہنان بعض حقیت نے ۱۱ ستمبر ۱۸۸۴ء کو حسب دفعہ ۸۶ - ایکٹ انتقال جایداد ایک ڈگری بیعبات حاصل کی جس میں یہ قرار دیا کہ اگر وہ روپیہ جو واجب الادا تجویز ہوا ادا نہ کیا جاے راہن کا حق انفکاک ۱۱ مارچ ۱۸۸۵ء کو ممنوع ہو جائیگا یہ میعاد بعد ازاں برطبق درخواست راہن ۳۰ اپریل ۱۸۸۵ء تک بڑھا دی گئی ۲ اپریل ۱۸۸۵ء کو بعلت اجراے ایک ڈگری باقیات لگان محصلۂ اعلی قابض حقیت موسومہ رہن میں حقیت مذکور بری از مواخذات نیلام ہوئی مرتہنان نے حسب دفعہ ۳۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی درخواست منسوخی نیلام بوجہ بیضابطگی نفس الامری کے گذرانی تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ۸۶ - ایکٹ انتقال جایداد مرتہنان کو ایسا حق جایداد میں حاصل تھا کہ وہ ان الفاظ دفعہ ۳۱۱ میں داخل ہوے وہ شخص جسکی جایداد نیلام ہوئی ہو اور وہ مستحق درخواست ہذا گذرانیدنکے ہوے -

صیغہ اپیل فوجداری

۷ ستمبر ۱۸۸۶ء
صفحہ کتاب انگریزی ۳۴۹
صفحہ کتاب اردو ۳۴۸

عبدالحمید بنام قیصر ہند

جعلسازی - مجموعہ تعزیرات ہند دفعہ ۴۶۴ - نیت دستاویزات کے بنانے میں - فریباً اور بدنیتی سے بنانا -

ملزم نے جو ایک نقل نویس محکمہ سب ڈویژن مقام بدرک میں تھا درخواست عہدہ کلکٹر کے لیے جو اسوقت محکمہ مذکور میں خالی تھا گذرانی اُسکی درخواست پر عبارت ظہری نسبت تھی جسمیں اُسکی سفارش واسطے عہدۂ مذکور کی گئی تھی کہ عہدہ دار سب ڈویژن مقام بدرک نے کی تھی معلوم ہوا کہ ملزم نے وہ عبارت جھوٹی نسبت کی تھی درخواست مذکور کے ساتھ میں ایک چٹھی تھی کہ وہ بھی ملزم نے بنائی تھی اور جو سیاق عبارت سے کلکٹر کی طرف سے بنام عہدہ دار سب ڈویژن مقام بدرک مشعر اس امر کی اطلاع کی عہدہ دار آخر الذکر کو معلوم ہوتی تھی کہ اُسنے یعنی کلکٹر نے ملزم کو واسطے خالی عہدہ کے منتخب کیا تھا چونکہ عہدہ دار سب ڈویژن کو کچھ شبہ نسبت صحت اس چٹھی کے ہوا لہذا حاکم موصوف نے ایک چٹھی ڈیمی آفیشل یعنی نصف سرکاری بنام کلکٹر واسطے تحقیق کرنے اس امر کے تحریر کی کہ آیا حاکم موصوف نے فی الواقع چٹھی مذکور لکھی ہے یا نہیں اور چونکہ یہ چٹھی اُسی مقام کی ڈاکخانہ میں ڈالی گئی ملزم نے ایک تیسری دستاویز بنائی جو ایک چٹھی عہدہ دار سب ڈویژن کی بنام پوسٹ ماسٹر بدیں مدعا معلوم ہوتی تھی کہ وہ اُس چٹھی نصف سرکاری کو روانہ نکرے ملزم پر عدالت سشن میں الزام جرم جعلسازی حسب دفعہ ۴۶۴ مجموعہ تعزیرات ہند بابت تینوں دستاویزات مذکورہ کے لگایا گیا اور تجویز ثبوت جرم عمل میں آئی -

تجویز ہوئی کہ تجویز ثبوت جرم بابت اول دو دستاویزات کے صحیح تھی لیکن نسبت تیسری دستاویز کے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اُس نے دستاویز

مذکور حسب مراد اوس دفعہ کے بدنیتی سے یا فریباً بنائی۔

اجلاس کامل

۱۱- اگست ۱۸۶۶ء
صفحہ کتاب انگریزی ۳۵۲
" " اردو ۱۶۵

سرینید ناتھ پال چودہری وغیرہ بنام برجناتھ پال چودہری وغیرہ

امر تجویز شدہ- قابل مقبولی ہونا شہادت میں ڈگری مصدورہ مقدمہ سابق کا۔

مدعیان نے بحیثیت مشتریان حصہ ایک محال کے نالش دلا پانے اپنے حصہ لگان بعض حقیتوں کی جنپر محال مذکور میں مدعاعلیہم قابض تھے دائر کی مدعاعلیہم نے اس امر سے انکار کیا کہ جیسا کہ بیان ہوا ہے وہ قابض ہیں ایک اور شریک اُسی محال نے پیشتر نالش بنام انھیں مدعاعلیہم کے بابت لگان انھیں حقیتوں کے کی تھی اور اس نالش میں مدعیان حال اور دیگر شرکا محال مدعاعلیہم شریک بنائے گئے تھے اور اُس نالش میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ مدعاعلیہم حال قابض تھے اور اُس شخص کو جو اُس وقت میں مدعی تھا اُس کا حصہ لگان ادا کرنے کے ذمہ دار تھے۔

تجویز ہوئی (مسٹر صاحب جسٹس مختلف الرائے) کہ ڈگری مصدورہ نالش سابق امر تجویز شدہ یا قابل مقبولی بھی شہادت نالش ہذا میں نہیں تھی۔

مقنن دکن

جلد ۳ | آبان ماہ الٰہی سنہ ۱۲۹۶ف | نمبر ۱

اعلان

اگر معمول پر رسالہ
نہ پہنچے تو ایک
مہینے کے اندر
اوسکی اطلاع
دینے پر رسالہ
مل سکتا ہے
بعد ازاں ۔

یہ قانونی رسالہ ہر ماہ الٰہی کی یکم کو شائع ہوتا ہے اسمین مندرجہ ذیل مضامین اس ترتیب سے درج ہوتے ہین کہ اخیر سال پر ہر ایک حصہ اور ہر ایک ہائیکورٹ کے سال بھر کے نظائر کی ایک علٰحدہ کتاب بنجائے

حصہ ۱ مین عمدہ اور مفید لیکچر اور قانونی مباحثے اور اصول قانون۔

حصہ ۲ مین خلاصہ نظائر پریوی کونسل و ہائیکورٹ کلکتہ ۔ مدراس ۔ بمبئی ۔ الٰہ آباد مندرجہ انڈین لا رپورٹ ۔

حصہ ۳ مین فیصلجات مجلس عالیہ ہائیکورٹ حیدرآباد دکن معہ خلاصہ بطرز رپورٹ قانون

حصہ ۴ مین ایکٹ و قواعد و سرکلر و مسودات قانون معہ وجوہ و منشاء و اسپیچ ۔

حصہ ۵ مین دستور العمل و قوانین و گشتیہاے سرکار عالی نظام متعلقہ صیغہ عدالت و کوتوالی و مال جو اہم امور سے متعلق ہین ۔

" m "   NNN

مطبع مقنن دکن حیدرآباد مین چھپا
حق تالیف محفوظ ہے کوئی مضامین اس رسالہ کو بلا اجازت نہ چھاپے

فہرست

صفحہ

بقیہ

لیکچر نمبر ۱۱ سنہ ۱۲۹۰ف

تبنیت کا اثر و نتیجہ اور متبنیٰ لڑکوں کے تعلقات و حقوق ۲۰۰

بقیہ

لیکچر نمبر ۹ و ۱۲ الہٰ آبادی نمبر ۷ و ۱۲ الہ فصل

تبنیت دہرم شاستر

تبنیت کا اثر و نتیجہ اور متبنیٰ لڑکوں کے تعلقات و حقوق وراثت

سلسلہ کیواسطے دیکھیے رسالہ نمبر ۱۱ ماہ گذشتہ

ایک ہندو بیوہ نے بعد وفات اپنے شوہر کے بوجہ نہونے اولاد شوہر کے جایداد موسومہ دیش گتی انعام پر قبضہ حاصل کیا اس کے بعد بیوہ نے بتحریر تمسک سمولی کے زید سے قرضہ لیا اور اس کے بعد اُس نے ایک لڑکا تبنی کیا پھر وہ مرگئی زید نے زر تمسک کا دعوی لڑکے پر اس استدعا سے دائر کیا کہ اُس کی ذات اور جایداد مذکور ماخوذ کی جاوے تجویز ہوئی کہ جایداد مذکور ماخوذ نہیں ہوسکتی ہے زید بیوہ کی اور جایداد سے اگرچہ متبنی کے قبضہ میں

ہوا بنا روپیہ وصول کرسکتا ہے ۔ (۱)
جو لڑکا بموجب افو متی پتر کے اپنے متبنی کرنے والے باپ کی وفات کی کچھ عرصہ بعد متبنی کیا جاتا ہے اُس کو اپنے پدر متبنی کرنے والے کی جایداد تبنیت کے ہوتے ہی فوراً پہونچ جاتی ہے اور چونکہ واجب الادا دیون بھی مثل اور جایداد متروکہ کے ہیں لہذا متبنی لڑکے کو دیون کے وصول کرنے کی واسطے سارٹیفکٹ ایصال قرضہ حسب ایکٹ ۲۷ سنہ ۱۸۶۰ع کے لینے کی ضرورت نہیں ہے وہ بہ قائم مقامی اپنے باپ متبنی کرنے والے کے استحقاقاً وصول کرسکتا ہے ۔ (۲)
اگر کوئی لڑکا مول لیا جاوے تو ترکہ نہیں پاسکتا ہے کیونکہ وہ متبنی نہیں ہے ۔ (۳)
اور نہ وہ متبنی لڑکا وارث ہوسکتا ہے جس کی تبنیت کے وقت اُس کی ماں باپ مرگئے ہوں کیونکہ باپ دیتا ماں تب وہ وقت تک بیٹا بطور صحیح بن سکتا تھا (۴) گو از روے اِس نظیر کے ایسا لڑکا جس کی ماں باپ مرچکے ہوں بطریقہ دت تک متبنی نہیں ہوسکتا ہے مگر بطور رسوم دت کے متبنی ہوسکتا ہے (۵)

(۱) گرگیپا دسائی بنام آپاجی جیون راو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۳۷ - (۲) نراین مل بنام کنور نرائن متی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۱ - (۳) اسٹرینج ہندو لا صفحہ ۱۳۲ - ۹۳ ادیچی ریڈی جنا باسا بنام یچی ریڈی گوڈاپا پریوی کونسل سدرلینڈ جلد ۱ صفحہ ۱۴۱ - (۴) بلونت راو بھاسکر بنام بیا بائی بمبئی ہائی کورٹ جلد ۶ صفحہ ۸۳ سلسلہ اول - (۵) پوتر کلپ تیا مولفہ انگینشور شاستری صفحہ ۲۱ -

ایک ہندو نے اول ایک لڑکا متبنی کیا اور اُس کے بعد ایک اور لڑکا متبنی کیا اور دونوں لڑکوں کو اپنی حیات میں اپنی جایداد تقسیم کر دی اور چھوٹے لڑکے کے حصہ کی جایداد پر خود قابض رہا جب وہ مرگیا تو بڑے لڑکے نے یعنے جو پہلے متبنی ہوا تھا یہ دعویٰ کیا کہ میری حیات میں دوسرا لڑکا متبنی کرنا جائز نہ تھا لہٰذا اُس جایداد پر جو دوسری لڑکے کے نامزد کی گئی ہے مجھے دخل دلایا جاوے اِس میں یہ تجویز ہوئی کہ فی الحقیقت بموجب دہرم شاستر بحالت حیات ایک پسر متبنی کے دوسرا لڑکا متبنی کرنا جائز نہیں ہے اور بمقابلہ مدعی کے یہ بحث بھی نہیں ہو سکتی ہے کہ وہ تقسیم پر رضامند ہو گیا ہے کیونکہ اُس نے بمجرد وفات باپ کے دعویٰ کیا ہے اس لیے اُس کی رضامندی مفہوم نہیں ہو سکتی ہے پس وہ کل جایداد پانے کا مستحق ہے دوسرا لڑکا وارث جائز نہیں ہے (۱)

اگر کوئی ہندو لڑکا زر نقد کے عوض میں اپنا حصہ اپنے اصلی یا متبنی باپ کی جایداد کا ترک کر دے اور اقرار کرے کہ باپ کی حیات میں یا اُس کی وفات کے بعد حصہ مذکور کا دعویٰ نکروں گا تو اِسکی یہ تاثیر ہوگی کہ لڑکے کی حیثیت علحدہ شدہ بیٹے کی ہو جاوے گی یہ ترک وراثت سے خارج کرنے کی حد تک نہیں پہونچتا ہے پس اس ترک کے بعد اگر باپ اپنی جایداد کو منتقل کر دے تو وہ انتقال اثر پذیر ہوگا ورنہ اسکا علحدہ شدہ بیٹا بترجیح اُس کی بیوہ کے وراثتاً پانے کا مستحق ہوگا۔ اصلی صلبی

(۱) رنگما بنام اچھاموا انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱ و یکلی رپورٹر جلد ۷ پریوی کونسل صفحہ ۵

یا متبنی بیٹا بوجوہ معقول وراثت سے خارج کیا جا سکتا ہے لیکن وہ طریقہ ترکہ پہونچنے کا جو قانون نے مقرر کیا ہے انتظام خانگی کے ذریعہ سے تبدیل نہیں ہو سکتا ہے (۱) یعنے یہ کسی کو اختیار نہیں ہے کہ جس قانون وراثت کے وہ تابع ہو اُس کے خلاف کوئی انتظام وراثت کے باب میں کرے۔ (۲)

ایک ایسے خاندان ملک بنگال سے جو اپنے آپ کو ہندو بیان کرتا ہو مگر جو نسل اور اصل سے ہندو نہو ایسے رواجات متعلق ہو سکتے ہیں جو خلاف دہرم شاستر ہوں۔ خاندان زیر بحث کی ابتدا ایک ایسی قوم سے ہوئی جو ہندو نہ تھی اور اُس کے رواجات ہندوؤں کے رواجات سے مختلف تھے بحث یہ پیدا ہوئی کہ آیا پسر متبنی کا وارث ہونا رواج خاندان کے مطابق ہے یا مخالف۔ پریوی کونسل سے حسب ذیل تجویز ہوئی۔ اول یہ کہ بلحاظ ابتدا اور تاریخ خاندان کے امر قابل تحقیقات یہ نہیں ہے کہ عام احکام دہرم شاستر کی ترمیم اِس مقدمہ میں رواج خاندان سے ہوئی یا نہیں جس کی رو سے تبنیت ممنوع ہے بلکہ یہ ہے کہ آیا اِس خاندان میں امور وراثت سے دہرم شاستر متعلق ہے یا وہ رواج جس کی رو سے پسر متبنی کو وارث ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ دوم یہ کہ بربنائے اِس شہادت کے یہ خاندان رواجات خلاف دہرم شاستر

(۱) بالکرشن ترنبک ٹنڈل کر بنام ساوتری بائی انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۳ صفحہ ۵۴۔

(۲) مقدمہ سٹلمنٹ و لکاک لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۲۲۶۔

عمل کرتا رہا اور رواجات مذکور اُس سے متعلق رہے اور گو کچھ ہی رواجات ہنود خاندان مذکور میں جاری ہو گئے ہوں مگر تبنیت کے ذریعہ سے پسر متبنیٰ کے وارث ہونے کا رواج جاری نہیں ہوا تھا۔ یہ بحث نہیں ہے کہ آیا اگر خاندان مذکور سوائے رواجات خاص ہنود ہوتا ثابت ہو جاتا تو شہادت مذکور رواج خاص کے ثابت کرنے کے لیے کافی ہوتی یا نہیں۔ سوم ایسی نالش میں جو مدعی کے حق وراثت کے قائم رکھنے کی بابت ایسے مدعاعلیہ کے مقابلہ میں دائر کی گئی ہو جو تبنیت پر واسطے زوال حق مدعی کے استدلال کرتا ہو اس امر کا بار ثبوت کہ تبنیت از روئے رواج خاندان جائز ہے اُس شخص کے ذمہ ہے جو اُس کا ہونا بیان کرے حالانکہ اگر خاندان سے عام طور پر دہرم شاستر متعلق ہوتا تو بار ثبوت اُس شخص کے ذمہ ہوتا جس کا یہ بیان ہوتا کہ متبنیٰ کرنیکا حق خارج کر دیا گیا ہے بحوالہ مقدمہ راجہ بشن ناتھ سنگھ بنام رام چرن موزدار تجویز ہوا کہ خاندان ہنود میں بھی ممکن ہے کہ کوئی ایسا رواج ہو جس کی روسے وراثت بذریعہ تبنیت ممنوع ہو۔ جو ہبہ بوجہ ہونے پسر متبنیٰ کے کیا جاوے وہ ہبہ اسوجہ سے اثر پذیر نہیں ہوتا ہے کہ تبنیت ناجائز تھی یہ ممکن ہے کہ فرق مابین محض بیان اور وجہ یا غرض ہبہ یا ہبہ وصیتی کے باریک ہو لیکن فرق مذکور بلحاظ عبارت اور حالات متعلقہ کے نکالنا چاہیے (۱)۔

رواج عام قاعدہ دہرم شاستر کو معطل کر سکتا ہے لیکن اقرار و معاہدات

(۱) فننددیب رائکٹ بنام راجبیسر داس انڈین لاء ریپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۳۔

قواعد وراثت کو تبدیل نہیں کر سکتے ہیں چنانچہ پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا ہے کہ جب دو بھائی مشترک سے جو تابع متاکشرا ہیں اور جنکی خاندانی جائداد غیر منقسم و ناقابل تقسیم اور ایک کے قبضہ میں ہے آپس میں یہ معاہدہ کیا کہ اگر اُن میں کسی ایک کی اولاد ذکور بالکل نہو تو جائداد اُس بھائی کی نسل میں جائے گی جس کی اولاد صلبی ہو اور اُس کے سلسلے سے بذریعہ تبنیت منتقل نہو سکیگی۔ ایسے معاہدہ سے نہ کوئی متبنی نکرنے کا پابند ہو سکتا ہے اور نہ وہ لڑکا جس کو متبنی کیا جاوے وراثت سے محروم ہو سکتا ہے کیونکہ ایسا معاہدہ خلاف قاعدہ ہے اور استحقاق تبنیت کے عمل میں لانے پر موثر نہیں ہے اور اُس قاعدہ کے بھی خلاف ہے جو مقدمہ ٹیگور مندرجہ بنگال رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۷۷ و ۴۰۳ و لارپورٹ اپیل ہند جلد ضمیمہ ۱۸۷۲ء صفحہ ۴۷ میں قرار دیا گیا ہے (۱)۔

معاملہ تبنیت نہایت مستحکم ہوتا ہے پس جب تبنیت جائز طور پر ایک مرتبہ عمل میں آجاوے تو پھر وہ متبنی کرنے والے کی نالش سے بھی ناجائز یا منسوخ نہیں ہو سکتی ہے (۲)

اور نہ معاملہ تبنیت کی نسبت یہ یقین ہوتا ہے اور نہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی تبنیت مشروط جس سے متبنی کرنے والے کے مقاصد دلی کا حصول

(۱) سریا راو بنام راجہ بیتیا پور وغیرہ منفصلہ پریوی کونسل انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۹۹ (دیکھو صفحہ ۲۰۹ لیکچر ۱۸۹۷ء) (۲) سکہ باسی لال بنام گلاب سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ حصہ ۲ مطبوعہ ماہ اکتوبر ۱۸۷۶ء صفحہ ۳۳۲ گنپت راو بنام گھنڈایا بمبئی ہائی کورٹ جلد ۶ اپنڈکس صفحہ ۲۲۶ اجلاس کامل

کامل یا اُن کا محفوظ رکھنا زوال میں آجانا ظاہر ہوتا ہو یا متبنیٰ کے حق میں
ناانصافی ہوتی ہو جو دھرم شاستر میں روا رکھی گئی ہو پس پسر متبنیٰ کسی ایسی
یا کسی حیلہ سے جس سے کہ پسر صلبی کا استحقاق وراثت زائل نہیں ہو سکتا ہے
وہ اپنے فوائد سے محروم نہیں ہو سکتا ہے (۱)۔

ایک نالش انفساخ تبنیت نامہ کی اس بنا پر دائر کی گئی کہ مدعی علیہ نے
متبنیٰ لڑکے کے ہمراہ ادا کرنے سے انکار کیا ہے اور نیز بوجہ نہ ادا ہونے رسوم
تبنیت کے تبنیت ناکامل ہے پریوی کونسل نے تجویز کی کہ بوجہ انکار مذکور
کے تبنیت منسوخ نہیں ہو سکتی ہے نالش انفساخ ناجائز ہے بلکہ نالش لائی جانی
بوجہ عدم تعمیل معاہدہ یا تعمیل کرائے جانے معاہدہ کی کرنی چاہیے۔ یہ بھی
تجویز ہوئی کہ واسطے تکمیل تبنیت کے قوم شودر میں کسی رسم کا ادا کرنا
ضرور نہیں ہے از روے احکام دھرم شاستر صرف لینے اور دینی لڑکے
سے تبنیت کامل ہو جاتی ہے (۲)

ایک لڑکے کو ایک شخص کی بیوہ نے متبنیٰ کیا اور متبنیٰ کے اصلی باپ سے
اس مضمون کا اقرار نامہ بیوہ نے لکھا لیا کہ جو انتقالات جایداد شوہری کے
بیوہ کی طرف سے قبل تبنیت کے عمل میں آئے ہیں اُن میں کوئی تنازعہ
نکیا جاوے گا اس کے بعد متبنیٰ نے بیوہ اور چند لوگوں کے نام نالش تنسیخ

(۱) امہ سرہ مونشام سماۃ ہران کنور منفصلہ ۲۲ مئی ۱۸۶۵ع نمبر ۲ صدر آگرہ رپورٹ ۱۸۶۵ع صفحہ (۵[۶۲])
(۲) سری نرمیاتر بنام سری متی کشن سندری داسی منفصلہ ۱۵ جنوری ۱۸۶۳ع بنگال رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱ حصہ پریوی کونسل ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۷۔

انتقالات مذکور کی دائر کی مدعا علیہم نے مدعی کی تبنیت میں کوئی کلام
نہیں کیا مگر یہ عذر کیا کہ مدعی کو بیوہ نے باعتبار شرائط معاہدہ اقرار نامہ کے
جو مدعی کے اصلی باپ نے تحریر کیا تھا مدعی کو متبنی کیا ہے اور نیز مدعی
نے خود اپنی تبنیت سے نو برس کے بعد اور بلوغ سے دو سال بعد بھی
اقرار نامہ مذکور کو منظور کرلیا ہے لہذا دعوی بیجا ہے اس عذر کو عدالت ابتدائی
نے منظور کرکے دعوی کو اس تجویز سے ڈسمس کیا کہ جب مدعی نے بحالت
بلوغ اقرار نامہ کو منظور کرلیا تو اب اس کے خلاف دعوی نادرست ہے
مدراس ہائیکورٹ نے عدالت ضلع کے فیصلہ کو اس حجت سے منسوخ
کیا کہ جو اقرار مدعی کے اصلی باپ نے مدعی کی نابالغی کی حالت میں بروقت
اس کی تبنیت کے کیا تھا وہ مؤثر نہیں ہے اور نہ مدعی اپنی منظوری کا
پابند ہے کیونکہ وہ بلا واقفیت جملہ حالات کے عمل میں آئی تھی بر طبق
اپیل پریوی کونسل نے یہ تجویز کی کہ اس امر کی تجویز کرنا کہ اصلی باپ
از روے اقرار نامہ قبل تبنیت کے اپنے نابالغ پسر کے کل یا جز حقوق
سے اس طرح دست برداری کرسکتا ہے جس سے اسکی پابندی پسر
پر اسوقت لازم آئے جب وہ بالغ ہوجاوے دقت طلب اور مشکل بات
ہے گو بمقدمہ جیٹکور کھنا تھہ راجا وکشن وغیرہ بنام جانکی مندرجہ بمبئی ہائیکورٹ
جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۹ بصراحت تجویز ہو چکا ہے کہ اگر باپ اس مضمون کا اقرار
کرے کہ میرے بیٹے کا حق تا حین حیات بیوہ متبنی کرنے والی کی معطل
رہیگا جائز اور قابل پابندی ہے اس مقدمہ میں ہم حکام اسیقدر

تجویز کرنا کافی سمجھتے ہوئے کہ اقرار اصلاً یک کالعدم نہیں تھا بلکہ اس وجہ سے اس قابل
تھا کہ جب بیٹا سن بلوغ کو پہونچ جاوے تو اُسکو منظور کرے اس لیے
اہم بحث یہ ہے کہ آیا بیٹے نے بعد بلوغ اُس اقرار کو منظور کیا یا نہیں اگر
حسب قاعدہ منظور کر لیا تو وہ پابند ہوگا۔(۱)

اگر کوئی بیوہ کسی لڑکے کو اس شرط پر متبنیٰ کرے کہ میری حیات میں لڑکے کو
صرف نان ونفقہ اور تعلیم کا خرچ ملیگا بعد میرے مرنے کے وہ ترکہ پاویگا تو
ایسی شرط جائز اور قابل قبول عدالت ہے (۲)

اور [illegible] جو متبنیت [illegible] مخصوص ہیں قوم [illegible] میں نہیں ہے
اور [illegible] ہے کہ [illegible] میں متبنیٰ [illegible] نہیں [illegible] دنیاوی اغراض
کے لیے متبنیت [illegible] اور جاری ہے جبکہ قوم کولی کے ایک شخص نے اپنی متبنیت
کی [illegible] کا وعدہ کسی لڑکے کے حق لیا اور اس وجہ سے اُس کے والدین کو اُس
کے اپنی متبنیت دینے کے واسطے ترغیب دی تو گو قبل تحریر تملیک نامہ کے
مر گیا مگر اُس کے وارث اور قائم مقام قانونی سے معاہدہ مذکور کی تعمیل مثل
بائیع کرانے کا حق باقی رہتا ہے۔ اور وہ جایداد جو متوفی سے اُس کی بیوہ کو
ملی ہے اُس پر معاہدہ مذکور واجب الاتباع ہوگا پس اگر مقر کی وفات کے
تیس برس بعد اُس کی بیوہ نے متبنیٰ کے نام ایک ہبہ نامہ کے ذریعہ سے
جو ایسی جایداد کی نسبت لکھا گیا تھا جو اُس کے قبضہ میں تھی اقرار مذکور کو پورا

(۱) راما سوامی این [illegible] و نیتارا ما این پریوی کونسل منفصلہ ۱۴ مئی ۱۸۷۵ع [illegible] لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۱۹۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۹۱ [illegible] پریوی کونسل مسماۃ امرت کنور وغیرہ بنام [illegible] نرائن منفصلہ ۱۵ مارچ ۱۸۷۵ع سدرلینڈ جلد ۲ صفحہ ۶۱۲ کو بھی دیکھیے۔ (۲) [illegible] بنام [illegible] ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۵ [illegible] بنام گنیش انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۷۔

کردیا تو ایسا انتقال از روے ہبہ بمقابلہ انسی وارث شوہر بیوہ کے بھی مبتنی جائز ہے۔ اور بیوہ کی وفات کے بعد اس محبت تمادی سے کہ بیوہ پر تیس برس کا معاہدہ واجب التعمیل نہ تھا جس کا سبب بیوہ خود دست بردار ہوئی وارث مذکور مستفید نہیں ہوسکتا ہے (۱)

ایک ہندو نے اپنی کل جایداد اپنے دو لڑکوں الف و ب کو بذریعہ وصیت بحصص مساوی قطعاً دے کر وفات پائی۔ الف ایک پسر نابالغ مسمی کتھرموہن چھوڑ کر ۱۸۴۵ء میں فوت ہوا اور ب صرف اپنی بیوہ مسماۃ ہنداوبی داسی اور ایک دختر چھوڑ کر ۱۸۵۱ء میں فوت ہوا مگر اُس نے ایک وصیت نامہ بھی چھوڑا جس کی روسے اُس نے چند شرائط کے ساتھ کسیقدر جایداد تو اپنے دیوتاؤں کی پوجا کے واسطے مخصوص کی اور باقی جایداد اپنی زوجہ ہنداوبی داسی کو اُس کی حیات تک اور بعد اُسکی وفات کے اپنی نواسی کو (اگر کوئی ہو) چھوڑی۔ دختر مذکور لاولد اپنی ماں کے سامنے فوت ہوئی۔ اس کے بعد بیوہ مذکور نے ۱۸۵۲ء میں ایک وصیت نامہ چھوڑ کر وفات پائی جس کی روسے بیوہ نے جایداد کا وصی اپنے بھائی گوکل چندر متر کو مقرر کیا اور گوکل چندر متر نے بموجب وصیت نامہ کے اُس جایداد پر قبضہ حاصل کیا جو بیوہ کو از روے وصیت نامہ اُس کے شوہر کے اور نیز بحیثیت بیوہ کے ملی تھی۔ کتھرموہن بھی ۱۸۵۵ء میں بحالت نابالغی ایک بیوہ چھوڑ کر فوت ہوگیا اور وصیت کے

(۱) بحوالہ بنام پربھو اسٹیشن ہائیکورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۷ مطبوعہ ماہ نومبر ۱۸۶۵ء۔

ذریعہ سے اپنی بیوہ کو ایک لڑکا متبنیٰ کرنے کی اجازت دیگیا۔ ۱۸۶۸ء میں گھنترموہن کی زوجہ نے ایک لڑکا متبنیٰ کیا جو اس مقدمہ کا مدعی ہے۔ مدعی نے بحیثیت پسر متبنیٰ گھنترموہن کے وارث ب کے کل متروکہ ب کے حصول کے واسطے دعوی دائر کیا تجویز ہوئی کہ جب تبنیت مدعی کی اُس وقت وقوع میں نہیں آئی جب بوقت وفات بندادیبی داسی کے معاملہ توریث جایداد متروکہ ب کا پیدا ہوا اس لیے مدعی کو جایداد کی نسبت کوئی استحقاق پیدا نہیں ہوا اور مدعی کی متبنیٰ کرنے والی ماں بوقت وفات بندادیبی داسی کے یہ دعوی نہیں کرسکتی تھی کہ اُس کو جایداد پر بطور امانت دار مدعی کے قبضہ دلایا جاوے۔ اور چونکہ بوقت وفات بندادیبی داسی کے جایداد کی نسبت کسی کسی کو ضرور حق حاصل ہونا ضروری تھا لہذا ازروے دہرم شاستر جو جایداد ایک مرتبہ کسی شخص کو حاصل ہو جاوے پھر وہ اُس سے نہیں لیجا سکتی ہے اس لیے مدعی کامیابی کا مستحق نہیں ہے کیونکہ اصول یہ ہے کہ جب تبنیت سے پہلے کسی کو جایداد کی نسبت استحقاق توریث کا موقع پیدا ہو گیا ہو اور اُس استحقاق سے کسیکو جایداد حاصل ہو جاوے تو وہ تبنیت کی وجہ سے واپسی کے قابل نہیں ہو جاتی ہے (۱)

جب ہبہ ناجواز کی بحث ایک مقدمہ میں ہو رہی تھی اُس وقت وارث نے ایک لڑکا متبنیٰ کیا اسکی نسبت عدالت ہائی کورٹ بمبئی نے یہ تجویز کی کہ اس تبنیت کا یہ اثر پیدا ہو گیا کہ اگر مقدمہ مرجوعہ ماقبل تبنیت متبنیٰ کو فریق

(۱) کالی پرسنو گھوس بنام گوکل چند رمتر انڈین لاء رپورٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ –

نہ بنایا جائیگا تو اُس کو یہ استحقاق حاصل رہیگا کہ پھر کبھی صحت ہبہ نامہ کی بحث کرے۔ دوران مقدمہ میں جایداد کا منتقل کرنا اور دوران مقدمہ میں لڑکا پیدا ہونا یا لڑکے کا متبنیٰ کرنا دو جداگانہ کام ہیں ایک دوسرے سے کچھ تعلق نہیں ہے کیونکہ جب لڑکا پیدا ہوتا ہے یا متبنیٰ کیا جاتا ہے تو بموجب دہرم ساستر مروجہ احاطہ بمبئی کے اپنے باپ کی ملکیت میں استحقاق حاصل کرتا ہے اس واسطے اُس کو مقدمہ میں فریق بنانا ضرور ہے (۱)

مگر متبنیٰ لڑکے کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اُس کے متبنیٰ کرنے والی باپ نے اُس کے متبنیٰ کرنے سے پہلے جو جایداد ہبہ کر دی تھی اُس پر اعتراض کر سکے (۲)

پالک پتر یعنے وہ لڑکا جس کو لے کر پالا جاسے مثل متبنیٰ کے نہیں ہے نہ وہ بطور متبنیٰ اپنے پالنے والے کا کریا کرم کرنے کا مجاز ہے اور نہ اُسکا وارث ہو سکتا ہے (۳)

اور نہ وہ شخص دہرم شاستر کی رو سے وارث ہو سکتا ہے جو اپنے آپ کو

(۱) رام بھٹ بنام لکشمن انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۳۰ (۲) مقدمہ منفصلہ ہائی کورٹ بمبئی نمبر اپیل ۲۱۲ ۱۸۷۹ء منفصلہ ۵ جولائی ۱۸۸۱ء۔ (۳) نیل داس بنام بشمبر داس وغیرہ پریوی کونسل سورز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۸۸۔ بنگال لاء رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲ حصہ پریوی کونسل۔ وکالی چندر چودہری بنام شب چندر ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۸۱۔ وپرشوتم بنام واسدیو بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۹۶ سلسلہ اول۔

تو فرزندی میں ہونے سے (۱) دکردیا طریقہ میں اس کے خلاف حکم ہے) تبنیت دراصل بمنزلہ لڑکے کے پیدا ہونے کے ہے متبنی کرنے والے کی جایداد متبنی کی موروثی جایداد سمجھی جاتی ہے (۲)۔
وت تک میمانسا اور متاکشرا کی رو سے متبنی لڑکا اُس جایداد کے پانے کا وراثتاً مستحق ہے جو اُس کی متبنی کرنے والی ماں نے اپنے باپ کی وراثت کے ذریعہ سے پائی ہو۔ (۳)
جس وقت لڑکا متبنی کیا جاتا ہے اُسی وقت بیوہ کا استحقاق جایداد شوہری سے ساقط ہو جاتا ہے اور متبنی کو استحقاق وراثت حاصل ہو جاتا ہے پس دوران مقدمہ میں بیوہ نے اپنے شوہر کے واسطے لڑکا متبنی کیا تو جایداد متدعویہ کی نسبت بیوہ کا کوئی حق باقی نہ رہا لڑکے کو حاصل ہو گیا لہذا لڑکے کو بجائے بیوہ کے فریق مقدمہ بنانا ضرور ہے (۴) ایک شخص اپنی زوجہ کو تبنیت کا اختیار اس ہدایت پر دیا کہ زوجہ اپنی حیات تک کل جایداد منقولہ و غیر منقولہ و موروثی و مکسوبہ پر قابض رہے جب بیوہ نے

(۱) طلمن سنگھ بنام سرکار منفصلہ ۲۹ مارچ ۱۸۶۶ء صدر آگرہ رپورٹ ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۹۱ - (۲) ہیرا سنگھ بنام نربار سنگھ منفصلہ ستمبر ۱۸۶۶ء ہائیکورٹ آگرہ صفحہ ۲۵۶ و اردو ۴۳۶ - (۳) سیام کنوری بنام گیادین انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۵۵ - ۱ اجلاس کامل - (۴) صاحب کلکٹر بریلی بنام مسماۃ نراین دئی منفصلہ ۴ اگست ۱۸۶۶ء الہ آباد ہائی کورٹ رپورٹ ۱۸۶۶ء صفحہ ۳۴۹ - انگریزی و ۵۵۱ - اردو و سری متی دینیا بائی داسی بنام درگا پرشاد مترفریکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۶ متفرقات و دیرم داس پانڈی بنام مسماۃ شیاماسندری دیبیا پریوی کونسل موزز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۴۳ و ویکلی رپورٹ جلد ۶ پریوی کونسل صفحہ ۳۴ و رسالہ ولسیٹ و بولر صاحبان صفحہ ۹۸۵ و ۱۰۰۸ و جمنابائی بنام رائے چند نہال چند انڈین لارپورٹ بمبی جلد ۷ صفحہ ۲۲۵ و ہرم شاستر مولفہ مین صاحب دفعہ ۱۵۱ و ۱۷۰ اور راما سوامی این بنام نیکتا این لارپورٹ اپیل ہائے ہند جلد ۶ صفحہ ۱۹۶ و پدم کماری دیبی بنام کورٹ آف وارڈس ایضاً جلد ۸ صفحہ ۲۲۹ و پدم کماری دیبی بنام کشتورا چارجی انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۱۵ -

لڑکا متبنیٰ کرلیا تو تجویز ہوئی کہ بیوہ نے جایداد شوہری میں حق حین حیاتی پایا تھا اور بعد از اں وہ پسر متبنیٰ کو پہونچنے والی تھی۔ (۱)

حال میں بمبئی ہائی کورٹ (۲) میں یہ بحث پیش آئی کہ وہ پسر متبنیٰ جس کو ایک بیوہ نے اپنے شوہر کے واسطے بعد وفات شوہر متبنیٰ کیا ہو اُس انتقال یا معاملہ پر اعتراض کرسکتا ہے یا نہیں جو اُس کی تبنیت سے پہلے بیوہ نے کیے ہوں۔ اسناد اور نظائر پر کامل غور کرنے کے بعد ہائی کورٹ نے حسب ذیل تجویز کی کو جج ماتحت نے شہادت کی بناء پر صحیح طور پر بھی یہ تجویز کی ہو کہ راد ہا بائی مدعی کی تبنی کنندہ ماں نے کل رقم مبلغ ... مندرجہ رہن نامہ کاغذ نمبر ۸۰ جو راد ہا بائی اور گوبند راؤ نے مسمی بھیرو کے نام ۱۰ اگست ۱۸۶۸ء کو تحریر کیا تھا قرض لی لیکن ہم باتفاق جج ماتحت یہ تجویز نہیں کرسکتے ہیں کہ وہ کل قرضہ مدعی پر جس کو راد ہا بائی نے (جس کا شوہر ۱۸۶۰ء میں فوت ہو چکا تھا) ۱۸۶۸ء میں متبنیٰ کیا تھا اسطرح پر عائد کیا جاوے کہ اُس کا مواخذہ اُس جایداد متروکہ پر عائد ہو جس کی نسبت مدعی کو بعد اپنی تبنیت کے استحقاق وراثت حاصل ہوا۔

جج ماتحت نے یہ تجویز کیا کہ جو معاملہ رہن جایداد بیوہ کی طرف سے عمل میں آیا تھا وہ نیک نیتی کے ساتھ ہوا تھا لیکن اس پر بحث نہیں کی کہ معاملہ رہن کی ضرورت تھی یا نہیں لہذا اس بحث پر بصیغہ اپیل ہم غور کرتے ہیں اور

(۱) بپن بہاری بندوپدہیا بنام برجنا تھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۵۷ و مسماۃ بھانو تی ... بنام ... بھولا ناتھ لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ (۲) لکشمن بھاو کوپکار بنام راد ہا بائی وغیرہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۹۔

ہماری یہ راے ہے کہ کوئی شہادت ثبوت جزو کثیر قرضہ کے اس امر کی نہیں ہے کہ دائن نے تحقیقات معقول کے بعد یہ باور کیا تھا کہ کل زر قرضہ واسطے اخراجات ضروری کے درکار تھا اسناد پر لحاظ کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دائن مذکور روپیہ قرض دینے کے وقت اس قسم کی تحقیقات کر لینی لازم ہوتی ہے اور ایسا کرنا بلا شک ضروری ہوتا بالتخصیص اگست ۱۸۵۶ء یعنے قرضہ دینے کے وقت کوئی ایسا شخص خاندان شوہر بیوہ مذکور کا بالغ یا نابالغ موجود ہوتا جس پر معاملہ مذکور کا اثر پہونچتا گو دائن پر یہ لازم نہ ہوتا کہ وہ یہ دیکھے کہ روپیہ جو قرض لیا گیا ہے وہ کس طرح پر صرف کیا گیا ہے دیکھو مقدمہ گنی بھیوی پر ب بنام گنی بھیوی (۱) اور مقدمات محولہ مقدمہ مذکور و نیز مقدمہ ولیپ سنگھ بنام نانا بھائی (۲) اپیل خاص نمبر ۵۰ سنہ ۱۸۶۳ء منفصلہ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ء اور محولہ مقدمہ مہر راجے وینکٹ راو بنام جیونت راو (۳) میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ "زوجہ کی طرف سے اُس کے شوہر کے لیے تبنیت کی جاتی ہے" اور مقدمہ راجے وینکٹ راو میں جسٹس صاحب جسٹس نے سر ٹامس اسٹرینج کے اس بیان کا احاطہ بمبئی سے متعلق ہونا تسلیم کیا ہے کہ "پسر متبنی کی وہی حالت ہے جو اُس لڑکے کی ہوتی ہے جو بعد وفات اپنے باپ کے پیدا ہوا اور

(۱) رپورٹ بمبئی ہائی کورٹ (صیغہ اپیل دیوانی) جلد ۴ صفحہ ۱۶۹۔

(۲) 〃 〃 〃 〃 〃 جلد ۲ صفحہ ۳۰۶

(۳) 〃 〃 〃 〃 〃 جلد ۴ صفحہ ۱۹۱ لغایت صفحہ ۱۰۲۔

اور اُس کو وراثت تاریخ وفات باپ تبنیت کنندہ سی پہونچتی ہی (۱) اگر یہ صورت ہو تو جب کبھی ایسی بیوہ کو قرض دیا جاسے جو کسی آیندہ زمانہ میں اپنے شوہر کے لیے جائز طور پر لڑکا متبنی کر سکتی ہے تو اِس امر کی تحقیقات کرنی ضرور ہو گی کہ آیا روپیہ دینے کے وقت کسی وارث مابعد کا وجود تھا یا نہیں۔ مقدمہ رانی کشن منی بنام راجہ ادوونت سنگھ (۲) کا حوالہ ایک دفعہ سے زیادہ مرتبہ حکام صدر دیوانی عدالت کلکتہ نے دیا ہے جنہوں نے مقدمہ بامِن اس لکر جی بنام مسماۃ تارنی (۳) کو فیصل کیا تھا۔ حکام ممدوح نے فرمایا کہ اُس مقدمہ میں یہ امر تھا کہ آیا لڑکا بعد اپنے متبنی ہونیکے حق متعلق بزمانہ ماضی کا دعوی اِس طرح پر کر سکتا ہے کہ جسکی رو سے وہ مانع یا مخل ایسی بیع کا ہو جو اُس کی متبنی کرنے والی ماں نے اُس کی تبنی کرنے سے پہلے کی ہو اور جس سے اُن حقوق میں جو اُسوقت میں منحصر بوقوع کسی امر آیندہ کے تھے مگر وہ واقعی طور پر بعد تبنیت کے متبنٰی کو حاصل ہو گئی مضرت پہونچتی ہو۔ اُس مقدمہ میں لڑکا بعد متبنی کیے جانیکے بلاشبہہ وارث ہو گیا اور بلاشک یہ قاعدہ صحیح ہے کہ کوئی بیع جو ایسی بیوہ نے کی ہو جس کو صرف ایک نہایت ہی محدود حق عین حیاتی جایداد میں حاصل ہو بمقابلہ کسی وارث اخیر کے جائز نہیں ہو سکتی ہے عام اِس سے کہ وہ وارث

(۱) اسٹرینج ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۰۱ و جلد ۲ صفحہ ۱۲۷۔

(۲) رپورٹ صدر عدالت دیوانی کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸۔

(۳) مورزس انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۶۹ لغایت ۱۷۹۔

پسر متبنی ہو یا اور کوئی شخص بجز اِس کے کہ وہ بیع نہایت ضرورت کی حالت میں عمل میں آئی ہو جو اعتراضات کہ ایسی بیع پر ہو جو بلا ضرورت کی گئی ہو وہ بلا شبہ غیر ضروری رہن سے بھی متعلق ہیں پریوی کونسل نے اُن اصول سے کلیتاً اتفاق کیا جو حکام صدر دیوانی عدالت کلکتہ نے قرار دیے تھے دیکھئے مقدمہ بامن داس مکرجی بنام مسماۃ تارنی (۱) چنانچہ ہائیکورٹ بمبئی نے بھی مقدمہ ناتھاجی کرشناجی بنام ہری جگوجی (۲) میں یہ تجویز کی تھی کہ پسر متبنی اُس ہبہ کے منسوخ کرانے کا مستحق ہے جو جایداد غیر منقولہ موروثی کا جو متبنی کرنے والے باپ کی بیوہ نے اُس کی تبنیت سے پہلے کیا ہو - علاوہ اس کے مشہور مقدمہ کلکٹر مدورا بنام موتورا ما لنگا (۳) میں پریوی کونسل نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ "حقوق پسر متبنی میں کسی ایسے انتقال ناجائز سے جو بیوہ نے قبل اُس کو متبنی کرنے کے کیا ہو کچھ زوال نہیں آسکتا ہے" اور ایک اور بہت ہی حال کے مقدمہ ہائی کورٹ مدراس نے اُن اصول سے جو مقدمہ ہدایتی بامن داس مکرجی بنام مسماۃ تارنی میں قرار دیئے گئے تھے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ "بحالت وفات شوہر کے اور استعمال اختیار تبنیت میں بیوہ کے حقوق نہ تو اُس سے زیادہ اور نہ کم ہیں جو اُسکو اُس صورت میں حاصل ہوتے جب اُس کو کوئی ایسا اختیار حاصل نہوتا یا وہ بلا متبنی کرنے کے فوت ہو جاتی اُس کو ویسا ہی اختیار نہ زیادہ نہ کم نسبت

(۱) مور ز انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۲۰۶ (۲) رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۹ صیغہ اپیل دیوانی (۳) مور ز انڈین اپیل ۸ صفحہ ۳۹۶ بصفحہ ۴۴۳ -

حقیقت کے حاصل رہتا ہے اُس کے ایسے افعال جو جائز ہوں اور ورثائے مابعد کے مقابلہ میں مؤثر ہوں اُس کے لڑکے پر بھی قابل پابندی ہیں جو متبنی کیا جائے۔ وہ افعال جو جائز نہوں اور اُس کے اختیار سے زیادہ ہوں اُن کی نسبت پسر متبنی کی طرف سے یا کسی اور وارث جایداد کی طرف سے اعتراض کیا جا سکتا ہے لکشمن راو بنام لکشمن امال (۱) نظیروں کے مستند ہونے میں کسی طرح سے اُن دونوں مقدمات کلکتہ یعنے گوبندو ناتھ رائے بنام رام کنی (۲) و کالی پرسنو گھوس بنام گوکل چندر متر (۳) جن کا حوالہ دھرم شاستر مؤلفہ ویسٹ و بولر صاحباں طبع سوم صفحہ ۲۶۷ و ۲۶۸ میں دیا گیا ہی کسی ضعف کا آنا پایا نہیں جاتا ہے یہ مقدمات خلاف مقدمہ ناتھا جی کرشنا جی بنام ہری جاگوجی کے ہیں ان دونوں مقدمات میں فیصلہ پریوی کونسل مقدمہ مسماۃ بھوبن متی دیبیا بنام رام کشور آچار جی پر استدلال کیا گیا تھا لیکن اُس مقدمہ میں استعمال اختیار تبنیت کا بیوہ نے بعد وفات اپنے اصلی لڑکے کے کیا تھا جو بعد وفات اپنے باپ کے لاولد مرگیا تھا پس وہ لڑکا اور نہ اُس کا باپ حقیقت کا آخر مالک تھا اور اُس لڑکے کی بیوہ نے نہ اُس کی ماں نے بعد وفات لڑکے کے

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۶۰ لغایت ۱۶۴۔

(۲) کلکتہ ویکلی رپورٹر نظائر دیوانی جلد ۴ ۲ صفحہ ۱۸۳۔

(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۵۔

بطور اُس کے وارث کے ترکہ بحیثیت بیوہ متوفی کے پایا نہیں یہ تجویز ہوئی
وہ تبنیت جو ماں کی جانب سے عمل میں آئی کالعدم تھی کیونکہ اختیار متبنیٰ کرنیکا
قابل نفاذ نہ تھا اور ڈوگری مقدمہ دیوانی عدالت کی جو بحالی استحقاق پسر متبنیٰ کی
نسبت جایداد موروثی کے صادر ہوئی تھی منسوخ کی گئی۔ ایسی صورت میں پسر متبنیٰ
صریحاً کسی انتقال جایداد موروثی کی نسبت اعتراض کرنے کا مستحق نہو گا
فیصلہ مقدمہ مسماۃ بھوبن منی دیبیا (۱) کی نسبت یہ تجویز ہوئی تھی کہ فیصلہ
مقدمہ گوبند وناتھ راے بنام رام کنی (۲) اُس کے مطابق ہوا اُس
مقدمہ میں انتقال جو بجا وضع قیمتی عمل میں آیا تھا بحال رکھا گیا انتقال مذکور
ایک ہندو بیوہ نے بعد وفات پسر متبنیٰ کے اور قبل دوسرے لڑکے
کے متبنیٰ کرنے کے کیا تھا جب انتقال کیا گیا تھا اُس وقت بیوہ مذکور اپنے
پسر متبنیٰ اول کی وارث ہوئی تھی اور بموجب اصول مندرجہ مقدمہ بھوبن منی دیبیا
کے یہ تجویز ہوئی کہ تبنیت مابعد پسر دوم سے جو منجانب بیوہ عمل میں آئی بمقابلہ
منتقل الیہ جایداد کے وہ حقوق ضائع نہیں ہو سکتے ہیں جو اُس انتقال
کی رو سے حاصل تھے جو قبل تبنیت عمل میں آیا تھا۔
واضح ہو کہ اسمیں شک نہیں ہے کہ مقدمہ گوبند وناتھ میں انتقال منجانب
ایسی عورت کے ہوا تھا کہ جس کو صرف حقیت محدود حاصل تھی کیونکہ
جو حقیت کہ ماں کو بوراثت اپنے لڑکے کے حاصل ہوتی ہے اُسکی نسبت

(۱) مورز انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۹۔
(۲) کلکتہ ویکلی رپورٹر نظائر دیوانی جلد ۲۴ صفحہ ۱۸۳۔

یہ کہا گیا ہے کہ وہ مثل اُس حقیت کے ہے جو بیوہ کو شوہر سے ملتی ہے" دیکھو ہندو لا مولفہ وتیسٹ و بولر صاحبان طبع سوم صفحہ ۱۱ و نیز دیکھیے مقدمات نرسایا بنام سکھارام (۱) و تلجارام بنام متھراداس (۲) لیکن چونکہ دوسرا لڑکا بیوہ کے شوہر متوفی کے لیے متبنی کیا گیا اور جبکہ انتقال بیوہ مذکور نے بحیثیت وارث اپنے پسر اول کے (کہ جسکو حقیت موروثی حاصل ہو چکی تھی) کیا ہے تو یہ ظاہر ہے کہ چونکہ دوسرا لڑکا پہلے لڑکے کا وارث نہیں تھا اِس لیے اُس کو کوئی حق اعتراض کرنے کا نسبت انتقال کے نہیں تھا۔ مقدمہ گوبندو ناتھ رائے کی نسبت بمقدمہ کالی پرسنو گھوس بنام گوکل چندر متر (۳) یہ بیان کیا گیا تھا کہ" وہ ٹھیک مطابق ہے" اور اُس سے ایک مثال اُس معمولی قاعدہ کی ظاہر ہوتی ہے جس کا ذکر مقدمہ مسماۃ بھوبن مئی دیبیا بنام رام کشور آچارجی میں (۴) کیا گیا ہے۔ یعنے یہ کہ کسی صورت میں" وہ حقیت کسی شخص وارث متوفی کی جو ایک مرتبہ قبضہ میں آگئی ہو زائل نہیں ہو سکتی ہے اور نہ وہ واسطے فائدہ کسی پسر متبنی مابعد کے چھین لی جا سکتی ہے بجز اِس کے کہ بنسبت صریحاً بذریعہ شخص اول الذکر کے یا اُس کی صریح رضامندی سے ہوئی ہو" مقدمہ کالی پرسنو گھوس

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی صیغہ اپیل دیوانی جلد ۶ صفحہ ۲۱۵۔

(۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۶۲۔

(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۵۔

(۴) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۶۰۔

بنام گوکل چند رمتہ بلاحظہ طلب۔ چنانچہ یہ تجویز ہوئی کہ مدعی جسکو ۱۸۵۶ء میں ایک بیوہ نے اپنے شوہر کے لیے جو ۱۸۵۰ء میں مرگیا تھا متبنیٰ کیا تھا اپنے متبنیٰ کرنے والے باپ کے چچا کا ترکہ پانے کا مستحق تھا جو ۱۸۵۱ء میں فوت ہوا تھا بوقت وفات چچا کی بیوہ کے جو ۱۸۶۴ء میں واقع ہوئی تھا کیونکہ جایداد کسی شخص کو بعد وفات بیوہ چچا کے مل چکی ہوگی اور جو جایداد ایکمرتبہ حاصل ہو جاے وہ بموجب دہرم شاستر چھین نہیں لی جاتی ہے کوئی ایسی صورت نہیں ہے جسمیں حسب تحریر سر بارنس پیکاک صاحب (مقدمہ کالیداس بنام کرشن چند رواس (۱)) کے کہ کوئی حقیت جو وارث قسم مذکور کو بذریعہ وراثت پہونچی ہو وہ بذریعہ تبنیت کی جو بیوہ نے بعد وفات اپنے شوہر کوکی موزائل نہیں ہوجاتی ہے" لیکن وہ صورت جسمیں بیوہ نے بعد وفات اپنے شوہر کے لڑکا متبنیٰ کیا ہو اور اس وجہ سے اُس کی وہ حقیت جو اُس نے بوقت وفات اپنے شوہر لاولد کے پائی موزائل ہوگئی ہو مقدمات کلکتہ سے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے قابل امتیاز ہے۔ اس مقدمہ میں جو ہماری زیر تجویز ہے مدعی کو راد ہا بائی نے اپنی شوہر کے لیے جو مالک اخیر جایداد بھورد فتی کا تھا متبنیٰ کیا تھا پس اس لیے مدعی نے فوراً وہ جایداد بعد اپنی تبنیت کے وراثتاً پائی اور بطور وارث اپنے پدر تبنیت کنندہ کے راد ہا بائی کے ہر انتقال پر اعتراض کرنے کا اُس

(۱) بنگال لا رپورٹ (اجلاس کامل) جلد ۳ صفحہ ۱۰۳ و صفحہ ۱۱۱ و نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۶ —

اصول عام کی بناء پر ستحق ہے جو مقدمہ صاحب کلکٹر مسلی پٹا تبام کویلی وینکٹا نارایں آباد (۱) میں قرار دیا گیا ہے یعنے یہ کہ جو قیود از رو ہے دہرم شاستر بیوہ کے اختیار انتقال میں ہیں وہ اسکی حقیت سے علیحدہ نہیں ہوسکتی ہیں اور قیود مذکور کا وجود ایسے ورثاء کی موجودگی پر منحصر ہے جو اُس کی وفات کے بعد ترکہ پائینگے'' اور جس طرح پر سرکار کو حسب تجویز مقدمہ مذکور یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے حقوق کا تحفظ اعتراض کرنے کے ذریعہ سے کسی انتقال ناجائز کی نسبت جو بیوہ کی جانب سے عمل میں آیا ہو اُس صورت میں کرے جب متوفی کے ورثاء نہوں اور جب حق نسبت جایداد کے جہانتک کہ اُسکا انتقال جائز منجانب بیوہ عمل میں نہ آیا ہو سرکار کو پہونچتا ہو اسی طرح اور اسی بنا پر پسر متبنی کو جس کو جایداد کی نسبت حق حاصل ہو اُس ناجائز انتقال کی نسبت اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے جو بیوہ کی جانب سے (جس کو محض محدود انتقال کرنے کا حق بحیثیت بیوہ حاصل ہو) عمل میں آیا ہو (۲) قوم سراوگی (جینی مذہب) اگروالہ کے مقدمات اُس رواج کے بموجب فیصل ہونگے جو اُن میں مروج ہو نہ عام قواعد دہرم شاستر کی رو سے اس فرقہ کی بیوہ جس کے کوئی اولاد ذکور نہو حسب رواج اپنے فرقہ کے جایداد مکسوبہ شوہر پر مطلق اختیار رکھتی ہے۔ بیوہ مذکور کو یہ بھی اختیار حاصل ہے کہ بلا اجازت شوہر یا بلا رضامندی شوہر کے وارثوں کے

---

(۱) مورز انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۵۵۳ -

(۲) تجویز مقدمہ لکشمن بھاد کھو بھارنبام رادھا بائی وغیرہ بیان ختم ہوئی -

لڑکے کو متبنی کرے۔ جب بیوہ کسی لڑکے کو متبنی کرلے تو جایداد متروکہ شوہر پر جو بیوہ کے قبضہ میں ہو متبنی مذکور بطور مالک حق کے قابض ہوگا اور بیوہ کو صرف حق انتظام جایداد بطور ولی متبنی مذکور کے اُسکے بالغ ہونے تک حاصل رہتا ہے اور نیز اُس کو اپنی حیات تک حسب حیثیت خاندان و ملحوظ جایداد نان و نفقہ پانیکا حق حاصل رہتا ہی (۱)۔ گو تبنیت کا اثر یہ ہے کہ لڑکے کا تعلق اصلی خاندان سے بجز خاص صورت امتناع از دواج وسوتک سے کے ہر طرح پر قطع ہو جاتا ہے مگر پدر حقیقی ایسا بے تعلق نہیں ہو جاتا ہے کہ اُس کو محض اجنبی تصور کیا جاسے بلکہ وہ لڑکے کا بعض صورتوں میں مناسب ولی تصور کیا جاتا ہے چنانچہ حال میں بمبی ہائی کورٹ نے بصراحت یہ تجویز کی ہی کہ جب بحالت نابالغی متبنی کے اُس کے اصلی باپ نے اُس کی تبنیت کی بناپر اُس کی طرف سے مقدمہ دائر کیا اور پھر اُس میں صلح کر لی تو اس صورت میں وہ صلحنامہ واجب التعمیل ہے کیونکہ گو مدعی متبنی ہو چکا تھا لیکن بوجہ اُس کی نابالغی کے اُس کا حقیقی باپ اس لیے اُس کا ولی مناسب تھا کہ اُس کو جو حقوق وراثت تبنیت کی ذریعہ سے حاصل ہوی ہیں اُن کا اظہار مخالف دعویداروں کی مقابلہ میں کرے اور اسوجہ سے صلح کرنے کا وہ مجاز تھا (۲)۔

(۱) شیو سنگہ رای بنام مسماۃ داکھو و مراری لال منفصلہ ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ ۲۷ نومبر ۱۸۷۸ء یہ فیصلہ پریوی کونسل میں بحال رہا دیکھیے لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۸۷ (۲) نروا بائی بنام نروا بائی انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۹ صفحہ ۳۶۵۔

سالنامہ فیصلہ جات مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

فہرست مقدمات

صیغہ مرافعہ دیوانی

سلطان نواز جنگ بہادر بنام رامچندر داس	۲۱۹
سرکار عالی بنام سید سخاوت حسین	۲۲۲
گیان گرز نگہ گر بنام رای گرو دیونڈر گر	۲۱۶
گندی چندایا بنام سکندر خان وفرید خان	۲۲۹
مرزا غلام سجاد بنام چھوٹا لعل	۲۲۶

صیغہ مرافعہ فوجداری

نارایین راو بنام سرکار عالی	۲۳۳

صیغہ مرافعہ متفرقہ دیوانی

پرتاب بائی سبیا بنام پرتاب بائی کشٹیا	۲۳۱

فہرست مضامین ردیف وار

استحقاق مالک مالی —	۲۱۸
امور نزاعی کا بمقابلہ سرکاری کمیٹی کے قائم نہونا —	۲۲۲
اختیار سماعت —	۲۲۷
ایکٹ ۱۴ ۱۳۰۲ف دفعہ ۲۱۲	۲۳۱
اقبال ملزم کی خلاف شہادت کی نامنظوری	۲۳۳
باپ کا بیٹے کو مال کا سپرد کرنا —	۲۱۸
بحیثیت وارث متبنی کرنے والے کے اُس کے مدیون پر دعوی	۲۲۹
بلا رجوع استغاثہ تحقیقات کرنا جائز ہے	۲۳۳
پہلے معاہدہ کے بدل میں کمی کرنا —	۲۲۲
تعین دعوی —	۲۲۷
تنبیت —	۲۲۹
جرم حبس بیجا بنام اہلکار کوتوالی	۲۳۳
حکم نامنظوری عذرداری برخاست	
قرقی کی منسوخی کی تمبری نالش —	۲۲۷
حکم نامنظوری عذرداری واگذاشت	
جایداد مقروقہ کی تجویز ثانی —	۲۳۱

دستور العمل مورخہ ۲۱ رجب سنہ ۱۲۸۶ھ پر دعوی استقرار حق ۔	۲۲۲ / ۲۲۷
دستور العمل کاغذ ممہور قاعدہ اول	۲۲۷

حرف (ط)

سود ـ	۲۱۶
سرکاری دوکان کے کرایہ پر دینے کا اختیار	۲۲۲
فسخ معاہدہ ـ	۲۲۲
کاغذ ممہور ـ	۲۲۷
گشتی نشان ۲ سنہ ۱۳۰۳ھ دفعہ ۷۰، ۳ ـ	۲۰۱، ۲۰۳
مال مفوضہ کا رہن ـ	۲۱۸
مفوض الیہ کا اختیار رہن ـ	۲۱۸
مہتمم صفائی اور صدر المہام متفرقات کا سرکاری دوکان کے کرایہ کا معاہدہ کرنا ـ	۲۲۲
مونچلکہ کا ثابت نہونا ـ	۲۲۹
نوٹس کا اثر ـ	۲۱۶

سلسلۂ فیصلجات مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

صیغۂ مرافعہ دیوانی

باجلاس مولوی سید افضل حسین صاحب منصرم میر مجلس و مولوی سید شریف الحسن صاحب رکن

نمبر مقدمہ ۳۵۲ سنہ ۱۲۹۰ ف

گیان گر۔ نرسنگہ گر مدعا علیہما مرافعہ داران ⁺ محمد بندگی و مولوی غلام محی الدین وکلاء حاضر

نبام

راے گرو دیو ندگر مدعیان مرافعہ علیہما مولوی عبدالغفور وکیل حاضر

منفصلہ ۳ شہریور سنہ ۱۲۹۰ ف

سود۔ نوٹس کا اثر۔

خلاصہ

یہ بحث کہ مطابق نوٹس دینا لہ روپیہ تیار ہے اسواسطے کافی نہیں ہے کہ سود نہ دلایا جاسے بلکہ روپیہ کا حاضر کرنا سود سے بچنے کے واسطے ضرور ہے کسی طرح درست نہیں ہے کیونکہ جب نوٹس کا جواب ندیا یا زبانی روپیہ لینے پر رضامندی ظاہر نکی بلکہ مدعی علیہ شے کو رہن رکھ سکے واپس دینے کو کسی اور قرضہ پر محمول کرتا تھا تو اس صورت میں وہ سود پانے کا مستحق نہیں ہے۔ اور اسی وجہ سے خرچہ بھی اُسی کے ذمہ عائد ہوگا۔

مولوی سید افضل حسین صاحب منصرم میر مجلس۔ آج یہ مقدمہ

⁺ مرافعہ بنا راضی تجویز مسٹر کیمل جج عدالت بیرون بلدہ مورخہ ۳۰ امرداد سنہ ۱۲۹۰ ف

پیش ہوا دعویٰ فک رہن حصص ریلوے کا اس وجہ سے دائر ہوا کہ مدعی علیہ فک رہن پر آمادہ نہیں ہوا ہے مدعی علیہ نے جواب دیا کہ میں فک رہن پر آمادہ تھا۔ عدالت نے فک رہن کی ڈگری دی اور زر رہن کا ۵ ماہ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ تک جو تاریخ نوٹس مدعی ہے مدعی علیہ کو دلایا۔ اس نوٹس کا منشاء یہ تھا کہ اگر مدعی علیہ زر رہن لینے پر آمادہ نہ ہوگا تو وہ سود کا ذمہ دار نہوگا اور وہ نالش عنبری رجوع کرے گا مدعی علیہ اپیل کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ زر سود تا تاریخ ڈگری لگایا جاوے اور نیز خرچہ جو مدعی کو دلایا گیا ہے وہ نہ دلایا جاوے۔ وکیل اپیلانٹ یہ بحث کرتے ہیں کہ نوٹس دینا کافی نہ تھا بلکہ روپیہ دینا واجب تھا اگر روپیہ دوکان پر لے کے آتا اسی وقت اگر واپس کیا جاتا تو البتہ ڈگری عدالت ابتدائی کی درست ہوتی۔ ہمارے نزدیک فیصلہ عدالت ابتدائی درست ہے نہ تو نوٹس کا جواب دیا نہ زبانی روپیہ لینے پر رضامندی ظاہر کی بلکہ مدعی کی طرف سے اس امر کی شہادت پیش ہوئی ہے کہ مدعی علیہ حصص کی واپسی کسی اور قرضہ پر محول کرتا تھا

حکم ہوا کہ

اپیل معہ خرچہ نامنظور۔

مولوی سید شریف الحسن صاحب رکن۔ مدعی علیہ کا جواب نوٹس نہ دینا صحیح قرینہ ہو سکتا ہے کہ اس کی نیت میں فساد تھا ہم سود نہیں دلا سکتے ہیں اس وجہ سے اور خرچہ بھی مدعا علیہ کے ذمہ عائد ہوگا

لہذا حکم ہوا

کہ اپیل معہ خرچہ نامنظور ہو۔

باجلاس مولوی سید فضل حسین صاحب منصرم میر مجلس و مولوی سید شریف الحسن صاحب رکن

نمبر مقدمہ ۳۶۰ سنہ ۱۲۹۶ف
منفصلہ ۲ شہریور سنہ ۱۲۹۷ف

سلطان نواز جنگ بہادر مدعی مرافعہ — میر قمر الدین وکیل حاضر

بنام

رامچندر داس مدعی علیہ مرافعہ علیہ — مولوی غلام محی الدین و مولوی عبد الغفور وکلا حاضر

باپ کا بیٹے کو مال کا سپرد کرنا - مال مفوضہ کا رہن -
استحقاق مالک مال - مفوض الیہ کا اختیار رہن -

خلاصہ

جبکہ باپ اپنے بیٹے کی حفاظت اور قبضہ میں اپنا تمام مال دے کر چلا گیا اور بیٹے نے اُس مال کو زید کے پاس بذریعہ دستاویز علانیہ طور پر رہن کیا تو ایسی صورت میں یہ نہیں سمجھا جا سکتا ہے کہ معاملہ رہن بدنیتی اور بے احتیاطی سے ہوا گو صریح اجازت رہن کی باپ نے نہ دی ہو لہذا باپ بغیر ادائے زر رہن کے مال مذکور کو قبضہ مرتہن سے مسترد نہیں کر سکتا ہے۔

مرافعہ بنا راضی تجویز مولوی حافظ سید احمد رضا خاں صاحب رکن مجلس عالیہ حاکم صیغہ ابتدائی مورخہ ۲۰ خورداد سنہ ۱۲۹۶ف۔

مولوی سید افضل حسین صاحب منصرم میر مجلس

آج یہ مقدمہ پیش ہوا - واقعات مقدمہ کے یہ ہیں کہ سلطان نواز جنگ بہادر ایک فیصلہ فوجداری کی تعمیل میں شہر حیدرآباد سے ۱۳۰۲ھ میں اپنی اموال اور جایداد اپنے بیٹے غالب کی حفاظت اور قبضہ میں دے کے چلے گئے تھے ایسی حالت میں غالب نے بذریعہ دستاویز رہن نامہ مورخہ ۲۴ شوال ۱۳۰۲ھ بعوض ۲۰ ہزار حالی سکہ رامچندر داس کے پاس رہن کی اس کے بعد سلطان نواز جنگ نے فوجداری کی کارروائی سے نجات پائے اور غالب کے قبضہ سے اپنی جایداد دست دلی جس کی تاریخ وکیل اپیلانٹ کچھ بیان نہیں کر سکتے ۲ محرم ۱۳۰۵ھ کو ایک نالش عدالت ابتدائی میں دائر کی کہ زیورات مذکور اُن کو اس وجہ سے واپس ملیں کہ غالب اُن کے بیٹے نے ناجواز اُن کو رہن کر لیے - عدالت ابتدائی نے دعوی اس بناء پر ڈسمس کیا - کہ یہ امر ثابت نہیں ہے - کہ مدعی علیہ نے خلاف احتیاط یا کسی بدنیتی سے زیورات کو رہن رکھا اس وجہ سے وہ واپسی کا بغیر ادائے زر رہن مستحق نہیں ہے - مدعی اپیل کرتے ہیں وجہ اپیل یہ ہیں کہ تنقیحات سابقہ کی تبدیل عدالت ابتدائی نے بیجا کی - مدعی علیہ کو ثابت کرنا چاہیے تھا کہ معاملہ رہن کا جواز ہوا جبکہ اُس نے جواز کو ثابت نہیں کیا - تو بھی مدعی ڈگری ہونا چاہیے اسی عذر کو مکرر پھر اس طرح بیان کیا ہے کہ غالب کی ملکیت کا ثبوت بھی پیش نہیں ہوا - اور پھر یہ عذر ہے کہ غالب کے اظہار حلفی سے

ناجوازاً منتقل ہونا ثابت ہے اور آخر میں یہ عذر ہے کہ غالب کی افعال کے جواز کو مدعی علیہ کو ثابت کرنا چاہیے تھا۔

ہمارے نزدیک یہ سب عذرات ناقہمی قانون پر مبنی ہیں۔ ہر معاملہ جو اصلاً صحیح ہو صحیح سمجھا جائیگا جب تک کہ اُس کی ناجوازی ثابت نہو اپیلانٹ چاہتے ہیں کہ مدعی علیہ رسپانڈنٹ باوصفیکہ وہ مال مرہونہ پر قابض ہے اور باوصفیکہ بذریعہ ایک دستاویز کے اُس نے رہن لیا ہے اور باوصفیکہ رہن کرنے والا ایک ذی عزت اور معتمد شخص ہے۔ تاہم معاملہ رہن کو ہم اصلاً ناجائز متصور کرلیں اور اُس کی صحت کا بار ثبوت مدعی علیہ کے دوش پر ڈالا کریں۔ یہ بالکل ایک مہمل اور لغو بحث ہے جس کے پیش ہونے پر افسوس ہوتا ہے۔ رہا تنقیحات کا تبدیل کرنا وہ امر اختیاری عدالت ابتدائی کا تھا۔ وکیل اپیلانٹ کہتے ہیں کہ اس امر کی تحقیقات ہونی چاہیے تھی کہ غالب کو مال رہن کرنے کا اختیار تھا یا نہیں۔ میرے نزدیک اس امر کی تحقیقات کی کوئی ضرورت نہ تھی اس لیے جبکہ غالب قابض جایداد تھا یہ زیور اُس کے قبضہ میں تھا گو اُس نے بغیر اجازت خاص سلطان نواز جنگ کے رہن کیا ہو لیکن مدعی علیہ نے جبکہ اُس کو بنظر صورت خیال کے جسکو سلطان نواز جنگ نے پیدا کردیا تھا تو وہ غالب کو قابض اور متصرف کرکے چلے گئے تھے زیورات رہن کیے تھے تو خود سلطان نواز جنگ کو ثابت کرنا چاہیے تھا کہ مدعی علیہ نے فلاں فلاں بے نیتی اور بے احتیاطی کی لیکن انہوں نے

مطلقاً اس قسم کا ثبوت پیش نہیں کیا - جو قابل لحاظ ہو اور درحقیقت یہ مقدمہ اسی تنقیح پر ختم ہونا چاہیے تھا جیسا کہ عدالت ابتدائی نے کیا ہے -

حکم ہوا

کہ اپیل خرچہ ڈسمس -

مولوی سید شریف الحسن صاحب رکن - مجھے اتفاق ہے

واقعات صاف ہیں غالب سے جو مدعی کا فرزند ہے جب مدعی شہر سے بحکم سرکار خارج ہوئے اور غالب مدعی کا قائم مقام ہوا جایداد کارخانہ مدعی غالب کے سپرد کر کے چلے گئے جس کا اقبال اس وقت بھی وکیل مدعی کرتے ہیں - اس وقت یہ مال جو متنازعہ ہے غالب نے مدعی علیہ پاس رہن کیا - مدعی بغیر اس کے کہ وہ غالب کو چور یا خائن قرار دیں صرف اس بیان سے کہ وہ مال ناجائز رہن مدعی علیہ کے قبضہ میں کیا دعوی کرتے ہیں - غالب مقر ہے کہ اس نے وہ مال رہن کیا ایسی حالت میں کہ وہ قائم مقام تھا تمام کارخانہ اس کے ہاتھ میں تھا اس کا رہن ایک جائز رہن سمجھا جائیگا ناجائز ہونا اس کا ثابت کرنا مدعی کا کام تھا اور اس مذکورہ افعال کے بعد اس کی ناجوازی خود خلاف قیاس ہے ایسی حالت میں جو دعوی کیا گیا ہے وہ ہر آئینہ قابل ساقط ہونیکے ہے لہذا میں متفق ہوں کہ اپیل معہ خرچہ ساقط ہو -

باجلاس مولوی سید افضل حسین صاحب منصرم میر مجلس و مولوی سید اقبال علی خانصاحب رکن

۲۲۲
نمبر مقدمہ ۴۰ سنہ ۱۲۹۵ ف
منفصلہ ۴ شہریور سنہ ۱۲۹۶ ف

سرکار عالی مدعی علیہ مرافع ۱۰
عبد الغفور وکیل حاضر

بنام

سید سخاوت حسین مدعی مرافع علیہ
محمد صادق و داؤد علی و
محمد ابراہیم وکلاء حاضر

سرکاری دوکان کے کرایہ پر دینے کا اختیار۔ فسخ معاہدہ۔ پہلے معاہدہ کے بدل میں کمی کرنا۔ دستور العمل مورخہ ۱۲ رجب ۱۳۰۶ھ مہتمم صفائی اور صدر المہام متعلقات کا سرکاری دوکان کے کرایہ کا معاہدہ کرنا۔ امور نزاعی کا مقابلہ سرکاری وکیل کے قائم نہونا —

خلاصہ

جبکہ عدالت ابتدائی کی تنقیحات قائم شدہ سے کوئی نقصان نہیں ہے اسلئے تو اس پر یہ اعتراض کرنا کہ سرکاری وکیل کے مقابلہ میں قائم نہیں ہوئے، محض بے نتیجہ ہے۔

محض کمی معاوضہ فسخ معاہدہ کی وجہ نہیں ہے۔

جبکہ یہ امر تسلیم ہے کہ صدر مہتمم صفائی نے ۵ روپیہ ماہوار پر دوکان کرایہ پر دی اور بعد ازاں کرایہ دار نے کمی کرایہ کی درخواست عدالت العالیہ میں پیش کی اور وہ درخواست فیصلہ کے لیے محکمہ صدر المہام کو بھیجی گئی اور صدر المہام نے بجائے ۵ روپیہ کے ۳ روپیہ کرایہ مقرر کرنے کا حکم

مرافعہ بنا راضی تجویز مولوی نظام الدین صاحب نائب دوم عدالت دیوانی صوبہ مورخہ ۱۶ امرداد سنہ ۱۲۹۵ ف —

اطلاع کر دی اور معاملہ ختم کر دیا گیا تو ایسی صورت میں سرکار بوجہ کمی کرایہ معاہدہ فسخ نہیں کر سکتی ہے کیونکہ جو کمی ہوئی ہے وہ سوچ سمجھ کر ہوئی ہے اور نہ سرکار یہ حجت کر سکتی ہے کہ صدر المہام متفرقات اور مہتمم صفائی کو معاہدہ کا اختیار نہ تھا اس وجہ سے کہ دونوں عہدہ داروں نے بحیثیت سرکاری ضابطہ کے طور پر کرایہ نامہ پر دستخط کیے ہیں اور وہ کرایہ نامہ ان کے اختیار کا ایک باضابطہ ثبوت ہے۔ اس بات کا ثابت کرنا سرکار کے ذمہ ہے کہ اون عہدہ داروں کو ایسی کارروائی کا اختیار نہ تھا۔ دستور العمل ۱۲۹۶ھ پر اس وجہ سے استدلال کرنا کچھ مفید نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ کسی اور حکم کی رو سے ایسا اختیار دیا گیا ہو۔

آج یہ مقدمہ پیش ہوا۔ سید سخاوت حسین نے ۱۲۰ ماہانہ پر ایک ملگی واقع چارکمان کا اجارہ پانچ سال کے واسطے ۲۶ صفر ۱۳۰۲ھ کو مہتمم صفائی سے بمنظوری صدر المہام متفرقات لیا۔ ماقبل مدت اجارہ ہوم سکرٹری کے حکم سے ۱۳ رمضان ۱۳۰۲ھ کو اجارہ فسخ ہو کر دوسرے کو دیا گیا یہ آخر الذکر اجارہ عبداللہ کو ۱۵ روپیہ ماہانہ پر ملا۔ سید سخاوت حسین نے مابقی ایام مدت اجارہ کے ہرجہ کا دعویٰ عدالت دیوانی خرد میں کیا اور یہ بھی استدعا کی اگر ہرجہ نہ ملے تو اجارہ بحال کیا جاوے اور ملگی پر بقیہ مدت اجارہ تک قبضہ دیا جاوے۔ سرکار کا جواب تھا۔

مدعی کے نام جو اجارہ دیا وہ ناجائز تھا اول تو اس وجہ سے کہ اس نے بے ضابطہ دیا ثانیاً اس وجہ سے کہ صدر مہتمم کو اجارہ دینے کا اختیار تھا

عدالت ابتدائی نے بحق مدعی ڈگری دے سرکارعالی اپیل کرتی ہی-
وجوہ اپیل یہ ہیں کہ امور نزاعی وکیل سرکار کے مقابلہ میں نہیں قائم ہوی
اجارہ مدعی کو بہت کم معاوضہ پر دیا گیا مہتمم صفائی و صدر المہام متفرقات
کو اجارہ دینے کا حق نہیں تھا اور مدعی نے اجارہ اصلی واقعات کو پوشیدہ
کرکے حاصل کیا تھا -

پہلی وجہ محض بے نتیجہ ہے اس لیے کہ یہ بیان نہیں ہوتا کہ مدعی علیہ اپیلانٹ
کا کیا نقصان ہوا اور جو تنقیحات عدالت ابتدائی نے قائم کیے اُس میں
کیا غلطی واقع ہوئی - دوسری وجہ جو نسبت کمی معاوضہ کے ہے اُس سے
یہ لازم نہیں آتا کہ فسخ عہد پر سرکار جو ایک معاہد تھی اقتدار رکھتی تھی - اصلی
حالت اس معاہدہ کی یہ ہے کہ ۲۶ صفر ۱۳۰۲ھ کے پہلے یہی ملکی مدعی کے
پاس ۱۵ ماہانہ کرایہ پر تھی وکیل سرکار قبول کرتے ہیں کہ اُس وقت بھی
صدر مہتمم صفائی نے ۱۵ ماہانہ پر کرایہ کو دی تھی اس کے بعد مدعی نے
کمی کرایہ کی درخواست محکمہ مدار المہام میں پیش کی اس درخواست کو فیصلہ
کے لیے بذریعہ حکم نمبری ۶۰۲۵ مورخہ ۲۹ ... صفر محکمہ ... المہام میں بھیج دیا گیا
اُس کے بعد صدر المہام کے محکمہ سے بجائے ۱۵ کے ۱۰ کرایہ مقرر
ہوا اور محکمہ مدار المہامی میں اس کی اطلاع بھی ہوئی اور یہ معاملہ ختم
کردیا گیا ان واقعات سے پایا جاتا ہے کہ سوچ سمجھ کے کرایہ میں کمی
کی گئی جس طرح معمولاً بعض اوقات کسی معاہدہ کا بدل کم کیا جاتا ہے
ویسا ہی اس معاہدہ میں بھی واقع ہوا ایسی کمی بدل جو سوچ سمجھ کے

اختیار کی گئی ہو وہ موجب فسخ معاہدہ نہیں ہو سکتی۔ رہی بحث اختیار صدر المہام متفرقات اور مہتمم صفائی کی، وہ بھی لائق توجہ نہیں ہے جب ایسا دونوں عہدہ داروں نے ضابطہ کے طور پر اجارہ دیا ہے اور بحیثیت سرکاری اجارہ نامہ پر دستخط کیے ہیں تو وہ اجارہ نامہ خود اُن کے اختیار کا ایک باضابطہ ثبوت ہے۔ اور اس امر کا اثبات مدعی علیہ اپیلانٹ کی ذمہ ہے کہ اون کو ایسا کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ مولوی عبد الغفور وکیل سرکار اس بنا پر دستور العمل مورخہ ۲۱ رجب ۱۲۸۶ھ پیش کرکے سبکدوش ہوا چاہتے ہیں اس بیان سے کہ اس دستور العمل میں اجارہ دینے کا اختیار صدر المہام کو عطا نہیں ہوا ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ کسی اور حکم کے ذریعہ سے یہ اختیار عطا ہوا ہو۔

اس موقع پر اُن کو ایسا قانون پیش کرنا چاہیے تھا جو ہدایتاً اُن کے اختیارات عملی کے منافی ہوتا۔ یا قطعاً اُن کے اختیارات کو محدود کرتا ہوتا جس سے بالمعنی یہ نتیجہ نکال سکتے کہ اُن کے اختیارات اُسی قدر ہیں جس قدر اُس دستور میں محدود کئے گئے ہیں۔ لیکن یہ دونوں امر اس دستور العمل سے نہیں پائے جاتے۔ برخلاف اس کے وکیل سرکار قبول کرتے ہیں کہ مدعی علیہ کو جو اجارہ منازعہ کے پہلے اجارہ دیا گیا وہ بھی صدر المہام نے دیا تھا اور محکمہ مدار المہام نے کمی کرایہ کا تصفیہ خود صدر المہام پر محول کیا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ان سب امور سے علاوہ طریقہ عمل کے پایا جاتا ہے کہ صدر المہام اور

مہتمم صفائی اس قسم کا اجارہ دینے پر مقتدر تھے۔ تیسری بحث جو مدعی کے خلاف بیانی کی نسبت ہے وہ بھی لائق توجہ نہیں ہے۔ اول صاف بیان نہیں ہوتا کہ مدعی نے کیا خلاف بیانی کی اور اس خلاف بیانی کا نتیجہ نفس معاہدہ میں کیا ہوا۔ اس خلاف بیانی سے کس قسم کا مدعی نے فائدہ اٹھایا اور مدعا علیہ کو کس قسم کا ضرر ہوا۔ واقعات سے پایا جاتا ہے کہ اس نے کمی کرایہ کی درخواست محکمہ مدار المہام میں پیش کی مدار المہام نے اس کا تصفیہ صدر المہام کے محول کیا صدر المہام نے باتفاق صدر مہتمم کرایہ کم کر دیا۔ میرے نزدیک یہ مقدمہ ہی اس قسم کا نہیں ہے جس میں خلاف بیانی کی گنجائش ہو۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ ہوم سکرٹری نے بغیر لحاظ ضابطہ کے اور بغیر فکر نتائج کے ایک جائز معاہدہ کو منسوخ کیا اور جواب دہی بھی نالش کی اپنے اسی ابتدائی غلطی کی بنیاد پر کی ہے۔

لہذا حکم ہوا

کہ اپیل معہ خرچہ ڈسمس خرچہ رسپانڈنٹ ذمہ اپیلانٹ ڈگری عدالت ابتدائی کی بحال۔

باجلاس مولوی سید آل حسین صاحب منصرم میر مجلس و مولوی سید اقبال علی خانصاحب رکن

نمبر مقدمہ ۲۱۴ سنہ ۱۲۹۰ ف
منفصلہ ۴ مہر سنہ ۱۲۹۷ ف

مرزا غلام سجاد مدعی مرافع ✝ سلطان محمود وکیل

بنام

چھوٹا لعل مدعی علیہ مرافعہ علیہ خود حاضر

✝ مرافعہ شمارا منی تجویز مولوی سعید بدر الدین صاحب ناظم عدالت دیوانی خورد ملیہ نمبر ۔۔۔ مورخہ ۔۔۔ سنہ ۱۲۹۵ ف

دعوی استقرار حق - کاغذ مہور - تعین دعوی - اختیار سماعت حکم نامنظوری عذر داری برخاست قرقی کی منسوخی کی نمبری نالش - دستور العمل کاغذ مہور قاعدہ اول حرف (ط)

خلاصہ

چونکہ جایداد قرق ہے اور دعوی ایسا ہے کہ جب ڈگری ہوگا تو مدعی کو از سر نو قبضہ پاجائیگا لہذا دعوی محض استقرار حق کا نہیں ہے جو عہ روپیہ کے کاغذ پر دائر ہوسکے بلکہ حسب قاعدہ اول حرف (ط) دستور العمل کاغذ مہور بلحاظ مالیت کامل کاغذ مہور لگانا چاہیے - جبکہ عدالت ماتحت نے بغرض تعین مالیت حسب قاعدہ ۳ دستور العمل مذکور تحقیقات کرکے شئ متدعویہ کی مالیت ﷲ قرار دی ہے اور کوئی ثبوت اس کے خلاف نہیں ہے لہذا مالیت صحیح ہے اور اس وجہ سے مقدمہ قابل سماعت عدالت دیوانی خرد کے نہیں ہے -

آج یہ مقدمہ پیش ہوا - ایک مکان چھوٹے لعل مدعا علیہ مقدمہ ہذا نے اپنی ڈگری میں جو تصدق حسین پر تھی قرق کرایا -

مرزا غلام سجاد مدعی نے عذر داری کی کہ یہ مکان مدعی کا ہے کیونکہ جو کچھ حق تصدق حسین کا اس میں تھا وہ مدعی نے اللعہ دیکر لے لیا ہے لہذا مکان مذکور ضبط و ہراج نہیں ہوسکتا -

یہ عذر داری نامنظور ہوئی تب مرزا غلام سجاد نے اس فیصلہ کی تنسیخ کی غرض سے عدالت دیوانی خورد میں نمبری نالش کی -

اس نالش میں جایداد کی مالیت اللعہ قرار دی اور عہ کے کاغذ مہور پر

بغرض استقرار حق دعوی دائر کیا جو کچھ اور بحث ہوئی اور عدالت ابتدائی نے
تحقیقات کی اُس کے ذکر کا یہاں موقع نہیں ہے کیونکہ وہ امور اس وقت
زیر بحث نہیں ہیں بحث جو کچھ ہے وہ دو امور کے متعلق ہے یعنی
نفس مالیت - طرز دعوی کی - کیونکہ اسی بناء پر عرضی خارج کی گئی ہے
عدالت دیوانی خرد میں یہ عذر پیش ہوا کہ مالیت جایداد کی الصہ سے
زیادہ ہے اس سبب سے مقدمہ قابل سماعت عدالت مذکور کی نہیں
ہے عدالت موصوف نے ایک کمیشن بھیجا جس نے برآورد بنائی اور رپورٹ
کی کہ مالیت جایداد کی [illegible] ہے چونکہ عدالت دیوانی خرد کی اختیارات
صرف اعـــہ تک ہیں لہذا عدالت نے عرضی دعوی نامنظور کیا جس کا
یہاں مرافعہ ہوا ہے یہاں مرافعہ سے کاغذ پورا کرایا گیا یعنی عـــہ کا کاغذ
ممہور پر لیا گیا اور بحث کی جاتی ہے کہ عـــہ کا کاغذ صحیح تھا اور نفس مالیت
بھی الصہ درست تھی -

ہم پہلے اس امر کا فیصلہ کرتے ہیں کہ در اصل عـــہ کے کاغذ پر یہ دعوی
دائر ہو سکتا ہے یا نہیں چونکہ جس مکان کا یہ دعوی ہے وہ اب قرق
ہے اور جب مدعی کو ڈگری ملیگی تو مکان پر قبضہ از سر نو دیا جائیگا اس
لحاظ سے ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ دعوی محض استقرار حق کا نہیں جس کے
لیے عـــہ کا کاغذ مقرر ہے بلکہ ایسے دعوی پر بلحاظ نفس مالیت کاغذ ممہور
لینا چاہیے جیسا کہ ذکر صاف صاف دستور العمل کاغذ ممہور کے قاعدہ اول
حرف ط میں لکھا گیا ہے -

بمقدمہ عذرداری بصیغہ ممبری بابت ضبطی جایداد بموجب مالیت جایداد
متنازعہ پس امر اس قاعدہ کے بموجب طی کیا جاتا ہے کہ کاغذ مہور مالیت
جایداد پر لیا جائیگا نہ کہ عہ ۔

رہا امر نفس مالیت جایداد کا جس کی رو سے مقدمہ کی سماعت کسی عدالت
میں ہوسکیگی اُس کو عدالت دیوانی خرد سلنے بذریعہ تحقیقات خاص کے
جیسا کہ دستور العمل کاغذ مہور کے قاعدہ سوم میں ہے سما ۱۵ قرار دیا ہے
اور اس کے خلاف ہمارے سامنے کچھ ثبوت موجود نہیں ہے اُس لیے
ہم اس کو بھی منظور کرلتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ عدالت ابتدائی سلنے ایک تخمینہ
کیا ہے اور مقدمہ ہذا اب قابل سماعت عدالت دیوانی خرد کے نہیں تھا
اور نامنظوری عرضی دعوی کی صحیح ہوئی ۔

لہذا حکم ہوا کہ

مرافعہ خارج ہو خرچہ فریقین ذمہ فریقین ۔

باجلاس مولوی سید فضل حسین صاحب منصرم میر مجلس و مولوی سید شریف الحسن صاحب رکن

گندی چندایا مدعی مرافع + شیو موہن لال وکیل حاضر

بنام

سکندر خان و فرید خان مدعا علیہما مرافعہ علیہما فرید خان اصالتاً حاضر

نمبر مقدمہ ۳۹۵ سنہ ۱۲۹۰ ف
منفصلہ ۲۲ شہریور ۱۲۹۶ ف

تثبیت موہبہ کا ثابت نہونا ۔ بحیثیت وارث متبنی کرنیوالے کے ..

* مرافعہ ناراضی تجویز مولوی حشمت علی صاحب مددگار عدالت ضلع اطراف بلدہ مورخہ ۲۷ خورداد ۱۲۹۶ ف

اُس کے مدیون دعوی پر۔

خلاصہ

جبکہ مدعی بمقابلہ مدیونان اشخاص اجنبی کے اس بیان سے دعویدار ہے کہ متوفی وائن نے مجھے متبنی کرکے وارث قرار دیا ہے اور دستاویز لکھدی ہے۔ اور متوفی کی زوجہ بھی مدعی کی قائم مقامی کی تصدیق کرتی ہے تو محض اس وجہ سے کہ موتجہ کا ہونا ثابت نہیں ہے مدعی کا دعوی خارج نہیں ہو سکتا ہے۔

آج یہ مقدمہ پیش ہوا۔ مرافع کا وکیل حاضر ہے اور فرید خاں ایک مرافعہ علیہ اصالتاً حاضر ہے۔ دوسرا غیر حاضر ہے۔ عدالت ابتدائی نے مدعی کا دعوی اس وجہ سے خارج کیا ہے کہ مدعی بقائم مقامی ایریا متوفی اس بیان سے دعویدار ہے کہ متوفی نے اُسے وارث بطور متبنی قرار دیا اور دستاویز بھی لکھدی لیکن موتجہ ہونا ثابت نہیں ہے ہمارے نزدیک یہ وجہ اخراج دعوی کے لیے کافی نہیں ہے درحالیکہ زوجہ متوفی کی مدعی کی قائم مقامی کی تصدیق کرتی ہے اور کوئی وارث متوفی کا جو بہ نسبت زوجہ کے حق ترجیح رکھتا ہو متعرض نہیں ہے تو دعوی مدعی کا بابت زر قرضہ کے جو اجنبی اشخاص کے مقابلہ میں ہے سماعت کرنا چاہیئے۔

لہذا حکم ہوا کہ

اپیل منظور فیصلہ عدالت ابتدائی کا منسوخ۔ مقدمہ واقعات پر فیصل کرنیکے لیے عدالت تحت میں واپس ہو نمیت اسٹامپ اپیل اپیلانٹ کو مسترد دیجاوی خرچہ وکالت کی نسبت عدالت ابتدائی تجویز کرے گی۔

صیغہ مرافعہ متفرقہ دیوانی

باجلاس مولوی سید فضل حسین صاحب منصرم میر مجلس و مولوی سید اقبال علی خانصاحب رکن

برمقدمہ ۱۱۱ سنہ ۱۲۹۷ف

فیصلہ ۳ مہر سنہ ۱۲۹۷ف

پرتاب سنگ سبیا مدعی مرافع ۞ محمد نصیر خاں وکیل حاضر

بنام

پرتاب نی کشتیا مدعی علیہ مرافعہ علیہ سید عبد الرب و عبد السبحان وکلا رحاضر

حکم نامنظوری عذر داری واگذاشت جایداد مقروقہ کی تجویز ثانی۔

گشتی نشان ۲ سنہ ۱۳۰۲ سر دفعہ ۲۷۰۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع دفعہ ۲۸۳۔

خلاصہ

گشتی نشان ۲ کی دفعہ ۲۷۰ و دفعہ ۲۸۳۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع سے کسیقدر مخالف ہے اس وجہ سے کہ دفعہ ۲۸۳ میں جو حکم جایداد مقروقہ کی عذر داری کی منظوری یا نامنظوری کی بابت صادر ہو وہ قطعی قرار دیا گیا ہے مگر گشتی کی دفعہ ۲۷۰ میں یہ قید موجود نہیں ہے لہذا حکم قطعی نہیں ہے اور چونکہ دفعہ ۵۱۳ گشتی میں عام طور پر یہ درج ہے کہ ہر فیصلہ اور حکم کی تجویز ثانی ہو سکتی ہے لہذا اُس حکم کی تجویز ثانی جائز ہے جو عذر داری میں صادر ہوا ہو۔

آج یہ مقدمہ پیش ہوا۔ مرافع نے جو شخص ثالث ہے واگذاری جایداد مقروقہ کی درخواست کی تھی جو نامنظور ہوئی اس حکم نامنظوری کی درخواست تجویز ثانی مرافع کی طرف سے پیش ہو کے منظور ہوئی اور حکم اول بصیغہ

۞ مرافعہ بنا راہی تجویز مولوی وکیل احمد صاحب صدر مددگار صوبہ شرقی مورخہ ۱۳ خورداد سنہ ۱۲۹۷ف

تجویز ثانی منسوخ ہوا اس حکم کا اپیل قانون جاریہ کے بموجب صدر عدالت میں پیش ہوا اور صدر عدالت نے یہ تجویز کیا کہ درحالیکہ بموجب دفعہ ۳۷ گشتی نمبر ۲ سنہ ۱۳۰۲ھ عذر دار کے لیے یہی چارہ کار بعد نامنظوری عذر داری باقی تھا کہ وہ نالش نمبری دائر کرے اس حالت میں تجویز ثانی کا عدالت کو حق نہ تھا۔ اور فیصلہ جو بصیغہ تجویز ثانی ہوا تھا اُس کو منسوخ فرمایا۔ اس حکم کا یہ اپیل ہے اور یہی بحث ہے کہ حکم نامنظوری عذر داری کی تجویز ثانی ہوسکتی ہے یا نہیں۔

دفعہ ۳۷ گشتی نمبر ۲ کی بلاشبہ ۲۸۳ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء سے کسیقدر مختلف ہے اس وجہ سے کہ دفعہ ۲۸۳ میں لکھا ہے کہ جو حکم منظوری یا نامنظوری عذر داری کے باب میں ہو وہ سب طرح سے قطعی ہوگا گشتی نمبر ۲ دفعہ ۳۷ میں یہ قید موجود نہیں ہے۔ اس صورت میں عدالت نے بلحاظ اُن فیصلہ جات کے جو دفعہ ۲۸۳ کی بنا پر صادر ہوئے ہیں یہ جو رائے قائم کی ہے کہ تجویز ثانی حکم مذکور کی جائز نہ تھی بے محل ہے۔ جبکہ گشتی نمبر ۲ کی دفعہ ۳۷ میں قطعیت فیصلہ کے متعلق جو الفاظ تھے وہ نہیں لکھے گئے ہیں۔ اور دفعہ ۳۱۵ میں عام طور پر یہ لکھا ہے کہ ہر فیصلہ اور نیز حکم کی تجویز ثانی بشرائط مندرجہ دفعہ مذکور جائز ہے۔ تو بلاشبہ عدالت ابتدائی کے لیے سماعت حکم نامنظوری عذر داری کی تجویز ثانی کا کوئی مانع موجود نہ تھا۔

لہذا حکم ہوا

کہ اپیل منظور فیصلہ صدر عدالت کا منسوخ خرچہ فریقین ذمہ فریقین -

صیغہ مرافعہ فوجداری

باجلاس مولوی سید فضل حسین صاحب منصرم میر مجلس و مولوی سید اقبال علی خان صاحب رکن

نمبر مقدمہ ۱۰ اسفندار ۱۳۰۹ ف

منفصلہ ۲۲ شہریور ۱۳۰۹ ف

تارا ابن او مدعی علیہ مرافع + تامن علی و نیاز علی و محمد عبد الشکور وکلا

بنام

سرکار عالی مولوی محمد صادق وکیل

بلا رجوع استغاثہ تحقیقات کرنا جائز ہے - جرم حبس بیجا بنام اہلکار کوتوالی - اقبال ملزم کی خلاف شہادت کی نامنظوری -

خلاصہ

یہ ضرور نہیں ہے کہ عدالت جرم کی تحقیقات استغاثہ یا پولیس کے چالان پر کرے بلکہ عدالت بلا استغاثہ و بلا چالان کوتوالی کے بھی جرم کی تحقیقات کا اختیار رکھتی ہے - خصوصاً جبکہ ملزم کوتوالی کا اہلکار ہے تو اس کے جرم کی تحقیقات کرنا بغیر استغاثہ کے نہایت ضرور تھا - جبکہ ملزم کی تحریر باضابطہ سے وقوع جرم ثابت ہے تو عدم وقوع جرم کی شہادت نلینا درست تھا -

آج یہ مقدمہ پیش ہوا - سعید ابن مبارک کو ۲۳ روز تک حبس بیجا میں رکھنے کا جرم اپیلانٹ پر جو ایک عہدہ دار کوتوالی ہے مجلس عالیہ عدالت کے اجلاس ابتدائی سے ثابت ہوا ہے اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے

ملہ مرافعہ بنا راضی تجویز مولوی علی مظہر خاں صاحب نصف حاکم صیغہ ابتدائی مجلس عالیہ مورخہ یکم اردی بہشت ۱۳۰۹ ف

اپیلانٹ اپنی برأت کے وجوہ جو پیش کرتا ہے اُن کا ماحصل اس قدر ہے کہ عدالت ابتدائی کو بغیر استغاثہ مدعی کے تحقیقات اور سزا دہی کا اختیار نہ تھا۔ اور سعید ملزم کی حراست میں بھی نہ تھا بلکہ کوتوال صاحب کے حکم سے شفاخانہ میں بھیجا گیا تھا حاکم ابتدائی نے صفائی کا ثبوت پیش کرنے کا موقع اپیلانٹ کو نہیں دیا۔

پہلی وجہ نہایت غلط ہے ہر حاکم فوجداری کو اختیار ہے کہ جب کسی جرم کے واقعہ ہونے کی اُس کو اطلاع ہو وہ تحقیقات کرے کبھی حکام فوجداری اِس امر پر مجبور نہیں کیے گئے ہیں کہ وہ مقدمہ کی تحقیقات اُسی وقت کریں جب استغاثہ پیش ہو یا چالان کے ذریعہ سے کوتوالی اُن کے سامنے مقدمہ پیش کرے کیونکہ اگر ایسا ہو تو بہت سی صورتیں سنگین ایسی پیش آئیں گی کہ نہ اُن میں مدعی ہوگا اور نہ کوتوالی چالان کرے گی فرض کرو کہ کسی لاوارث آدمی کو کوئی افسر کوتوالی قتل کرے نہ اُس کا کوئی وارث ہو جو مدعی ہو سکے نہ اُس کا چالان ہو اِس صورت میں کیا ہوگا چونکہ اپیلانٹ عہدہ دار کوتوالی تھا اِس کے جرم کی تحقیقات عدالت ابتدائی کو بغیر استغاثہ کے نہایت ضرور تھی۔ دوسری وجہ ثبوت جرم کی نسبت ہے خود اپیلانٹ کی باضابطہ تحریر نمبری ۲ سنہ ۱۲۹۶ف سے ثابت ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ صفائی کا ثبوت نہیں لیا وہ ثبوت اِس امر کا تھا کہ سائل نے حبس میں سعید کو نہیں رکھا چونکہ اُس کے اقبال تحریری کی خلاف تھا اِس لیے حاکم ابتدائی نے نہیں لیا۔

حکم ہوا کہ

اپیل نا منظور فیصلہ عدالت ابتدائی کا بحال -

فہرست

بقیہ	صفحہ
ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۸۸ء بغرض ترمیم قانون حفاظت ایجاد و اختراعات۔	۱۵۹

بقیہ

ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۸ء

سلسلہ کیواسطے دیکھیے رسالہ نمبر ۱۱ ماہ گذشتہ

(۴) جس کارروائی کی بابت ضمیمہ چہارم کی روسے زرفیس واجب الادا ہے وہ اثر پذیر نہیں ہوگی جب تک کہ زرفیس مذکور ادا نکیا جاوے۔

قواعد اور نمونے

دفعہ ۔ ۴۹ ۔ (۱) ۔ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ہوگا کہ ایسے قواعد وضع فرمائیں اور ایسے نمونے مقرر کریں جو تحت تسیم الیہ کی دانست میں اس حصے کے مقصدوں کی حصول کی لیے ضرور ہوں ۔ اور یہ بھی اختیار ہوگا کہ نمونہ جات مندرجہ ضمیمہ دوم وسوم میں سے کسی کو بدل دیں یا اُس کی ترمیم کریں۔

(۲) ۔ اس دفعہ کی روسے جو قواعد وضع ہونگے اُن میں منجملہ اور امور کی بیان تفصیلی اور یادداشت اور ترمیم کیے ہوے بیان تفصیلی کے چھاپنے کی لیے اور اُسکی چھپی ہوئی نقلوں کی تقسیم اور فروخت کی لیے حکم مندرج ہوسکتا ہے۔

حصہ (۲)

اختراع

تعریفات :-	**دفعہ - ۵۰** - اس حصہ میں تا وقتیکہ کوئی شئے مضمون یا قرینہ عبارت میں نقیض نہ ہو:-

(۱) - لفظ "اختراع" سے مراد ہے کوئی خاص شکل یا خاکہ یا نقشہ جو کسی شئے کا قائم کیا جاوے یا کوئی ترتیب خطوط وغیرہ جو کسی شئے میں یا اُس کے ساتھ لگائے جائیں مگر اُس سے عین وہ شئے مراد نہیں ہے "۔

(۲) - "کاپی رائیٹ یعنے حق تصنیف" سے کسی شئے میں کسی اختراع کے داخل کرنے کا حق خاص مراد ہے "۔

(۳) - کسی نئے اور اصلی اختراع کا پیدا کرنے والا اُس کا "مالک" تصور کیا جاوے گا الا جبکہ اُس نے وہ کام بعوض معقول یا بعوض قیمت کسی اور شخص کی طرف سے بنایا ہو کہ اس صورت میں وہی شخص "مالک" متصور ہوگا - اور ہر ایک شخص جس نے بعوض معقول یا بعوض قیمت کوئی جدید اور اصلی اختراع یا یہ حق کہ اُس اختراع کو کسی شئے میں لگائے خواہ بلا شرکت کسی اور شخص کے یا اور طرح پر حاصل کیا ہو اور نیز ہر ایک شخص جسکو اُس اختراع کی ملک یا اُس اختراع کی شئے میں لگانے کا حق پہونچے وہ اُسی لحاظ سے کہ جس لحاظ سے وہ حسب مذکورہ بالا حاصل ہو سکتا تھا اور اُسی حد تک نہ کہ اُس کے برخلاف اُس اختراع کا مالک تصور کیا جائیگا - اور

"صاحب سکریٹری" اور "عدالت ضلع" اور "ہائی کورٹ" کے وہی معنے ہیں جو حصہ (۱) میں اُن الفاظ کے لیے ٹھیرائے گئے ہیں "۔

اختراع کی رجسٹری	**دفعہ - ۵۱** - (۱) - ہر ایک شخص جو برطانی رعیت ہو

کے حکم کے لیے درخواست ؛

یا نہو اور کسی نئے اور اصلی اختراع کے مالک ہونے کا دعوے کرتا ہو جو برٹش انڈیا میں پیشتر مشتہر نہوا ہو وہ اُس اختراع کی رجسٹری کے حکم کے لیے جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حضور درخواست کرسکتا ہے ؛

(۲) - ضرور ہے کہ درخواست تحریری ہو - اور اُس نمونے پر اور اُس مضمون کی ہو جو ضمیمہ تجم میں مندرج ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ اُس میں نوعیت اختراع کا بیان رہے - اور یہ کہ اُس درخواست کے ساتھ اُس اختراع کے نقشوں یا فوٹوگرافوں یا ٹرلیسینگس یعنے نقلوں کے اُتنے نسخے شامل رہیں جو چار سے کم نہوں اور اُن قواعد کی روسے مطلوب ہوں جو اِس حصہ کے بموجب اُسوقت جاری رہیں ؛

(۳) - اُس درخواست کو صاحب سکریٹری کے پاس چھوڑ آنا یا بسبیل ڈاک اُن کے پاس بھیجدینا ضرور ہے اور جس تاریخ کو وہ صاحب سکریٹری کے دفترخانے کے حوالہ ہو یا وہاں پہونچے وہ تاریخ اُسکی پشت پر لکھی جائیگی - اور اُس دفترخانے میں درج بھی ہوگی ؛

اختراعونکی بہی رجسٹری میں رجسٹری ؛

دفعہ - ۵۲ - (۱) - درخواست گذرنے پر جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ہوگا کہ بعد ایسی تحقیقات کے جو وہ مناسب سمجھیں اختراع مذکور کی رجسٹری کی اجازت کے لیے حکم دیں ؛

(۲) - جب کوئی حکم تحت دفعہ ماتحتی (۱) صادر ہو صاحب سکریٹری کو

لازم ہوگا کہ اُس اختراع کی ایسی ایک بہی میں رجسٹری جو اُس غرض کے لیے وہ موجود رکھیں اور جو اختراعوں کی بہی رجسٹری کہلائے۔

(۳)۔ رجسٹری کی تاریخ بہی رجسٹری میں درج کی جائیگی۔

کاپی رائیٹ یعنے حق تصنیف کا حاصل ہونا۔

دفعہ ۔ ۵۳ ۔ جب کسی اختراع کی رجسٹری ہوجائے تو اُس کے مالک کو اِس حصہ کے اور اور احکام کی پابندی کے ساتھ تاریخ رجسٹری سے ۵ ۔ پانچ برس تک اُس اختراع کا کاپی رائیٹ یعنے حق تصنیف حاصل رہیگا۔

رجسٹری کئے ہوے اختراعوں کا مارکا کرنا۔

دفعہ ۔ ۵۴ ۔ (۱) ۔ قبل اس کے کہ کوئی ایسی شئے جس میں وہ رجسٹری کیا ہوا اختراع لگایا گیا ہو فروخت ہوکر حوالہ ہو مالک اختراع کو لازم ہوگا کہ اُس شئے پر لفظ "رجسٹری شدہ" پورے حروف میں یا مخفف طور پر مارکا کرادے۔

(۲) ۔ اگر وہ اُس شئے پر اُس طرح مارکا نکرائے تو حق اختراع موقوف ہوجائیگا الاجبکہ مالک یہ دکھائے کہ اُس نے اُس شئے پر مارکا کرانیکے لیے کل واجبی تدبیریں کی تھیں۔

نمایش گاہوں میں رجسٹری نکئے ہوے اختراعوں کی نمایش کرنیکی تاثیر۔

دفعہ ۔ ۵۵ ۔ اگر کسی ایسے اختراع کا مالک جسکی حرفہ یا مختلف قوموں کی کسی ایسی نمایش گاہ میں جسکو جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی طرف سے ویسی نمایش گاہ ہونیکی سرٹیفکیٹ حاصل ہو نمایش ہوئی ہو اختراع کی رجسٹری کے حکم کی درخواست اُس نمایش گاہ میں اختراع مذکور کے

داخل ہونے کی تاریخ سے ۶ - چھہ مہینے کے اندر صاحب سکریٹری کے حوالہ کرائے یا اُن کے پاس پہونچائے تو صرف اِس وجہ سے کہ اُس اختراع کی نمایش نمایش گاہ میں ہوئی تھی یہ نہیں سمجھا جائیگا کہ وہ اختراع ایسا نیا اور اصلی نہیں ہے جو برٹش انڈیا میں حسب منشاے دفعہ ۵۰ - پیشتر مشتہر نہیں ہوا ہے "۔

اختراعوں کی بہی رجسٹری میں ناموں کا داخل خارج کرنا

دفعہ - ۵۶ - ہر ایک شخص جس کو کسی اختراع کا کاپی رائیٹ یعنے حق تصنیف مفوض ہوا ہو صاحب سکریٹری کے پاس اس غرض سے کہ اُس کا نام اختراعوں کی بہی رجسٹری میں بہ حیثیت مالک کاپی رائیٹ داخل کیا جائے درخواست کرسکتا ہے - اور صاحب سکریٹری اگر مناسب سمجھیں اُسکا نام اُسمیں داخل کراسکتے ہیں "۔

کاپی رائیٹ کی شکست کی علت میں نالش

دفعہ - ۵۷ - (۱) - کسی اختراع کے رجسٹری کیے ہوے مالک کو یہ اختیار ہوگا کہ کسی ایسے ہرجہ کی دلاپانے کے لیے عدالت ضلع میں نالش رجوع کرے جو اِس وجہ سے عائد ہوا ہو کہ کسی شخص نے اُس اختراع کو یا اُس کی کسی نقل کو جو فریب کی راہ سے ہو یا صریح اُس سے مشابہت رکھتی ہو بغرض فروخت کسی شئی میں لگایا ہے یا جو اِس وجہ سے عائد ہوا ہو کہ کسی شخص نے کسی ایسی شئی کو مشتہر کیا ہے یا فروخت کیا ہے یا فروخت کے لیے ظاہر کیا ہے جس میں وہ اختراع یا اُس کی کوئی ایسی نقل جو فریب کی راہ سے ہو یا صریح اُس سے مشابہت رکھتی ہو لگائی گئی ہے باوجودیکہ وہ شخص یہ جانتا ہے یا اِس بات کے

باور کرنیکی وجہ رکھتا ہو کہ مالک نے اُس شئی میں اُس اختراع یا نقل اختراع کے لگائے جانے کے لیے اپنی رضامندی ظاہر نہیں کی تھی۔

(۲) - جب کوئی عدالت اِس دفعہ کی رو سے رجوع کی ہوئی کسی نالش میں ڈگری صادر کرے تو اُس کو لازم ہوگا کہ اُس ڈگری کی ایک نقل صاحب سکریٹری کے پاس بھیجدے - اور صاحب موصوف کو یہ لازم ہوگا کہ اختراعوں کی بہی رجسٹری میں اُس کا داخلہ مندرج کرائیں۔

کاپی رائیٹ کے موقوف ہوجانے کی رجسٹری

دفعہ - ۵۸ - جب کسی کاپی - رائیٹ کی میعاد کے گذرجانے سے یا کسی اور وجہ سے کسی اختراع کا کاپی رائیٹ موقوف ہوجائے تو صاحب سکریٹری کو لازم ہوگا کہ اختراعوں کی بہی رجسٹری میں اُس حق کے موقوف ہوجانے کا داخلہ مندرج کرائیں۔

اختراعوں کی بہی رجسٹری کی تصحیح

دفعہ - ۵۹ - (۱) - کسی ایسے شخص کی درخواست گذرنے پر جسپر اختراعوں کی بہی رجسٹری کے کسی داخلہ سے یا اُس میں کسی داخلہ کے مندرج نہونے سے ظلم ہوا ہو عدالت ہائی کورٹ بہی رجسٹری مذکور کی تصحیح کے لیے ایسا حکم صادر کرسکتی ہے جو وہ مناسب سمجھے۔

(۲) - جو حکم دفعہ ماتحتی (۱) کی رو سے صادر ہو اُس میں یہ ظاہر کردیا جاسکتا ہے کہ فلاں اختراع کا کاپی رائیٹ حاصل نہیں کیا گیا ہے

(۳) - عدالت موصوف کو لازم ہوگا کہ ایک نقل اُس حکم کی صاحب سکریٹری کے پاس بھیجدے - اور صاحب موصوف کو لازم ہوگا کہ اُس کا ایک داخلہ

اختراعوں کی بہی رجسٹری میں مندرج کرائیں "۔

(۴) ۔ جب اُس درخواست میں جو اب دفعہ کی رو سے گذرے صاحب سکریٹری ایک فریق ہوں تو یہ نہیں حکم ہو سکتا ہے کہ اُس درخواست کے کسی اور فریق کا خرچہ صاحب سکریٹری کو ادا کرنا پڑے گا "۔

عدالت ہائیکورٹ کا یہ اختیار کہ بہی رجسٹری کی تصحیح کی درخواست کی متعلق کارروائی کو موقوف کرے یا اُس درخواست کو نامنظور کر دے "۔

دفعہ ۔ ۶۰ ۔ جب عدالت ہائیکورٹ کے حضور کوئی درخواست اوپر کی دفعہ اخیر کی رو سے گذرانی جاوے وہ مجاز اس بات کی ہوگی کہ خواہ اُس درخواست کے متعلق کارروائی موقوف کرے یا اُس درخواست کو نامنظور کر دے بشرطیکہ اُسکی رائے میں اُس درخواست کا انفصال کسی اور عدالت ہائیکورٹ کے ذریعہ سے زیادہ تر انصاف یا آسانی کے ساتھ ہو سکے ۔

حصہ (۱) کی بعض احکام کا تعلق اس حصہ سے "۔

دفعہ ۔ ۶۱ حصہ (۱) کے نیچے کے لکھے ہوے اجزائے کے احکام ۔ یعنے ۔

(الف) ۔ دفعہ ۱۱ ۔ درخصوص بیان تفصیلی کی نقلوں کے ۔ اور

(ب) ۔ دفعہ ۱۴ ۔ درخصوص ایجادوں کی بہی رجسٹری کے اور اُن امور کے جو اُس میں مندرج ہوں ۔ اور

(ج) ۔ دفعہ ۴۷ ۔ درخصوص انجام پانے گماشتے کی ذریعہ سے کسی ایسے کام کے جس کے بارے میں یہ حکم یا اجازت از روے اُس حصہ کے ہو کہ وہ اصل مالک سے انجام پاوے "۔

جہانتک کہ اُنکو تعلق پذیر کیا جا سکتا ہے اِن چیزوں سے متعلق ہونگی -

(الف) - نقشوں یا فوٹوگرافوں یا ٹریسنگس یعنے نقلوں کے نسخوں سے جو کسی اختراع کی رجسٹری کے حکم کی درخواست کے ساتھ رہیں جس کی نسبت حکم مذکور صادر ہوا ہو - اور

(ب) - اختراعوں کی بھی رجسٹری سے اور اُن امور سے جو اُس میں مندرج رہیں اور اُن دستاویزات سے جنکا حوالہ اُس میں دیا گیا ہے - اور

(ج) - بذریعہ گماشتہ کسی ایسے کام کے انجام پانے سے جس کے بارے میں یہ حکم یا اجازت از روے اِس حصہ کے ہو کہ وہ اصل مالک سے انجام پائے -

زرفیس - **دفعہ - ۶۲ - (۱)** - اُن مختلف کارروائیوں کی بابت جنکی تصریح ضمیمہ ششم میں ہے وہ زرفیس ادا کرنا پڑے گا جو اُس ضمیمہ میں مقرر ہے -

(۲) - جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو یہ اختیار ہوگا کہ اگر مناسب سمجھیں اُن زرہاے فیس میں سے کسی زرفیس کو کم کردیں اور اُس کمی کو منسوخ کریں یا بدل دیں -

(۳) - جو زرفیس اِس دفعہ کی رو سے واجب الادا ہو وہ بذریعہ اسٹامپ کے یا اور طرح پر یعنے جیسی جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ہدایت فرمائیں وصول ہوا کرے گا -

(۴) - جس کارروائی کی بابت ضمیمہ ششم کی روسے زرفیس واجب الادا ہے وہ اثر پذیر نہیں ہوگی جب تک کہ زرفیس مذکور ادا نکیا جائے۔

قواعد اور نمونے۔ دفعہ - ۶۳ - جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ہوگا کہ ایسے قواعد وضع فرمائیں اور ایسے نمونے مقرر کریں جو محتشم الیہ کی دانست میں اس حصہ کے مقصدوں کی حصول کے لیے ضرور ہوں۔ اور یہ بھی اختیار ہوگا کہ نمونۂ مندرجہ ضمیمہ پنجم کو بدل دیں یا اُسکی ترمیم کریں۔

ضمیمہ اول

احکام قوانین جو منسوخ ہوئے

(دفعہ ۲ دیکھیے)

نمبر اور سنہ	مضمون یا عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
ایکٹ ۱۵ مصدرۂ سنہ ۱۸۵۹ع -	درخصوص عطا کرنے خاص استحقاق کے ایجاد کرنے والوں کو۔	اُسقدر جو منسوخ نہیں ہوا تھا۔
ایکٹ ۳ مصدرۂ سنہ ۱۸۷۲ع -	نمونوں اور اختراعوں کی حفاظت کا ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ع -	اُسقدر جو منسوخ نہیں ہوا تھا۔
ایکٹ ۱۶ مصدرہ سنہ ۱۸۸۳ع -	ایجادوں کی حفاظت کا ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۸۳ع -	پورا ایکٹ۔
ایکٹ ۱ مصدرہ سنہ ۱۸۷۹ع	ہند کا اسٹامپ ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۷۹ع -	مدہ ۴ ضمیمہ (۱)

ضمیمۂ دوم

درخواست جبکہ سند حاصل نہوئی ہو

دفعات ۵- اور ۴۹ دیکھیے

بحضور جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل

درخواست (فلاں کی - یہاں نام اور شغل اور پتا مندرج ہو) واسطے اجازت داخل کرنے بیان تفصیلی کے ایجادوں اور اختراعوں کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۸ع کے حصہ (۱) کے بموجب -

(۱) - درخواست کرنے والے کے پاس ایک ایجاد کی ہوئی شئی ہے (یہاں نام اُس شئے کا مندرج ہو) اور وہ اُس کا ایجاد کرنے والا ہے (یا جیسی صورت ہو ایجاد کرنے والے کا وصی یا منتظم یا منتقل الیہ ہے) اور اُس کی بہترین آگاہی اور یقین کی روسے یہ ایجاد ایجادوں اور اختراعوں کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۸ع کے حصہ (۱) کے منشاء کے بموجب نیا ہے۔ اور اگر درخواست کرنے والے کو بیان تفصیلی کے داخل کرنے کی اجازت دی جاوے اور وہ اُسے داخل کرے تو کوئی ایسی بات موجود نہیں ہے جسکی وجہ سے وہ اُس ایجاد کی بابت کسی ایسے استحقاق خاص کا مستحق نہو جو ایکٹ مذکور کی روسے بخشا جا سکتا ہے -

(۲) - ایجاد مذکور کی تفصیل نیچے لکھی جاتی ہے (یہاں اُسکی اور اُس میں جو خاص نئی بات ہو اُسکی بھی تفصیل لکھو -)

لہذا درخواست کرنے والا ایجادوں اور اختراعوں کے ایکٹ مصدرہ

۱۸۸۸ء کے حصہ (۱) کے مطابق یہ درخواست کرتا ہے کہ اُسی ایجاد مذکور کے بیان تفصیلی کے داخل کرنے کی اجازت ملے۔

(دستخط اور تصدیق)

ضمیمۂ سوم

درخواست جبکہ سند حاصل ہوئی ہو'

دفعات ۵ - اور ۴۹ دیکھیے۔

بحضور جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل

درخواست (فلاں کی - یہاں نام اور شغل اور پتا مندرج ہو) واسطے اجازت ادخال بیان تفصیلی کے ایجادوں اور اختراعوں کے ایکٹ معدرہ ۱۸۸۸ء کے حصہ (۱) کے بموجب'۔

(۱) - درخواست کرنے والے نے (یا جیسی صورت ہو زید نے جس کا درخواست کرنے والا وصی یا منتظم یا منتقل الیہ ہے) ولایت یونائیٹڈ کنگڈم میں ایک سند جو مورخہ اور مہر کردہ فلاں روز اور ماہ اور سنہ کی ہے اور جس پر فلاں روز اور ماہ اور سنہ کو واسطے (نام شئے ایجادی کا یہاں مندرج ہو) کے مہر ہوئی تھی حاصل کیا ہے'۔

(۲) - درخواست کرنے والے کی بہترین آگاہی اور یقین کی روسے یہ ایجاد ایجادوں اور اختراعوں کے ایکٹ معدرہ ۱۸۸۸ء کے حصہ (۱) کے منشا کے بموجب نیا ہے۔ اور اگر درخواست کرنے والے کو بیان تفصیلی کے داخل کرنے کی اجازت دیجائے اور وہ اُسے داخل کرے تو

کوئی ایسی بات موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ اُس ایجاد کی بابت کسی ایسے استحقاق خاص کا مستحق نہو جو ایکٹ مذکور کی روسے بخشا جاسکتا ہے۔

(۳) - ایجاد مذکور کی تفصیل نیچے لکھی جاتی ہے (یہاں اُسکی اور اُسمیں جو خاص نئی بات ہو اُسکی بھی تفصیل لکھو۔)

(۴) - لہذا درخواست کرنے والا ایجادوں اور اختراعوں کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۸ء کے حصہ (۱) کے مطابق یہ درخواست کرتا ہے کہ اُسی ایجاد مذکور کی بیان تفصیلی کے داخل کرنیکی اجازت ملے۔

(دستخط اور تصدیق)

ضمیمہ چہارم

زر فیس (ایجادات)

(دفعات ۸ - اور ۱۵ - اور ۸۴ دیکھیے)

	روپیہ	آنہ	پائی
(۱) - درخصوص اُس درخواست کے جو بیان تفصیلی کے داخل کرنیکی اجازت کے لیے ہو - (دفعہ ۵)	۵	۰	۰
(۲) - درخصوص داخل کرنے بیان تفصیلی کے (دفعہ ۸)	۵	۰	۰
(۳) - درخصوص بڑھانے میعاد واسطے داخل کرنے بیان تفصیلی کے (دفعہ ۸)	۵	۰	۰
(۴) - درخصوص بقائے استحقاق خاص کے (دفعہ ۸)			
(الف) - بعد داخل کرنے بیان تفصیلی کے اور			

	روپیہ	آنے	پائی
قبل گذرنے چوتھے سال کے بیان مذکور کے داخل کرنیکی تاریخ سے۔	صہ	۰	۰
(ب)۔ بعد گذرنے چوتھے سال کے اور قبل گذرنے پانچویں سال کے تاریخ مذکور سے۔	صہ	۰	۰
(ج)۔ بعد گذرنے پانچویں سال کے اور قبل گذرنے چھٹے سال کے تاریخ مذکور سے۔	صہ	۰	۰
(د)۔ بعد گذرنے چھٹے سال کے اور قبل گذرنے ساتویں سال کے تاریخ مذکور سے۔	صہ	۰	۰
(ہ)۔ بعد گذرنے ساتویں سال کے اور قبل گذرنے آٹھویں سال کے تاریخ مذکور سے۔	صہ	۰	۰
(و)۔ بعد گذرنے آٹھویں سال کے اور قبل گذرنے نویں سال کے تاریخ مذکور سے۔	مار	۰	۰
(ز)۔ بعد گذرنے نویں سال کے اور قبل گذرنے دسویں سال کے تاریخ مذکور سے۔	مار	۰	۰
(ح)۔ بعد گذرنے دسویں سال کے اور قبل گذرنے گیارہویں سال کے تاریخ مذکور سے۔	مار	۰	۰
(ط)۔ بعد گذرنے گیارہویں سال کے اور قبل گذرنے بارہویں سال کے تاریخ مذکور سے۔	مار	۰	۰
(ی)۔ بعد گذرنے بارہویں سال کے اور قبل گذرنے			

	روپیہ	آنے	پائی
تیرھویں سال کے تاریخ مذکور سے۔	۱۰	۰	۰

مگر شرط یہ ہے کہ ایجاد کرنے والا درخصوص لقائے استحقاق خاص کے فیس مذکور کا زر مجموعی یا کوئی جزو اُسکا جو کل زر مجموعی سے کم ہو کسی وقت قبل واجب الادا ہونے زر مذکور کے ادا کر سکتا ہے۔

(۵) - درخصوص بڑھانے میعاد ادائے زر فیس کے اس ضمیمہ کی مد

	روپیہ	آنے	پائی
(۴) کے بموجب (دفعہ ۰) -			
(الف) - اگر بڑھائی ہوئی میعاد ایک مہینے سے زیادہ نہو	۵	۰	۰
(ب) اگر بڑھائی ہوئی میعاد ایک مہینے سے زیادہ ہو مگر دو مہینے سے زیادہ نہو۔	۱۵	۰	۰
(ج) اگر بڑھائی ہوئی میعاد دو مہینے سے زیادہ ہو۔	۲۵	۰	۰
(۶) درخصوص کسی درخواست کی واسطے بڑھانے استحقاق خاص کے ایک میعاد مزید کے لیے (دفعہ ۱۵) -	۲۵	۰	۰
(۷) - درخصوص کسی حکم کی جو مشعر بڑھانے میعاد استحقاق خاص کے ہو (دفعہ ۱۵)	۱۰	۰	۰
(۸) درخصوص لقاء اُس استحقاق خاص کے جس کی میعاد بڑھادی گئی ہو (دفعہ ۱۵) -	۱۰	۰	۰

بڑھائی ہوئی میعاد کے ہر سال کے گذرنے کے قبل ادا کرنا ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ ایجاد کرنے والا درخصوص لقاء استحقاق خاص کے فیس

	روپیہ	آنہ	پائی
مذکور کا زرمجموعی یا کوئی جزو اُس کا جو کل زرمجموعی سے کم ہو کسی وقت قبل واجب الادا ہونے زر مذکور کے ادا کر سکتا ہے۔			
(۹)۔ درخصوص کسی درخواست کے جو کسی یادداشت یا ترمیم کیے ہوئے بیان تفصیلی کے داخل کرنے کی اجازت کے لیے ہو (دفعہ ۱۸)	عسہ	٠	٠
(۱۰)۔ درخصوص سوال بحضور جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے جبراً لائیسنس دلانے کے لیے (دفعہ ۳۴)	صہ	٠	٠
(۱۱) واسطے دیکھنے کسی بہی یا اور دستاویز کے جو حسب (۱) دیکھی جا سکتی ہے۔	عصہ	٠	٠
(۱۲)۔ واسطے نقلوں کے۔			
(الف) جبکہ نقل کیے ہوئے الفاظ کی تعداد چار سو سے زیادہ نہو۔	عصہ	٠	٠
(ب)۔ چار سو سے اوپر فی سو لفظ۔	٠	۴ر	٠
(ج)۔ نقشوں یا فوٹوگرافوں کی نقلوں کے لیے	خرچہ مطابق اقرار کے		
(۱۳)۔ نقلوں کی تصدیق کیواسطے فی سو لفظ۔	٠	۴ر	٠

ضمیمہ پنجم

درخواست واسطے حکم رجسٹری اختراع کے

(دفعات ۵ - اور ۲۳ دیکھو)

درخواست (فلاں یہاں نام اور شغل اور پتا مندرج ہو) واسطے حکم رجسٹری اختراع کے ایجادوں اور اختراعوں کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۸ع کے حصہ (۲) کے بموجب -

(۱) - درخواست کرنے والا اُس اختراع کے مالک ہونے کا دعوی کرتا ہے جس کی نوعیت اس کے بعد لکھی گئی ہے -

(۲) - اُسکی بہترین آگاہی اور یقین کی رو سے وہ اختراع ایجادوں اور اختراعوں کی ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۸ع کے حصہ (۲) کے منشا کی مطابق ایک نیا اور اصلی اختراع ہے جو پہلے اس سے برٹش انڈیا میں مشتہر نہیں ہوا تھا -

(۳) (اتنی) نقلیں اُس اختراع (نقشوں اور فوٹوگرافوں) اور ڈرئنگس کی اس درخواست کے شامل ہیں -

(۴) اُس اختراع کی نوعیت کا بیان یہ ہے (یہاں کس نوع کا اختراع ہے لکھنا چاہیے) -

(۵) لہذا درخواست کرنیوالا ایجادوں اور اختراعوں کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۸ع کے حصہ (۲) کے مطابق اس اختراع کی نسبت حکم رجسٹری صادر ہونیکے لیے درخواست کرتا ہے -

(دستخط)

ضمیمہ ششم

نمبر فیس (اختراعات)

	روپیہ	آنے	پائی
(دفعہ ۶۲ دیکھیے)			
(۱) بابت درخواست واسطے حکم رجسٹری کسی اختراع کی (دفعہ ۱)	عـہ	۰	۰
(۲) بابت داخل خارج کرنے ناموں کے اختراعوں کی بہی رجسٹری میں (دفعہ ۵۶)	ـہ	۰	
(۳) بابت دیکھنے کسی بہی یا اور دستاویز کی جو حصہ (۲) کے بموجب دیکھی جاسکتی ہے۔	عـمـہ	۰	۰
(۴) نقلوں کی بابت۔			
(الف) جبکہ نقل کیے ہوئے الفاظ کی تعداد چار سو سے زیادہ نہ ہو	عـمـہ	۰	۰
(ب) چار سو سے اوپر فی لفظ	۰	۴/	۰
(ج) نقشوں یا فوٹوگرافوں یا ٹریسنگس کی نقلوں کی بابت خرچہ مطابق اقرار کے۔			
(۵) بابت تصدیق نقول کے۔ فی سو لفظ		۲/	۰

(دستخط)

(اس ہاروی جیمس)

(سکریٹری گورنمنٹ ہند)